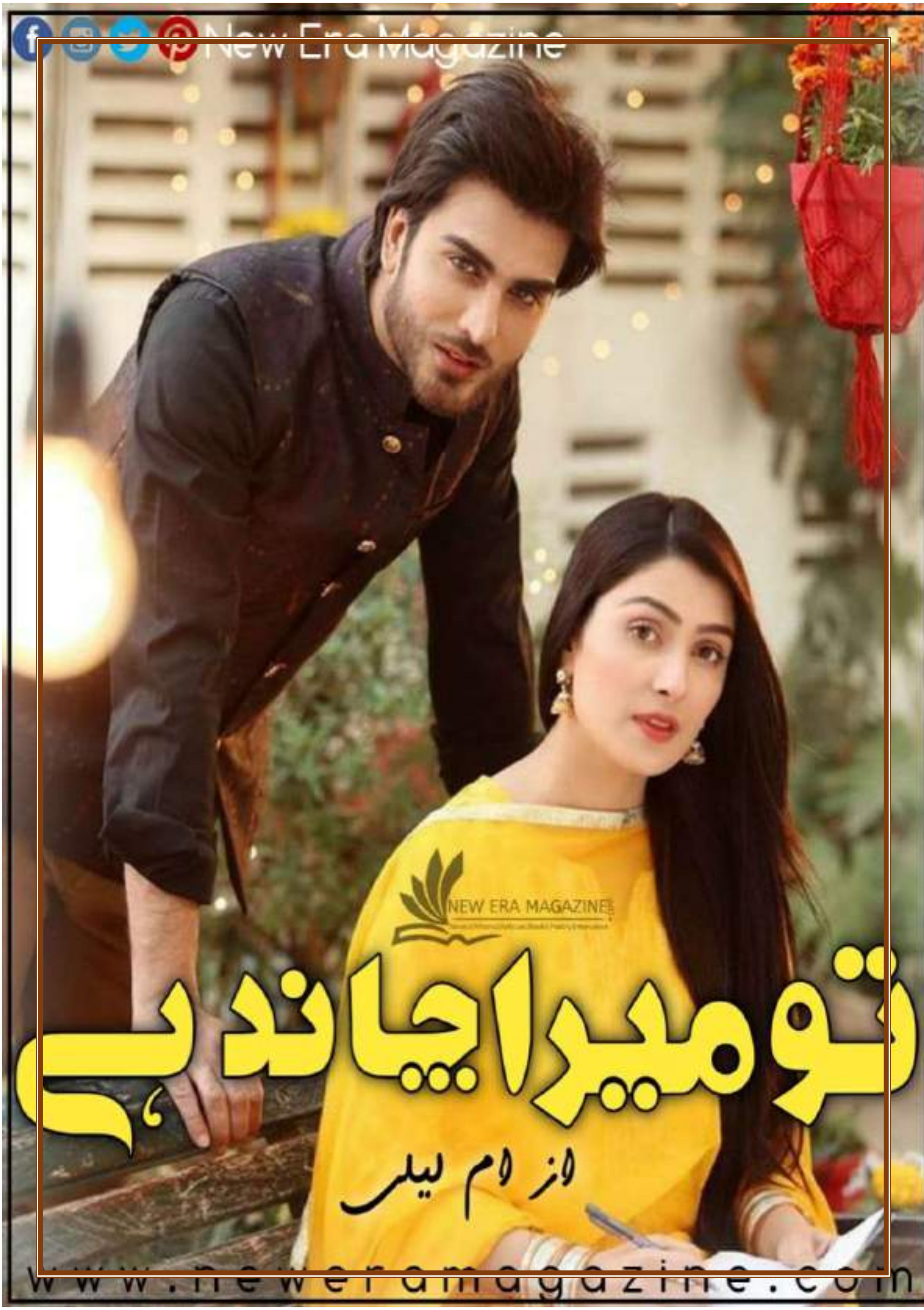

New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
تو میرا چاند ہے
از ام لیلی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

تو میرا چاند ہے

ام لیلی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سوئی گیس کے چولہے ٹھیک کروالو۔۔۔

پریشر ککر دے ربڑ لگوالو۔۔

۔۔۔

پھیری والا حسبِ ِ معمول صبح صبح ہی پہنچ گیا تھا اس کی نیند خراب کرنے کے لئے لیے۔۔۔۔

یا میرے خدا یہ میرا پیچھا چھوڑے گا کہ نہیں ثاقب نے تکیہ اپنے کانوں کے اوپر رکھ کے پھر سے سونے کی کوشش کی۔۔۔

ثاقب او ثاقب بیٹا اٹھ جا بیٹا بہت کام پڑا ہے کیوں مجھے تنگ کر رہا ہے۔۔

اب امی بھی شروع ہو گئی تھیں

وہ مجبوراً اٹھا اور واش روم میں گیا

آخر آپ سب کو میری نیند سے کیا دشمنی ہے۔۔

وہ بکھرے بالوں اور سوجی ہوئی آنکھیں لیے امی کے سر پہ کھڑا پوچھ رہا تھا۔۔

گیارہ بج رہے ہیں اب بھی نہ اٹھائیں تمہیں؟

امی نے بھی آنکھیں دکھائیں۔۔

ثاقب اپنی گردن مسلتا ہوا بیٹھ گیا

آپ کو معلوم بھی ہے کہ میرے سر میں درد رہتا ہے پھر بھی۔۔

وہ چائے کا کپ منہ سے لگاتا ہوا بولا

ہاں تو بیٹا ساری رات موبائل سے لگا رہے گا تو درد تو ہو گا نہ۔۔

امی اپنا مگ اٹھاتے ہوئے بولیں۔۔

خیر امی مجھ سے زیادہ تو آپ یوز کرتی ہیں فون۔۔

یہ واٹسپ ہی ہے ساری فساد کی جڑ۔۔

وہ امی کے فون کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا

امی نے جواب میں اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پر کہا کچھ نہیں۔۔

جب سے لاکڈاؤن ہوا تھا۔۔

ثاقب کی تو موجیں ہو گئیں تھیں۔۔

ساری رات جاگتا مووویز دیکھتا یا پھر اپنے دوستوں کے ساتھ پب جی کھیلتا۔۔

حالانکہ کہ اسکی عمر پچیس سال تھی لیکن تھا وہ اب بھی بلکل بچا۔۔

کبھی زندگی کو سیریس ہی نہیں لیتا تھا۔۔

مومنہ بیگم اسکی انہی عادتوں سے سخت بے زار تھیں

سدھر جاؤ بیٹا زندگی ایسے نہیں گزرتی۔۔

مومنہ نے اسے تاسف سے پب جی کھیلتے دیکھا تو وہ فون رکھ کہ اٹھا۔۔

امی آپ مجھے لکھ کہ دیدیں کہ زندگی کیسے گزرتی ہے۔۔

میں ویسے ہی گزار لونگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

بس آپ روز کا لیکچر نہ دیا کریں پلیز۔۔

وہ مومنہ کے قدموں میں اکڑوں بیٹھ گیا۔۔

شرم تو نہیں آتی ماں سے ایسی بات کرتے ہوئے۔۔۔

پیچھے سے دادی بھی شروع ہو گئیں

دادی پلیز آپ رہنے دیں آپ بیچ میں نے آئیں۔۔

وہ انکی طرف مڑا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مومنہ نے سر پکڑ لیا۔۔

اب یہ دادی پوتا چپ نہیں ہونگے۔۔۔

مومنہ نظر بچا کہ وہاں سے نکل لیں۔۔

ویسے بھی انکو اپنا ڈراما دیکھنا تھا۔۔

ارے تو کیا کہتی ہے وہ تجھے یہی نہ کہ کچھ گھر کہ کام کاج ہی کر لیا کر۔۔

دادی تسبیح کے دانے گراتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔

دادی کیا میرے چہرے پہ لکھا ہوا ہے کہ اس بندے کو ہر کام کہو۔۔

وہ پوچھنے لگا۔۔

وہ موٹا بیٹھا سارا دن ٹھونستا رہتا ہے اسے کوئی کچھ کیوں نہیں کہتا۔۔

وہ رایان کی طرف اشارہ کرے کہ بولا جو اپنے لیے خربوزہ لایا تھا اور اب اسے بڑی مہارت سے کاٹ رہا تھا۔۔

ارے وہ بچا ہے پھر بھی سب کام وہی کرتا ہے تیری طرح نکما نہیں ہے۔۔

دادی کو بھی اس سے اللہ واسطے کا بیر تھا۔۔

ایک بات بتائیں سچ سچ۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

ہاں پوچھ۔۔دادی اپنے دوپٹے کو سر پہ اچھے سے جماتی بولیں۔

میں آپکا سوتیلا پوتا ہوں نا؟؟؟

اس نے سرگوشی میں پوچھا۔۔

یاالٰہی۔۔مجال ہے جو کبھی ڈھنگ کی بات کر لیا کرے یہ لڑکا۔۔

دادی نے ہاتھ جوڑے اور کان لپیٹ کے لیٹ گئیں۔۔

ہم اس بات کا جواب آج تک نہیں دیا آپ نے۔۔

دادی نے ہاتھ سے اسکو جانے کا اشارہ کیا۔۔

ثاقب نے رایان کے پلیٹ سے خربوزے کی آخری کاش اٹھای اور وہاں سے بھاگا تو

رایان بھی اسکے پیچھے بھاگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

پلیز بیٹا اے سی لگوا دو اس کو پڑے پڑے زنگ لگ جائے گا۔۔

امی نے اے سی کی طرف اشارہ کیا جو ایک ماہ سے ڈبے میں پڑا تھا۔۔

دیوار پہ لگ کہ بھی اسکو زنگ ہی لگنا ہے تو یہاں کیا برائی ہے۔۔؟

ثاقب نے شانے اچکاتے ہوے کہا۔۔

وہ اپنے فون میں کوئی میم دیکھ کہ مسکرا رہا تھا۔۔

کیوں میں تم لوگوں کو اے سی چلانے سے منع کرتی ہوں؟

امی کو غصہ آگیا۔۔

میرے پاس کوئی قارون کے خزانے نہیں ہیں کہ تم لوگ چوبیس گھنٹے اے سی چلاتے رہو۔۔

امی کا پارہ ہائی ہو چکا تھا ثاقب نے سر جھکا لیا اب منہ کھولنے کا مطلب منہ کی کھانا تھا۔۔

اور ہاں یہ اے سی تمہارے بیڈ روم میں لگے گا۔۔

ثاقب حیرت سے انکو دیکھنے لگا۔۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ مہربانی مجھ پہ کیوں کی جارہی ہے؟؟

وہ انتہائی مودبانہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔

یہ مہربانی تم پہ نہیں ڈفر۔۔امی کی بھانجی پہ کی جارہی ہے۔۔

وانیہ بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھی۔۔

کیا کون سی بھانجی؟؟

وہ چونکا۔۔

وہ انگلینڈ والی خالہ ہیں نہ انکی اکلوتی بیٹی۔۔

وانیہ نے بتانا شروع کیا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟

انگلینڈ والی خالہ؟؟؟

شرم نہیں ہے میری اولاد کو ارے اسکا نام عائشہ ہے کبھی تو عائشہ خالہ کہہ لیا کرو ہر وقت انگلینڈ والی خالہ۔۔

امی نے ان دونوں کی کلاس لے ڈالی۔۔

امی آج تو آپ لگتا ہے لڑنے کے موڈ میں ہیں۔۔

ثاقب کہہ کہ وہاں سے بھاگا۔۔

امی تلملا کہ رہ گئیں۔۔

اور وانی تو پٹے گی کسی روز میرے ہاتھوں۔۔

تو یوں کا رخ وانیہ کی طرف ہو گیا تھا۔۔

میں نے کیا کیا ہے امی؟

وہ حیرت سے بولی۔۔

جاؤ یہاں سے میرا منہ مت کھلواؤ۔۔

مومنہ اصل بہت پریشان تھیں جب سے عائشہ نے اسے بتایا تھا کہ وہ وشہ کو پاکستان بھیج رہی ہیں تب سے مومنہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑے ہوئے تھے۔۔

انکا چار کمروں کا فلیٹ تھا اور ایک ڈرئینگ روم اس میں وہ لوگ اڈجسٹ کر لیتے تھے لیکن ایک اور فرد کا اضافی مطلب کہ کسی گھر کے فرد کو اسکے کمرے سے محروم کرنا۔۔۔

مومنہ اپنا روم نہیں دیسکتیں تھیں کیونکہ واصف صاحب کو پسند نہیں تھا کسی اور کے روم میں جانا۔۔

وانیہ کا کمرا بہت چھوٹا تھا جس میں وہ ناجانے کیسے گزارا کرتی تھی۔۔

رایان اپنی دادی کے ساتھ سوتا تھا اس کمرے کا تو سوچنا بھی گناہ تھا اور نہ دادی۔۔۔

لے دے کہ ایک ثاقب کا کمرا ہی تھا جو مہمان کو دیا جا سکتا تھا۔۔

اب اس بات کے لیے اس کی باتیں سننے کا حوصلہ نہیں تھا ان میں۔۔ ویسے ہی وہ سارا دن مڈل چائیلڈ کا راگ الاپ کے سب کو اپنے دکھڑے سناتا رہتا تھا۔

لیکن اب آر یا پار کمرا تو وہی دینا تھا ان کو۔۔

—

کیا مصیبت ہے یار۔۔۔

ثاقب لاونج میں یہاں سے وہاں ٹہلتا جا رہا تھا

مومنہ بیگم صوفے پہ براجمان تھیں

اور وانیہ نیچے بیٹھ کر اپنے نیل کلر ریمو کر رہی تھی۔۔۔

آخر لوگ ہمیں سکون کا سانس لینے کیوں نہیں دیتے امی۔۔۔

اب وہ کمر پہ ہاتھ رکھے مومنہ کو گھورے جا رہا تھا۔۔

سارا سال تو وہ آتے جاتے رہتے ہیں اب رمضان میں تو ہمیں بخش دیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مومنہ تو ایسے سکون سے بیٹھی تھیں کہ جیسے وہ ان سے مخاطب ہی نہ تھا۔۔

توبہ توبہ۔۔۔

پیچھے سے وانیہ کی آواز آئی۔۔

امی اس موٹی کو کہیں کہ اپنی چونچ بند کرے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔۔۔

وانی تم چپ نہیں رہ سکتی۔۔

ایکی بار وانی کو پھر سے ڈانٹ پڑی

امی میں تو بس یہی کہنا چاہتی ہوں کہ مہمان رحمت ہوتا ہے اسے اس طرح سیخ پا نہیں ہونا چاہیے۔۔

وانی نے منہ بنا کہ کہا۔۔

اچھا اتنی رحمت ہے تو اپنا کمرا دو نہ۔۔۔

ثاقب کو بس یہی غم کھائے جا رہا تھا کہ اسکا کمرا جو کہ گوشہ ءعافیت تھا وہ بھی اس کے ہاتھ سے جانے والا تھا۔۔

یہ تو شکر تھا کہ دادی سو رہی تھیں ورنہ اتنے لیکچر تو وہ دیتیں مہماں داری پہ۔۔۔

یہ ساری میٹنگز وہ دادی کی غیر موجودگی میں ہی کیا کرتے تھے

مومنہ کو ثاقب سے بہت محبت تھی۔

لیکن اسکی حرکتیں ہی ایسی تھیں کہ ہر کوئی اسے ڈانٹتا ہی رہتا تھا۔

خاص طور پر دادی نے تو زمہ لیا ہوا تھا

ایک ایک کو اسکے کرتوت بتانے کا۔۔۔

اسی وجہ سے مومنہ کا بھی پارہ ہائی ہو جاتا تھا

ثاقب جہاں بھی جاتا تھا سب اسکو بہت پیار دیتے تھے وہ تھا ہی ایسا

کبھی کسی کو منع نہیں کرتا تھا

آدھی رات کو بھی کوئی بلاتا کسی کام سے تو چلا جاتا۔۔۔

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنے گھر پہ کسی کا کوئی کام کرنے سے بہت

بھاگتا تھا ایک کام کے لیے اسے سو بار کہنا پڑتا تھا

ابھی تین ماہ ہوے وہ نئے گھر میں شفٹ ہوئے تھے

سب سامان سیٹ ہو چکا تھا ایک اے سی لاونج میں لگا تھا اور نیا اے سی لیا تھا کہ واصف علی کو اپنے کمرے کے علاوہ کہیں نیند نہ آتی تھی

باقی سب لوگ گرمیوں میں لاونج میں ہی سو جاتے تھے ویسے بھی سارا دن سب کا وہیں گزرتا تھا۔۔۔

لیکن اب یہ اے سی ثاقب کے روم میں ہی لگنا تھا کیونکہ مہمان جو آرہی تھی

وہ کہاں گرمی برداشت کرتی اور نہ ہی ان سب کے ساتھ پلیٹ فارم (بقول ثاقب) لگاتی

—

آج اسکی آنکھ نو بجے ہی کھل گئی وہ آنکھیں ملتا ہوا لاونج میں آیا تو فرزانہ پوچھا لگا رہی تھی

اسے دیکھ کہ خوشی سے بولی

آج بڑی جلتی (جلدی) جاگ گئے ثاقب بھائی۔۔

وہ صوفے پہ بیٹھا

اور بڑا ہی دکھی انداز بنا کہ بولا

کیا بتاؤں فرزانہ بہن۔۔۔

ہائے۔۔۔

کیا ہوا ثاقب بھائی؟

فرزانہ نے حسبِ معمول ایک زوردار قسم کا ہائے بولا۔۔

میرا چار جر رات خراب ہو گیا میرا مطلب ہے میرے فون کا چار جر۔۔۔۔

مومنہ کے گھورنے پہ اسنے اپنا جملہ درست کیا

اللہ۔۔۔

چچ چچ چچ

فرزانہ نے اپنا دوسرا خاص ڈائیلاگ بولا

جو وہ کسی کو تکلیف میں دیکھ کہ بولا کرتی تھی۔۔

آپ کو تو بھائی پھر ساری رات نیند نہیں آئی ہو گی۔۔۔؟

وہ اپنا کام چھوڑ کر اسکا دکھڑا سن رہی تھی۔۔

نہیں خیر نیند تو بڑی اچھی آئی۔۔

وہ جماہی لیتے ہوئے بولا۔۔۔

فرزانہ ٹکر ٹکر دیکھے جا رہی تھی افسوس سے۔۔۔

تم۔اس کے چار جر کے غم میں فوت مت ہو جانا ابھی کافی کام کرنا ہے تمہیں۔۔۔

مومنہ کے اپنا غصہ اسپر اتارا

ثاقب کو ابھی کچھ نہیں کہسکتی تھیں

کیونکہ فلحال اس سے کام جو پھنسا تھا

ہاں باجی میں کام۔ہی تو کر رہی ہوں۔۔۔

وہ پھر سے کام میں لگ گئی

بیٹا پلیز آج لے آنا بندہ اے سی لگوانے۔۔۔

بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

وہ امی کے گلے میں بانہیں ڈال کے بولا

وہ سمجھ گئیں کہ اب بات بننے والی ہے۔۔

امم تمہیں ملیگا فون کا نیو چارجر۔۔۔

وہ سوچنے کا ناٹک کر کے بولیں۔۔

تب وہ ہنس دیا

فلحال تو ناشتہ دے دیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی لائی۔۔

—

اے سی کا آؤٹر جہاں پہ لگنا تھا وہ جگہ کافی اونچی تھی پہلے تو بندہ سیڑھی لینے گیا

تو تین گھنٹے بعد واپس آیا۔۔

یار ایسے کون کرتا ہے جیسے آپ نے کیا۔۔

ثاقب منہ بنا کہ بولا

وہ بھائی جان مجھے ایک جگہ اے سی فٹ کرنے پہ لگا دیا تھا اس نے جہان سیڑھی لینے گیا۔۔

جی ہاں اور اسی دوران اپنے دو تین اے سی واش سروسز بھی کی ہوں گی۔۔

اسے سب معلوم تھا کراچی میں یہ ایک بندے کو پھنسا کہ کام دوسروں کا کرتے تھے۔۔

خیر ایک ٹوٹی پھوٹی سیڑھی لا یا تھا اپنے ساتھ۔۔۔

اور اوپر جانے لگا آؤٹر بھی اٹھار کھا تھا ساتھ۔۔

ثاقب ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ یہ کیا بلا ہے جو اکیلا ہی اٹھائے جا رہا ہے

اتنے میں دھڑام کی آواز آئی اور وہ بندہ نیچے گرا پڑا تھا آؤٹر سمیت۔۔

یا اللہ۔۔۔

ثاقب نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔

بمشکل۔بندے کو سہارا دے کر اٹھایا

وہ اپنی کمر پکڑے ہوئے تھا۔۔

لگی تو نہیں؟؟

ثاقب اسے آگے پیچھے سے چیک کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

نئ بھائی بس اب میں چلتا ہوں۔۔

وہ کراہ کے بولا۔۔

بچارے نے منہ سے پان کی پیک پھینکی تھی جسے ثاقب خون سمجھ کہ گھبرا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا ہوا؟؟

جلدی سے اس نے کچھ روپے میں سے نکال کہ اس کو تھمائے۔۔۔

وہ لنگڑاتا ہوا جانے لگا۔۔

آؤٹر نیچے پڑا اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔

ایک نئ مصیبت۔۔

اسنے آؤٹر کو زور سے لات ماری

آ وچھ۔۔۔

وہ اپنا پیر پکڑ کہ رہ گیا۔۔۔

—

بڑی مشکل سے وہ یہ منحوس اے سی لگوانے میں کامیاب ہوا تھا

Mission A C successful...

ثاقب نے خوشی سے آداب بجالاتے ہوئے سر جھکایا امی کے سامنے۔۔

امی اے سی تو ایک گھنٹے سے فین میں ہی چلے جا رہا ہے۔۔۔

وانیہ ثاقب کے کمرے سے نکلتی ہوئی بتانے لگی۔۔

کیا؟؟

امی اور ثاقب دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔

پھر پورا دن چلا چلا کے دیکھا لیکن اے سی فین پہ ہی چلی۔

۔کیا مصیبت ہے یار

اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔

امی کو یہ بات بتا نہیں سکتا تھا کہ دوپہر میں کیا گڑ بڑ ہوئی تھی ورنہ وہ خوب حوصلہ افزائی کرتین۔۔

اپنے دوست سے اچھے سے الکٹریشن کا نمبر لے کر اسے بلایا

وہ کچھ کام کا بندہ تھا دو منٹ میں ٹھیک کر دیا

بھائی اسکا پنکھا اٹک رہا تھا پیچھے سے وہی سیدھا کیا ہے۔۔

بہت شکریہ بھائی جان۔۔

شکر ہے چل پڑی منحوس۔۔

—

وشہ کے آنے میں ابھی کچھ دن تھے۔۔

جب تک زور و شور سے تیاریاں جا رہی تھیں۔۔

امی آپ نے دیکھا ہوا ہے نہ وشہ کو؟

وانی نے پوچھا ان بیٹا بچپن کی تصاویر ہی دیکھی ہیں اب تو جوان ہو گئی ماشاءاللہ۔۔

وہ ہاسٹل میں ہی ہوتی ہے عائشہ کو کئی بار کہا کوئی پکچر بھیجوا سکی لیکن نہ جانے کیا ڈر ہے انکو بس کہتی ہیں کہ وہ پکچرز نہیں نکالنے دیتی۔۔

کیوں امی ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اجکل کوئی پک نا نکالے ؟

بس عائشہ کہتی ہے اسے ایک پسند نہیں بچپن میں ہی سخت ناراض ہوتی تھی کہ تصویر کوئی نا نکالے۔۔۔

اصل میں اسے ایک بار چہرے پہ چوٹ آئی تھی جس سے چہرہ بہت خطرناک حد تک بگڑ گیا تھا

ڈاکٹرز نے سختی سے منع کیا تھا کہ اسے آئینہ نہ دکھایا جائے

گھر کے سارے آئینوں پر پردے ڈال دیے گئے تھے۔۔۔

لیکن اسے ایک دن معلوم ہو گیا کہ وہ بہت بری دکھتی ہے تب وہ کچھ عجیب سی ہو گئی۔۔۔

اس کے بعد ٹین ایج میں اسکے دو سرجریز ہوئیں اور وہ بلکل ٹھیک ہو گئی لیکن تب سے

ہی وہ اپنی تصویر نہیں نکالنے دیتی

اور خبردار جو کسی ہے اسے کچھ کہا تو۔۔

امی کو یاد آیا تو انکو وارنگ دی

اپنی نکمی اولاد سے انکو یہی توقع تھی

ہم کیوں کہنے لگے۔ بھلا۔۔

وانی نے شانے اچکائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

—

کیا کہا یک نہ شد دو شد؟؟

ثاقب پیٹ پکڑے ہنسے جارہا تھا جبکہ مومنہ کا موڈ سخت آف تھا

تمہیں کیوں اتنی ہنسی آرہی ہے؟؟

مومنہ نے اپنی چپل ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔۔

اپنا یہ ہتھیار بس ہاتھ میں لے کر ڈراتی تھیں کبھی یوز نہیں کیا تھا

رہنے دیں امی میں آپکی چپل سے نہیں ڈرنے والا۔۔

وہ ہاتھ سے انکو روکتے ہوئے بولا۔۔

ہاں ہاں کیوں ڈرو گے تم لوگ میری کوئی عزت ہے تم سب کے سامنے ماں ہوں لیکن مجال ہے جو کبھی ماں سمجھا ہو۔۔۔

وہ تپش میں تھیں سارا غصہ اسی پہ نکل رہا تھا

یار امی ہم آپ کو دوست سمجھتے ہیں یہ اچھا نہیں لگتا آپ کو؟؟

نہیں لگتا۔۔وہ منہ پھلائے بولیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح ہی صبح عائشہ نے بتایا تھا کہ وہ کے

وشہ کے ساتھ اسکی سہیلی بھی آرہی ہے

اسے بھی پاکستان دیکھنے کا بہت شوق ہے اور وشہ کی میڈسن وغیرہ کا بھی اسے اچھے سے معلوم ہے۔۔

جو کہ اسکی اچھے سے دیکھ بھال کریگی کیونکہ کہ وشہ کو استھما تھا تو اسکی صیحت کا خیال وہی رکھ سکتی تھی

اسکی میڈیسن اور کیا چیز کھانی ہے کیا نہیں کھانی اسکا سب اسے ہی پتا تھا

اب دو لوگوں کے لیے وہ کہاں سے کمرے لاتیں۔۔۔

واصف علی اور مومنہ کے تین بچے تھے جن میں سب سے بڑی وانیہ تھی

اور دوسرے نمبر پر ثاقب اور سب سے چھوٹا رایان تھا۔۔۔

وانیہ شروع سے ہی کتابی کیڑا تھی جب کہ ثاقب کو کوئی دلچسپی نہ تھی کتابوں سے۔۔۔

جیسے تیسے اسکی اسٹڈیز چل رہی تھیں بس۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وانیہ ثاقب سے دو سال بڑی تھی لیکن ان دونوں کی زرا نہیں بنتی تھی اسکی اور ثاقب کی

جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔۔۔

ثاقب اسے موٹی کہے بنا پکارتا ہی نہ تھا۔۔۔

وانیہ بڑی تھی اور سب کی لاڈلی تھی

رایان سب سے چھوٹا تھا

تو اس کا بھی سب کو خیال رہتا تھا

لیکن بیچ میں آتا تھا ثاقب جو کہ سب کو ہی پیارا تھا لیکن اسے یہی شکایت تھی کہ ءمیرا حق مارا جاتا ہے،۔۔

—

گھر میں صفائیاں عروج پر ہیں والدہ!۔۔

یہ ماہ رمضان کی آمد کی تیاری ہے یا آپکی بھانجی کے آنے کی۔۔؟

ثاقب نے فرزانہ کو ہر طرف جادو کہ چھڑی گھماتے دیکھ کہ پوچھا۔۔۔

مومنہ کی طرف سے کوئی جواب نہ آنے پر

وہ فرزانہ کو چڑانے لگا۔۔

ویسے فرزانہ بہن تم اپنا کوئی بندوبست کر لو تو بہتر ہے۔۔۔

کیونکہ ہمارے یہاں تو ولایت سے ملازمہ آرہی ہے۔۔۔۔۔

وہ فریج سے سیب نکال کے بولا۔۔۔

ہائے۔۔۔

باجی یہ کیا کہہ رہے ہیں ثاقب بھائی۔۔۔

فرزانہ جو کہ کچن کے کیبنٹ صاف کرنے میں لگی تھی اسکی بات سن کے یکدم

ڈر کے مومنہ سے بولی۔۔۔

کتنی بار کہا ہے اس کی کسی بات پہ دھیان نہ دیا کرو۔۔۔

مومنہ بیگم نے فرزانہ کو جھاڑ پلائی۔۔۔

تو وہ منہ بسور کے دوبارہ صفائی میں لگ گئی لیکن دل میں کھٹکھٹ ہو رہی تھی۔۔۔

اس گھر میں ایک فرزانہ ہی تھی جو بڑے شوق سے ثاقب کی باتیں سنتی تھی ورنہ کوئی

بھی اس کی باتوں پہ دھیان نہ دیتا تھا۔۔۔۔

فرزانہ بہت ہی بھولی تھی اور ثاقب کو اسے بیوقوف بنانے میں بڑا مزا آتا تھا

۔ابھی بھی وہ اپنی ہنسی روکے ہوئے مومنہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

ثاقب کے جاتے ہی مومنہ نے فرزانہ

کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا۔۔

کیا ہو گیا ہے فرزانہ کچھ عقل سے کام لیا کرو وہ مذاق کرتا ہے تم سے

کیوں اسکی باتوں میں آجاتی ہو۔۔۔

وہ اب آرام سے اسے سمجھا رہیں تھیں ورنہ کیا پتا وہ واقعی میں اپنا کوئی بندوبست کر لیتی۔۔۔

میری بھانجی آرہی ہے اپنی سہیلی کے ساتھ۔۔وہ بھلا اپنی ملازمہ کیوں لائے گی یہاں؟

اب اچھے بچوں کی طرح اپنا کام کرو ورنہ وہ مہمان کیا کہے گی کہ فرزانہ اچھا کام نہیں کرتی؟؟

نہیں نہیں باجی میں نے سب کر لیا ہے بس ٹیبلیٹ (کیبنٹ) کرنے ہیں۔۔۔

ہاں تم کر لو شاباش میرا بچا۔۔۔

فرزانہ میں پھرتی آگئی تھی وہ کام سے لگ گئی۔۔

مومنہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وشہ کے آنے میں بس چند دن باقی تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مومنہ نے ساری تیاریاں کر لیں تھیں۔۔

ویسے بھی وہ رمضان المبارک میں صرف کھانے پہ توجہ نہ دیتی تھیں۔۔۔

اور گھر والوں کو بھی سمجھا دیا تھا کہ یہ عبادت کا مہینہ ہے برکتوں کا مہینہ ہے اسے صرف کھانے پینے کا مت سمجھو۔۔

ورنہ تو اس گھر میں صبح شام بس یہی سوال ہوتا تھا کہ ء کھانے میں کیا ہے؛؟

اور اس سوال سے جانے کیوں مومنہ کو ایسی چڑ تھی کہ بس۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج وشہ کی فلائٹ تھی۔۔

وانیہ اور ثاقب ان کو ریسیو کرنے آئے ہوئے تھے۔۔۔

ثاقب تو کار سے ٹیک لگائے فون میں بزی تھا۔۔۔

جبکہ وانیہ بہت ایکسائٹڈ تھی

کب سے وہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔۔

اس کے خیال میں دوالہڑ دوشیزائیں جینزاورٹاپ میں ملبوس لمبی سی ہیل کہ ساتھ ٹک ٹک کرتی ہوئی آئینگی لیکن اس کی اسکی حیرت کہ انتہانہ رہی جب ایک نہایت حسین لڑکی اس کے سامنے آکررکی۔۔

وانیہ علی؟؟

وانیہ نے مڑکردیکھا۔۔

یس۔۔۔

وہ سمجھ نہ پائی کہ کون ہے جو مجھے جانتی ہے۔۔۔

لیکن جب لڑکی نے مسکراکرکہا۔۔۔

میں وشہ مراد۔۔۔

تب وانیہ بس ہونق بنی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

گرین اور لائٹ پنک شرٹ اور ٹراؤزر

کے ساتھ پنک دوپٹہ سرپہ لیے وہ وشہ تھی۔۔۔

اور ساتھ میں ایک دوسری نازک سی لڑکی سرخ وسفید رنگ لیے کھڑی تھی۔۔۔

آہم۔۔۔

بمشکل وانیہ نے خود پہ قابو پایا اور ان سے گلے ملنے لگی۔۔۔

وانیہ نے آج جینز اور شارٹ شرٹ پہنی تھی کہ کہیں ان کو یہ نہ لگے کہ وہ پاکستانی لڑکی کسی سے کم ہے۔۔۔

جب کہ وہ دونوں تو دوپٹے کا بکل مارے کھڑی تھیں۔۔۔

یہ نشاء ہے میری فرینڈ۔۔۔

اور نشاء یہ وانیہ ہے میری کزن۔۔۔

وشہ نے خالص اردو میں تعارف کروایا۔۔

نشاء نے بھی سلام کیا۔۔

وانیہ پہ حیرت کہ پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔۔

اتنی خالص اردو تو اسے بھی نہیں آتی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جتنی ان دونوں کو آرہی تھی۔۔

اوہ یہ میرا بھائی ہے ثاقب۔۔۔

وانیہ کو یاد آیا تو اسنے ہنستے ہوئے ثاقب کے بازو پہ کچھ زیادہ زور کا ہاتھ مارا۔۔

جس سے ثاقب نے پہلے تو کھا جانے والی نظروں سے وانیہ کو دیکھا اور پھر لڑکیوں کو

دیکھ کہ چونکا۔۔۔

ہائے۔۔۔

ثاقب نے کہا

اسلام و علیکم۔۔۔

دونوں نے یک زبان ہو کر کہا تو ثاقب خجل ہو کر سر کھجانے لگا۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔

وہ دونوں مسکراہٹ دباتی کار میں بیٹھیں۔۔۔

ثاقب انکا۔سامان رکھنے لگا۔۔۔

گھر پہنچے تو دادی اور فرزانہ دروازے پہ ہی کھڑی تھیں جیسے وشہ انہی کی سگی ہو۔۔

آئے میری بچی ماں صدقے اللہ نظر بد سے بچائے۔۔

دادی نے نشاء کا منہ چوم لیا۔۔

دادی یہ نشاء ہیں وشہ کی دوست۔۔۔

وانیہ نے جلدی سے بتایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

لیکن دادی کو بس ولایتی میم سے مطلب تھا چاہے وشہ ہو کہ نشاء۔۔۔

یہ میری دادی ہیں زیتون بانو۔۔۔

زیتون مین اولوِ؟

وانیہ نے بتایا تو نشاء نے وشہ کے کان میں میں پوچھا۔۔۔

وشہ نے ایک عجیب سے مسکراہٹ سے دیکھا جس کا مطلب تھا کہ اپنا منہ بند رکھو۔۔

اور وہ چپ ہو گئی۔۔

فرزانہ جو کہ کب سے دوپٹہ انگلی میں مروڑے جا رہی تھی

بلیک اینڈ وائٹ فلموں کی ہیروئن کی طرح اور سانس بھی زور زور سے لے رہی تھی

تاکہ کوئی اسکا بھی تعارف کروائے۔۔۔

اسنے ثاقب کو اشارہ کیا۔۔۔

اور ہاں یہ ہیں فرزانہ دواخانہ دستگیر نمبر نو کراچی۔۔۔۔۔

ثاقب نے اسکا تعارف کروایا تو اسکی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور غصے سے ثاقب کو دیکھنے لگی۔۔۔

وہ اکثر اسے ایسے ہی چڑاتا تھا کیونکہ مومنہ نے اسے بتایا تھا کہ پی ٹی وی پہ اشتہار آتا تھا پھر وہ ہر فرزانہ نام۔ کی لڑکی کو کالج میں ایسے ہی تنگ کرتی تھیں۔۔۔

اور وہی بات ثاقب نے پکڑ لی۔۔۔

جبکہ نشاء نے اسے دیکھ کہ کہا

واؤ شی از سو بیوٹی فل۔۔۔

فرزانہ پھر سے ہیروئن کی طرح شرمانے لگی۔۔۔

دونوں اسکی کلرڈ آئیز کو دیکھ کہ حیران تھیں۔۔۔

امی کہاں ہیں؟

ثاقب نے پوچھا تو فرزانہ بولی باجی نماز پڑھ رہی ہیں۔۔

وہ اب بھی اشتیاق سے انہی کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

وانیہ نے بمشکل دادی اور فرزانہ سے بچا کے دونوں کو اندر لایا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں جل رہی تھی

زرا جو کسی کو احساس ہو کہ مہمان کو اندر بھی آنے دینا ہے۔۔۔

وہ دونوں اندر آچکی تھیں۔۔۔

لیکن دادی نے دونوں کو ادھر ادھر دیکھنے کا موقع ہی نہ دیا جب تک امی نماز سے فارغ نہ ہو گئیں۔۔

امی کو دیکھ کہ وشہ اٹھی۔۔۔

اسلام و علیکم خالہ۔۔۔

ثاقب جو کہ پانی پی رہا تھا

اسے خالہ کہنے پہ نے اسے اچھو لگ گیا۔۔۔

نشاء نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر متوجہ ہو گئی مومنہ کی طرف۔۔۔

مومنہ نے جلدی سے دونوں کو ان کا کمراد کھایا۔۔

بیٹا آپ دونوں جلدی سے فریش ہو جاؤ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔

کمرے میں اے سی آن تھا۔۔۔

اومائے گاڈ اٹس سو ہاٹ۔۔

مومنہ کے جاتے ہی وشہ نے دوپٹہ جلدی سے کھینچ کہ بیڈ پہ پھینکا اور صوفے پہ بیٹھ کہ

اے سی کی ونگز خود پہ کر لیں۔۔۔

نشاء نے بھی اپنے لمبے بالوں کا اونچا جوڑا بنا لیا تھا

۔۔

اب دونوں ایک ہی جگہ پہ بیٹھی بس اے سی کو گھورے جا رہی تھیں۔۔۔

یہ ٹھنڈا کیوں نہیں کرتا۔۔۔

وشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سوئیمنگ پول میں ڈبکی مارتی۔۔۔

پلیز نشاء خالہ کو کہو کہ میرا سوٹ کیس۔۔۔

اتنے میں دروازا کھلا اور وانیہ اندر آ گئی۔۔۔

ان دونوں کو ایسے دیکھ کہ اس نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔

گرلز یہ آپ کے لیے امی نے ڈریسز بھیجے ہیں جلدی سے نہا لیں آپ دونوں۔۔۔۔

وہ دونوں خجالت سے مسکرانے لگیں۔۔

وانیہ کے جاتے ہی دونوں نے واش روم کہ طرف دوڑ لگائی۔۔۔

پہلے میں۔۔۔۔

پہلے میں مجھے زیادہ گرمی لگ رہی ہے۔۔۔

نشاء اسے دھکا دے کر گھس گئی۔۔۔

دیکھنا اب تم کیسے گن گن کہ بدلے لونگی تم سے۔۔۔

وشہ اسے وارننگ دیکر وہیں صوفے پہ بیٹھ کہ اے سی کو گھورنے لگی۔۔۔

وہ دونوں نہا چکی تھیں اور اب انکو گرمی نہیں لگ رہی تھی

وشہ نے اے سی بند کیا اور باہر نکل آئی۔۔۔

مومنہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

آجاؤ بیٹا۔۔۔یہاں بیٹھو میرے ساتھ۔۔۔

وشہ شرماتی ہوئی بیٹھی۔۔۔

میرا بچہ آپ کو کس نے مشورہ دیا تھا اس گرمی میں کھدر کا سوٹ پہننے کا؟

مومنہ نے مسکراتے ہوئے اسکی تھوڑی چھوئی۔۔۔

وشہ نے اپنی زبان دانتوں میں دبائی اور بولی۔۔۔

مما نے کہا تھا کہ وہاں پہ یہی ڈریس پہنا جاتا ہے۔۔۔

ہم ممانے یہ نہیں بتایا کہ گرمیوں کے موسم میں لان پہنی جاتی ہے۔۔۔

مومنہ کو رہ رہ کہ افسوس ہو رہا تھا وشہ کی گردن میں سرخ نشان پر چکے تھے

کھدر کے دوپٹے کی بکل جو ماری تھی۔۔۔

غضب خدا کا وہ تو دیکھ کہ ہی سمجھ چکی تھیں انکی حالت تبھی جلدی انکو کمرے میں

بھیجا۔۔

بیٹا کراچی میں تو ہم سردی میں بھی کھدر نہیں پہن پاتے۔۔۔

چلو وہ تو اچھا ہوا کے وانیہ کے نیو ڈریس پڑے ہوے تھے لان کے

ورنہ تو آپ کی باڈی پہ ریشز پڑ جانے تھے۔۔۔

جی خالہ کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہوں۔۔

وہ مسکراتی ہوئی بولی۔۔

وہ آپکی میڈ کہاں گئی؟؟

کون۔ فرازانہ؟

وہ تو چلی گئی اپنے گھر تھک گئی تھی بچاری۔۔۔

اوہ ہاں۔۔۔۔

وشہ کو کچھ نہیں سوجھ رہا تھا کہ کیا بات کرے۔۔۔

اتنے میں واصف صاحب بھی آ گئے۔۔۔

آہا وشہ بٹیا پہنچ گئیں آپ۔۔۔

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔اپ کیسے ہیں خالو۔۔۔

ارے میں تو ایک دم فٹ فاٹ ہوں بیٹا۔۔۔

آپ کے امی ابو کیسے تھے؟؟

وہ۔اس سے حال احوال پوچھنے لگے۔۔۔

نشاء وانیہ کے ساتھ ٹیرس میں کھڑی باہر کے نظارے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جہاں کھلے میدان میں خانہ بدوشوں نے اپنی جھونپڑیاں ڈال رکھی تھیں۔۔۔

ہواؤں کے زوردار جھونکوں سے درخت ہل رہے تھے۔۔۔ہر طرف بادل چھا گئے تھے۔۔۔

شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔

کچھ بچے کھیل کود میں مصروف تھے اور عورتیں چارپائیاں ڈال کے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔

نشاء تو کھو گئی تھی اس منظر میں۔۔۔

ویسی بھی وہ چلبلی طبیعت کی تھی

ایک جگہ نہیں بیٹھا جا سکتا تھا اس سے۔۔۔

یار مجھے جانا ہے ان کے پاس۔۔۔

وہ بہت مچل رہی تھی ان کے پاس جانے کو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ہم کل چلینگے ان کے پاس ابھی ان کے مرد حضرات محنت مزدوری کر کے واپس آنے والے ہونگے۔۔

وانیہ نے اسے سمجھایا۔۔۔

لیکن تم اگر کہو تو میں تمہیں باہر لے چلتی ہوں

ہاں چلو میں اپنا کیمرا لے لوں۔۔۔

وہ جھٹ سے اندر گئی جہاں واصف صاحب کو دیکھ کہ وہ رک گئی۔۔

ارے آؤ آؤ گڑیا۔۔۔

میں ابھی آپ کا ہی پوچھ رہا تھا وشہ سے۔۔۔

اسلام و علیکم انکل۔۔۔

وہ آگے آئی۔۔۔

اب اسے وہاں بیٹھنا پڑ گیا تھا

کیونکہ خالو

بہت ہی خوش مزاج اور پیار دینے والے انسان تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وانیہ نے ان دونوں کو بلایا۔۔

چلو تم دونوں ویسے بھی میں دودھ لینے جا رہی ہوں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا والٹ پکڑے کھڑی تھی۔۔

ہاں ہاں چلو نشاء جلدی سے اٹھی۔۔۔

— ——————————

یہاں پہ تم لوگوں کو وہ ماحول نہیں ملنے والا جس تم عادی ہو۔۔۔

یہاں پہ صرف مرد ہی نہیں آتی جاتی عورتیں بھی تم لوگوں کو گھورینگی۔۔۔

اور شکر کرو ماسک پہنا ہوا ہے ورنہ تمہارا حسن دیکھ کہ بے ہوش ہو جائنگی آنٹیاں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہنسنے لگی۔۔

کیا مطلب؟؟؟

ان دونوں کو سمجھ نہیں آیا۔۔

یار بتایا نا یہاں پاکستان میں عورتوں کو بہت اچھی لگتی ہیں حسین لڑکیاں۔۔۔

اور مرد کو بس لڑکیاں ہی اچھی لگتی ہیں۔۔۔

چاہے جیسی بھی ہوں۔۔۔

وانیہ جل کے بولی۔۔

ابھی وہ لوگ بلڈنگ کے گیٹ سے نکلے تھے۔۔۔

۔اورہاں یہاں سے نکلتے وقت اپنا خیال رکھنا کیونکہ اس روڈ پہ کوئی بھی سواری کسی بھی طرف سے آسکتی ہے۔۔

کار رکشہ بائیک۔۔

اور کسی کو گھنٹا پرواہ نہیں ہوگی کہ ان کے آگے کوئی نازک حسینہ آرہی ہے یا جارہی ہے۔۔

لیکن وہ دونوں اسکی بات سن ہی کہاں رہی تھیں۔۔۔

وانیہ نے مڑ کے دیکھا تو وہ جامن کے پیڑ کے نیچے بیٹھی تھی فٹ پاتھ پہ اور نشاء اس منظر کو اپنے کیمرے میں قید کررہی تھی۔۔۔

لو جی۔۔۔

وانیہ واپس آئی میڈم یہ سب بعد میں کرلینا

ابھی چلو۔۔۔

اوہ ہو ڈیئر پلیز کتنا اچھا لگ رہا ہے یہاں بیٹھنا۔۔۔

اور ابھی تو زرا بھی گرمی نہیں ہے اور ہوا کتنی اچھی ہے۔۔۔

نشاء دونوں ہاتھ اطراف میں پھیلا کے آنکھیں بند کیے ایک ہی جگہ پہ گھوم رہی تھی۔۔۔

وشہ نے ماسک اتار کے ایک لمبی سانس کھینچی۔۔۔

ہممممم۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشبو کتنی پیاری ہے یہاں کی۔۔۔

یہاں اللہ جانے کیا کچھ پک رہا ہوتا ہے ان سب کی ملی جلی خوشبو اور پٹرول ڈیزل نجانے کس کس کی بدبو مل کے ایک یونیک

سمیل پیدا کرتی ہے جو میرے خیال میں صرف کراچی میں ہی ہوتی ہے۔۔۔

اور اب اٹھو

ورنہ دودھ کی دکان نہ بند ہو جائے آج کل ج سب جلدی بند ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ دھمکی دیتی ہوئی آگے چلنے لگی

ابھی کچھ دور ہی چلے تھے کہ نشاء نے پھر سے چیخ ماری۔۔

واؤ۔۔۔

اب کونسا واؤ ملگیا؟

وانیہ نے پریشان ہو کے دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

فٹ پاتھ پر جگہ جگہ بڑے سے تخت لگے ہوتے تھے جن پہ ایرانی قالین بچھے ہوتے تھے

کچھ لوگ وہاں بیٹھ کہ چائے پی رہے تھے۔۔۔

جس کو دیکھ کہ وہ دونوں اسی طرف بھاگیں تھیں۔۔

نشاء آلتی پالتی مار کے تخت پہ بیٹھ گئی۔۔

مجھے بھی چائے پینی ہے۔۔۔

گھر چلو پلاتی ہوں۔۔۔

وانیہ نے گھورا۔۔۔

نہیں پلیز مجھے یہاں پینی ہے پلیز۔۔۔۔

وہ معصوم بچوں کی طرح اسکے سامنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپس میں پھنسا کے آنکھیں بند کیے التجا کر رہی تھی۔۔۔

توبہ ہے۔۔۔

تم دونوں یہاں بیٹھو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں دودھ لے کر آتی ہوں اور خبردار یہاں سے کہیں مت جانا چاہے مجھے کتنی بھی دیر کیوں نہ ہو جائے۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔

وہ اپنی ہنسی روک نہیں پا رہی تھیں۔۔

وشی۔۔۔۔۔

نشاء نے خوشی سے اس کے گال میں چٹکی کاٹی۔۔۔

تھوڑی دیر میں چائے آگئی۔۔

جس کا آڈر وانیہ جاتے ہوئے دیکر گئی تھی۔۔

چائے ڈسپوزیبل کپ میں تھی وشہ نے شکر کیا ورنہ وہ خوفزدہ تھی کہ نجانے کیسے کپ ہو نگے۔۔۔

یار کیا تو چائے ہے۔۔۔

نشاء کو کوئلوں پر پکی ہوئی چائے پی کے مزا آگیا تھا۔۔۔۔

میں تو روز یہاں آکر پیوں گی چائے۔۔

جی نہیں کوئی ضرورت نہیں کتنا دھواں پھیلا ہوا ہے یہاں میرا تو دم گھٹ رہا ہے۔۔

وشہ نے جل کہ جواب دیا۔۔۔

تو تم اپنی خالہ جان کے ساتھ بیٹھ جانا میں خود ہی آجاؤں گی۔۔۔

وہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

اتنے میں وانیہ بھی اچکی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔

اور اب میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔۔

امی مجھے نجانے کن القابات سے نواز رہی ہوں گی کہ اب تک دودھ نہیں لائی۔۔

اور دادی کو تو حول اٹھ رہے ہوں گے کہ کہیں تم دونوں کو گم تو نہیں کر دیا میں نے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آگے جانے لگی ناچار نشاء کو اٹھنا پڑا۔۔۔

او میڈم۔۔۔

اچانک کسی نے اسے پیچھے سے پکارا۔۔۔

نشاء نے چونک کہ دیکھا۔۔

یس؟

ایک ہینڈسم سالڑکا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ کا دوپٹہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں نشاء کا دوپٹہ تھا

نشاء نے حیرت سے بڑا منہ کھولا۔۔

اس نے چائے پیتے وقت دوپٹہ اپنے گھٹنوں کے نیچے رکھ دیا تھا کہ کہیں اڑ نہ جائے۔۔

اور جلدی میں بھول گئی تھی کہ اسے دوپٹہ بھی پہنا ہوا تھا۔۔

انگلینڈ میں تو وہ پہنتی نہیں تھی تبھی عادت نہ تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Af...

اور جھٹ سے اپنا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے چھینا۔۔۔

یہ آپ کے پاس کیسے آیا؟

وہ شرمندگی سے بولی۔۔

کیونکہ آپ نے اسے تخت پہ چھوڑ دیا تھا۔۔

لڑکا ابھی اسی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

تھینک یو۔۔۔

وہ مسکرا کے بولی اور جانے کو پلٹی۔۔۔

ویسے اچھی لڑکیاں اپنا دوپٹہ اس طرح پھینک کر نہیں جاتیں۔۔۔

پیچھے سے آواز آئی تو وہ پلٹی۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔۔؟

وہ نشاء کو سخت حیرت ہوئی اس کے لہجے پہ۔۔۔

وہ اس کے قریب آئی۔۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ میں اچھی لڑکی نہیں ہوں؟؟

میں نے یہ تو نہیں کہا۔۔

وہ ڈھیٹ پن سے بولا اور اپنے فون میں کوئی نمبر ڈائیل کرنے لگا۔۔

دیکھیں مسٹر۔۔۔

آپ بلکل ٹھیک سمجھے میں بلکل بھی اچھی لڑکی نہیں ہوں۔۔

خاص طور پر ان لوگوں کے ساتھ تو بلکل بھی اچھی نہیں ہوتی جو ایک پل میں ہی

دوسروں پہ فتوے صادر کرتے ہیں۔۔

وہ چبا چبا کے بول رہی تھی۔۔

اور وہ اسے آنکھیں سکیڑ کے اور غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

نشاء۔۔۔

وشہ نے پکارا تو وہ جانے لگی۔۔۔

اور شاہ زین خان اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا

اسنے شیفون کا دوپٹہ گلے میں باندھ لیا

تھا جس طرح آج کل لڑکے گلے میں اسکارف باندھتے ہیں۔۔

دلاور۔۔۔

اسنے آواز لگائی۔۔

جی سرکار وہ جلدی سے نمودار ہوا۔۔

کتنی دیر ہے۔۔؟

بس سرکار دس منٹ میں تیار ہو جائے گی۔۔

ہمم۔۔۔

چلو۔۔

کر لیتے ہیں انتظار بھی۔۔۔

وہ پھر سے تخت پہ بیٹھ گیا۔۔ ...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|...|Interviews

نشاء کو موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔۔

گھر پہنچ کر بھی چپ چپ سی تھی۔۔

باقی سب خوش گپیوں مین چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔

دادی نے بھی نشاء پہ سوالات کی بوچھاڑ کر رکھی تھی۔۔۔

رایان بھی دادی کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

وہ نشاء آپی آپ پریشان نہ ہوں دادی سوال کرتی رہتی ہیں ہم سے بھی۔۔

وہ اسے تسلی دینے لگا۔۔

اے کیا سوال کرتی ہوں تجھ سے میں بد معاش۔۔۔

دادی نے سن لیا تھا اور اب وہ رایان کو سخت سست سنانے لگی تھیں جبکہ وانیہ نشاء کو بلانے لگی تھی۔۔

کیا ہوا؟۔۔۔

وہ اب بھی اپنا دوپٹہ کس کے گلے میں باندھے ہوئے تھی۔۔

وہ دیکھو۔۔۔

وانی نے اشارہ کیا خانہ بدوشوں کے جھونپڑوں کی طرف۔۔

وہ لوگ میوزک لگا کے بیٹھے تھے ور بچے رقص میں مصروف تھے۔۔

نشاء ہنس پڑی۔۔

یہ ان لوگوں کا مشغلہ ہے رات کو فل والیم میوزک چلتا ہے اور صبح بھی اٹھتے ہی میوزک۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں پتا ہے میرے تو کان پک گئے ہیں پرانے انڈین سونگ سن سن کر۔۔

وانی نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔

کتنے خوش لگ رہے ہیں نہ یہ لوگ۔۔

پتا ہے میرا ابھی دل کرتا ہے کہ اسی طرح کسی سے نہ ڈروں بس اپنی ہی دھن میں مگن اپنی لائف کو انجوائے کرتی رہوں۔۔۔

نشاء کے کہنے پر وشہ نے اسکو کہنی ماری۔۔

میڈم تم اب بھی اپنی ہی دھن میں لائف انجوئے کرتی آئی ہو۔۔۔

کس نے منع کیا ہے تمہیں۔۔

وانیہ کل میں تمہیں اس کے سارے کچے چھٹے کھول کہ سناؤں گی۔۔

وشہ وانی کو بتانے لگی کہ نشاء نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔

یار میں نے بتایا نہیں کہ آج میرے ساتھ کیا ہوا۔۔

نشاء نے شام والا قصہ سنانا شروع کیا۔۔

اس کی یہ مجال۔۔۔

وانی کو غصّہ آگیا۔۔

اب وہ تینوں ایک ساتھ ہی بولے جا رہی تھیں۔۔۔

جانے کوئی کسی کی سن بھی رہا تھا کہ نہیں

شاہ زین خان کو وہ لڑکی بھول ہی نہ رہی تھی۔۔

وہ سوچنے لگا کہ کیسا حسین اتفاق تھا کہ اسکی کار بھی اسی جگہ پہ خراب ہوئی تھی۔۔

وہ اپنے آفس سے واپسی کی طرف گامزن تھا

کی اچانک کار دو تین جھٹکے کھا کہ رک گئی تھی

شاہ زین کو سخت کوفت ہوئی۔۔

سب دلاور کی مہربانی تھی جو کہ اسکا ڈرائیور تھا۔۔

بہت ہی لاپرواہی کا ثبوت دیا تم نے دلاور۔۔۔۔۔

کتنی بار کہا تم سے کے گاڑی مسئلہ کر رہی ہے چیک کروالو۔۔۔

اب رک گئی نا بیچ بازار میں۔۔

کروادی نہ میری جگ ہنسائی۔۔۔

وہ دلاور سے کہنے لگا۔

تو وہ جھٹ سے بولا۔۔

اللہ نہ کرے سرکار کہ آپ کی جگ ہنسائی ہو۔

شاہ زین کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔۔

اسے دلاور کو ایموشنلی بلیک میل کرنے میں مزا آتا تھا۔۔

اب دیکھ لو میں تو پریشان ہو گیا نہ تمہارے چکر میں۔۔۔

سرکار پریشان ہوں آپ کے دشمن میں بس ابھی بندے کو لے کر آتا ہوں۔۔

وہ سامنے ہی تو ہے مکینک کی شاپ۔۔۔

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔

نہ بابا دشمن تو مزے کر رہے ہیں اس وقت اپنے گھر میں۔۔۔

ایک میں ہی یہاں پہ خوار ہو رہا ہوں۔۔

وہ مصنوعی آہیں بھرنے لگا۔۔

دلاور اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اسکے خان کو تکلیف ہو۔۔۔

وہ جلدی سے بھاگا مکینک کی طرف۔۔۔

جبکہ شاہ زین کی نظر اچانک فٹ پاتھ پہ پڑی تھی جہاں وہ لڑکی
کیمرا ہاتھ میں لیے دونوں ہاتھ پھیلائے آنکھیں بند کیے گھومتی ہوئی کچھ بول رہی
تھی۔۔

شاہ زین اپنی نظر نہ ہٹا پایا۔۔۔

لمبے سلکی بال ہوا میں اڑنے جا رہے تھے۔۔

جن کو قابو کرنے کی ناکام کوشش بھی جاری تھی۔۔۔

وہ لڑکی اب دوسری لڑکی کا ہاتھ پکڑے آگے جا رہی تھی۔۔

شاہ زین بھی نہ جانے کیسے کار سے اترا اور اسی طرف چلنے لگا۔۔

اسکی عادت نہ تھی کسی لڑکی کا پیچھا کرنے کی مگر اس لڑکی کو دیکھ کہ نجانے دل کو کیا ہوا تھا کہ اسی طرف کھینچا جا رہا تھا۔۔۔

دو قدم چل کے ہی وہ لڑکی بھاگتی ہوئی چائے والے کے تخت پہ بیٹھی تھی۔۔

وہ بھی ساتھ والے تخت پہ بیٹھ گیا تھا۔۔

اس نے بھی چائے آڈر کی تھی۔۔

اس لڑکی کا معصومانہ انداز میں دوسری لڑکی سے ریکوسٹ کرنا اور پھر ہوا سے اڑتے دوپٹے کو قابو کرنے کے لیے اسے اپنے گھٹنوں کے نیچے دبا کے رکھنا۔۔

شاہ زین اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ جانے لگی تو شاہ زین کی نظر اس کے دوپٹے پر پڑی جو اس کے اٹھتے ہی ہوا میں اڑنے کے لیے پر تول رہا تھا۔۔

شاہ نے جلدی سے دوپٹہ اٹھا لیا۔۔

اور اس کے پیچھے بھاگا۔۔

لیکن ہائے ری قسمت اس سے بات کرنے کے چکر میں اس کا موڈ خراب کر بیٹھا تھا۔۔

وہ اب بھی اپنے ٹیرس میں بیٹھا اسی کو سوچے جا رہا تھا

سامنے سمندر کی لہریں زور شور سے آ جا رہی تھیں۔۔

والدہ نے فرمان جاری کیا ہے کہ آپ سب خواتین اپنی عید کی شاپنگ شروع کر دیں

کیونکہ رمضان المبارک میں وہ آپ کو بازاروں میں لور لور پھرنے کی اجازت نہیں

دینے والیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثاقب نے ان کے سر پہ کھڑا فرمان ایسے سنا رہا تھا جس طرح پرانے زمانے میں فرمان

سنایا جاتا تھا۔۔

ہمیں منظور نہیں کہہ دو جا کر والدہ محترمہ سے۔۔

وانی نے ناک سے مصنوعی مکھی اڑاتے ہوئے کسی شہزادی کا سا انداز اپنایا۔۔۔

اوکے۔۔۔

ثاقب پلٹا اور زور سے چلایا۔۔

امی۔۔۔

پیچھے سے وانی نے اسکا کالر کھینچا۔۔

رکو تو ڈفر۔۔

میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ثاقب کونسا سچ میں جا رہا تھا۔۔

وہیں بیٹھ گیا۔۔

آج ہی بولا ہے جانے کو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہہ رہی ہیں کہ مابدولت آپ لوگوں کو لیکر جائیں گے۔۔

لیکن میں بتا رہا ہوں کہ میں صرف چھوڑ کر آجاؤں گا

باقی تم لوگوں کی مرضی چاہے تو واپس آجاؤ یا پھر وہیں پہ ڈیرہ جمالو میری بلا سے۔۔۔

ٹھیک ہے تم چلے جانا کوئی مسلئہ نہیں ہے۔۔

چلو بہنوں ریڈی ہو جاو۔۔۔

ہمارے پاس بس دو یا تین دن بچے ہیں اور

پھر روزے میں تو میں باہر نہیں جانے والی پیاس سے برا حال ہو جاتا ہے میرا۔۔

وانی تو جیسے تیار بیٹھی تھی۔۔

وشہ اور نشاء اسے دیکھ کہ ہنس پڑیں تھیں۔۔

مومنہ نے دونوں کو کہدیا تھا کہ اپنی پسند سے کہنا جو کچھ لینا ہے لیکن بہت کم وقت بچا

ہے تو کوشش کرنا کہ ایک دن میں نپٹالو۔۔

ایسا نہ ہو کہ پورا دن گھوم پھر کے خالی ہاتھ واپس آجاؤ۔۔

وہ آخر میں آنکھیں دکھا کہ بولیں تھیں۔۔

ڈونٹ وری خالہ ہم اپنی پوری شاپنگ کر کے ہی واپس آئینگے۔۔۔

وشہ نے ان کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہا تو وہ مسکرا دیں۔

ابھی وہ لوگ پہنچنے ہی والے تھے کہ کار جھٹکے کھانے لگی۔۔۔

ابے یار کیا مصیبت ہے۔۔

ثاقب نے خوب کوشش کی مگر گاڑی نے ہمیشہ کی طرح اپنی اوقات دکھادی تھی۔۔

جب بھی وہ کسی دوست یار رشتے دار کو بٹھاتا تھا تبھی یہ بے عزتی کرواتی تھی۔۔۔

وانی کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔۔۔۔

اوہ پھر سے نہیں۔۔۔۔۔۔

اب کیا کریں۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com

کرنا کیا ہے تم ان لوگوں کو لے کر شاہی سواری پہ چلی جاؤ قریب ہی تو ہے شاپنگ مال۔۔

کیا شاہی سواری پہ؟

شرم نہیں آتی تمہیں مہمانوں کو میں

شاہی سواری پہ لیجاوں گی۔۔۔

وہ دونوں کب سے بحث کیے جارہے تھے۔۔

یار پلیز ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے

پہ تم لوگ لڑو مت۔۔۔

وانی کو سخت غصّہ آرہا تھا۔۔

کبھی چیک بھی کروالیا کرو اس کھٹارا کو۔۔

اسنے ثاقب کو آنکھیں دکھائیں۔۔۔

دیکھو موٹی مجھے زیادہ غصّہ مت دلاؤ

پہلے ہی میرا دماغ آؤٹ ہو رہا ہے۔۔

ثاقب بھی لگی لپٹی رکھنے والا نہیں تھا۔۔

بس وشہ اور نشاء کا لحاظ کر رہا تھا۔۔۔

وانی کو شرمندگی ہو رہی تھی مجبوراً اسنے چنگچی کو ہاتھ دیا

تینوں بیٹھی تو چنگچی چل پڑی۔۔

اسے شاہی سواری کہتے ہیں؟؟

وشہ نے پوچھا

نہیں یہ ہمارا کوڈ ورڈ ہے۔۔۔۔

کسی دوسرے کے سامنے شاہی سواری بولتے ہیں۔۔

وہ دونوں دل کھول کہ ہنسی تھیں اور وانی بھی ان کی ہنسی میں شامل ہوگئ۔۔

ہائے کتنا مزا آرہا ہے وشی۔۔۔۔۔۔۔

نشاءاِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پہلے ہی بتانا تھا کہ اتنا مزا آئے گا تو ہم

ثاقب بیچارے کو کیوں تکلیف دیتے۔۔

وشہ کو اس مسکین کی بہت فکر ہو رہی تھی۔۔

وہ بیچارہ نہیں ہے کافی چارہ ہے اس کے پاس۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے وہ ہماری محبت میں آیا تھا؟؟

بیٹا وہ ابو کی کھٹارا کو اپنے دوستوں کے ساتھ اڑانے کے لیے نکلا تھا۔۔۔ہاہاہا لیکن وہ اسی

کے گلے پڑ گیا۔۔۔

وانی جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔۔

میری قسمت میں تو یہ چنگچی ہی ہوتی ہے ہر وقت۔۔

نشاء نے اسے تاسف سے دیکھا۔۔

میرا تو دل کرتا ہے کہ جب تک یہاں ہوں شاہی سواری پہ ہی سفر کروں۔۔۔

وہ ہاتھ باہر نکالنے لگی تو وانی نے پکڑ لیا

پاگل ہو کیا ابھی کوئی بھی سواری آئے گی اور تیرا ہاتھ الگ ہو جائے گا۔۔۔

اوہ

۔۔نشاء ڈر گئی۔۔۔

دو دن سے شاہ زین اسی جگہ چاہے پینے لگا تھا کہ شاید وہ دشمنِ جان نظر اجائے۔۔۔

مگر وہ نظر نہ آتی وہ دل مسوس کے واپسی کی راہ لیتا۔۔

دلاور جب تک اس کے کان کھا جاتا تھا۔۔

سرکار ابھی تو ماہِ مبارک شروع ہونے والا ہے پھر آپ کیسے یہاں کی چائے پیئینگے ؟

اسے یہی وجہ بتائی تھی کہ یہاں کی چائے پسند آگئی ہے۔۔

تو ایسا ہے دلاور کہ میں روزہ افطار کر کے یہاں آجایا کروں گا۔۔

وہ چاروں طرف نظریں دوڑاتا ہوا بولا۔۔

لیکن سرکار اس وقت تو میں تراویح پڑھنے جایا کروں گا

دلاور کو فکر ہونے لگی۔۔

تو تم یہاں کی مسجد میں پڑھ لینا۔۔۔

شاہ زین نے اسے چڑانے والے انداز میں کہا۔۔

لیکن سرکار یہاں نجانے کیسی مسجد ہو۔

۔۔

ہاں واقعی یہ تو میں بھول گیا تھا کہ یہاں کی اور وہاں کی مسجد میں تو بڑا فرق ہو گا۔۔

وہ جل کے بولا

خدا کا خوف کرو یار۔۔۔

یہاں بھی وہی قرآن اور نماز ہو گی۔۔

کب تک بچے رہو گے یار۔۔

اسکا موڈ آف ہو گیا تھا۔۔

اور اتنا ہی ڈر ہے تو وہیں پہ پڑھ لینا میں خود ہی آ جاؤں گا۔۔

کم از کم مجھے تم سے تو چھٹکارا ملے گا۔

۔

آخری جملہ آہستہ سے بولا تھا۔۔

وہ کار میں بیٹھ چکا تھا۔۔

دلاور نے شرمندہ ہو کر کار اسٹارٹ کی۔۔

ٹرن موڑتے ہی ایک رکشہ سے وہ اترتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔

وہ ہنستی ہوئی دو لڑکیوں کے ساتھ شاپنگ بیگز سمنبھالتی ہوئی جانے لگی تھی۔۔

لیکن وہ سڑک کے پار تھی اور واپس

گھوم کے آنے میں وقت لگتا اور وہ وہاں سے غائب ہو جاتی پھر سے۔۔۔

ہائے۔۔

شاہ زین نے دل پہ ہاتھ رکھا اور مسکرانے لگا۔۔

وشہ کو پیاس لگی تھی رات کے تین بجے تھے۔۔

مگر مجبوراً اُسے نکلنا پڑا لاونج پار کر کے وہ کچن کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک آواز آئی۔۔

رکو رکو رکو۔۔۔

وہ رک گئی۔۔

اسکا دل پتے کی طرح کانپنے لگا۔۔

پلٹو پلٹو جلدی۔۔

وہ پلٹ گئی۔۔

سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔

بھاگو بھاگو دشمن پیچھے ہے۔۔

وہ مار ڈالے گا تمہیں۔۔

کیا۔۔۔

وشہ ہانپتی ہوئی وہاں سے بھاگی۔۔

اس کی تو جان پہ بن آئی تھی۔۔

ارے یار مروادیا نہ۔۔

کمینے تجھے بولا بھی تھا اس طرف مت جانا۔۔

وشہ رک گئی۔۔

پیچھے مڑ کے دیکھا تو کھڑکی سے ٹیرس نظر آرہا تھا جہاں پہ ثاقب ہینڈس فری لگائے اپنے

فون میں گیم کھیل رہا تھا پب جی۔۔۔

یا مرے خدا یہ گیم کھیل رہا تھا اور میرا تو دل بند ہونے والا تھا۔۔

وشہ کو سخت غصّہ آرہا تھا ثاقب پہ۔۔

اس کا بدلا تو میں لے کر رہوں گی۔۔

وہ پانی پیتے ہوئے دل ہی دل میں کہے جا رہی تھی۔۔

جبکہ ثاقب کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کے اس نے وشہ کو کتنا خوف زدہ کر دیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب بھی گیم میں لگا ہوا تھا۔۔

کاش میں تیرے شہر کا کوئی رکشہ ڈرائیور ہوتا۔۔

تم اپنا حسین ہاتھ ہلا کہ روکتی مجھ کو۔۔

جب میں بھاؤ تاؤ کرتا۔۔۔

تو تم ایک ادا سے آنکھیں دکھا کہ کہتیں۔۔۔

میں تو اتنے ہی دونگی۔۔۔

تو میں جواب میں مسکرا کہ کہتا۔۔۔

آپ کچھ نہ دیں۔۔

تو تم مسکرا کے بیٹھ جاتیں اور میں تمہیں پورا شہر گھماتا۔۔۔

اور کبھی واپس نہ آتا۔۔

یا پھر۔۔

میں تمہارے ہاتھ کا کیمرہ ہوتا۔۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔

وہ کب سے اوٹ پٹانگ شعر لکھتا جا رہا تھا۔۔

اگر وصی شاہ کو علم ہو جاتا کہ اسکی شاعری کی یوں ٹانگ توڑی جا رہی ہے تو بیچارہ

صدمے سے بے ہوش ہو جاتا۔۔

لیکن وہ بھی کیا کرتا اسے جو وہ بھولتی نہیں تھی۔۔

سرکار۔۔۔

دلاور کی آواز نے اس کے خیالات توڑ مروڑ کہ رکھ دیے۔۔

کہاں پھنس گیا ہوں یار ب۔۔۔

خواب تو اس دوشیزہ کے دیکھ رہا ہوں۔۔۔

مگر لگتا ہے میرے نصیب میں یہ دلاور ہی لکھا ہے۔۔۔

اس نے جلدی سے پیپر چھپا کہ رکھا۔۔

وہ جاسوس اگر دیکھ لیتا تو یہ پیپر کب کا جاذب خان کی ٹیبل تک پہنچ چکا ہوتا۔۔

شاہ زین ماہ ناز خاتون کا اکلوتا پوتا تھا۔۔

ماہ ناز خاتون نے جوانی میں بیوگی کی چادر اوڑھ لی تھی۔۔

اور اپنے دونوں بیٹوں کو اپنا سب کچھ سمجھ کہ انکو اعلی تعلیم دلوائی۔۔

بڑا بیٹا شاہ بیگ جس نے اپنی پسند سے شادی کی تھی۔۔۔

اور چھوٹا بیٹا جاذب خان جو کہ شاہ بیگ سے کافی چھوٹا تھا۔۔

اسے بھی ہوا یس بھیجا تھا تعلیم کے لیے۔۔

لیکن

اسے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر آنا پڑا تھا۔۔۔

کیوں کہ شاہ بیگ اور اسکی بیوی سیما کو پرانی دشمنی کا بدلا لینے کہ لیے گاؤں سے واپس آتے وقت قتل کر دیا گیا تھا۔۔

ماہ ناز خاتون کی خوشیاں خاندانی دشمنی کی نظر ہو چکی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ زین اس وقت پندرہ سال کا تھا اور وہ اتفاق سے بورڈنگ اسکول میں تھا

اور اسکی جان بچ گئ تھی۔۔

ماہ ناز خاتون نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ

اب گاؤں کبھی نہیں جائیں گی وہ بس اپنے پوتے اور بیٹے کی زندگی بچانا چاہتی تھیں۔۔

اور کئی سالوں سے کراچی میں مقیم تھیں۔۔

شاہ زین بمشکل اس صدمے سے نکل پایا تھا۔۔

اور اپنی تعلیم مکمل کر کے وطن واپس آئے ہوئے اسے دو سال ہو گئے تھے۔۔

لیکن یہاں پہنچتے ہی اس پہ پابندیاں شروع کر دی گئیں تھیں۔۔

جاذب خان اور ماہ ناز خاتون جن کو سب گھر والے اور نوکر چاکر آئی جان بلاتے تھے۔۔

انہوں نے دلاور کو شاہ زین کا باڈی گارڈ پلس ڈرائیور رکھا ہوا تھا۔۔

اور شاہ زین کو یہی لگتا تھا کہ اب وہ دلاور سے کبھی جان نہیں چھڑا سکتا تھا۔۔

آئی جان بہت خوفزدہ تھیں

کیونکہ ان کے اپنے رشتے داران کے بیٹوں کے خون کے پیاسے تھے۔۔

اور شاہ زین ان کا بہت لاڈلا تھا۔۔۔۔

جاذب خان نے کم عمری میں بھائی کا صدمہ دیکھا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت سخت ہو گیا تھا۔۔

آئی جان کی دلی خواہش تھی کہ وہ شادی کر لے مگر وہ ہمیشہ ٹال جاتا تھا۔۔

جاذب نے دن رات محنت کر کے اپنے بزنس کو اسٹیبلش کیا تھا۔۔۔

اور اب وہ شاہ زین کو بھی اسی مقام پہ دیکھنا چاہتا تھا جہاں اس کے بھائی کو ہونا چاہیے تھا۔۔

آج میرا انٹرویو ہے پلیز سب دعا کرنا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دعا کرنی ہے ایسے ہی مت کہنا کہ ہاں کر دیں گے

وانیہ کو بہت ٹینشن ہو رہی تھی

کافی دنوں سے وہ جاب کے لیے ٹرائے کر رہی تھی۔۔

اچھی خاصی زندگی گزار رہی ہو یار کیا ضرورت ہے جاب کی۔۔

نشاء نے اس کے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

نہیں یار اتنے سال پڑھا ہے میں نے اپنا ٹیلنٹ زایا تھوڑی نہ کروں گی۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔

وانی پتا ہے باہر کی لائف بہت مشکل ہے

وہاں گھر کا سکون نہیں بس ہر وقت ایک مشین بن کے گزارو۔۔۔

اسی لیے میں تو اب بس شادی کرونگی اور بیگم صاحبہ بن کے گھر میں عیش کروں گی۔۔۔۔

نشاء آنکھیں بند کر کے ایک ادا سے بولی۔۔۔۔

کتنا شوق ہے تمہیں شادی کا۔۔۔

وانی منہ کھولے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔

ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے پہلے کچھ بن کہ دکھاؤ۔۔

وانی اپنا بیگ اور ڈاکومنٹس چیک کرتے ہوئے بولی۔۔

ہاں کہہ تو رہی ہے بیگم صاحبہ بن کے دکھاؤں گی۔۔

وشہ اسے چڑاتے ہو بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم لوگ چاہے جتنا مذاق اڑا لو میں بس اب سکون کی زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔

ہاں اور وہاں پہ جب ساس نندوں کا سامنا ہو گا تب لگ پتا جائے گا سکون کیا چیز ہوتی ہے۔

وانی جاتے وقت لقمہ دیا۔۔

وہ سب میں دیکھ لوں گی۔۔

بائے دی وے بیسٹ آف لک۔۔

وہ دونوں بھی ہسنی۔۔

وہ اپنے لمبے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی آج اسنے میکھی کے گھر جانا تھا۔۔

اب تم کہاں جا رہی ہو۔۔

وشہ نے اسے گھورا۔۔

میں جا رہی ہوں میکھی کہ پاس آج اسکی بیٹی انجلی کے پھیرے ہونگے اور وہ مناظر مجھے اپنے کیمرا میں قید کرنے ہیں۔۔

وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔۔

جاؤ پیاری عیش کرو۔۔۔۔۔

میں تو اب تو اب جانے لگی ہوں باہر ناشتہ کرنے۔۔

حلوہ پوری یمی۔۔۔

وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کے بولی۔۔۔۔

نشاء کی اچھی خاصی جان پہچان ہو گئی تھی خانہ بدوشوں سے۔۔

میکھی اور اسکی بیٹی انجلی اور چھوٹی بیٹی پوجا۔

اور اسکی بہو پارتی۔۔۔

دیورانی کا نام شاید سیتا تھا لیکن وہ لوگ اسے شیتا کہہ کر بلاتے تھے۔۔

نشاء ان کو دیکھ کہ بہت خوش ہوتی تھی۔۔

وہاں گاؤں کا سا ماحول ہوتا تھا

نشاء حیرت میں تھی کہ اتنی گرمی میں بھی وہ سب فریش دکھتی تھیں جبکہ ان کو دھوپ میں بھی کام کرنا پڑتا تھا۔۔۔

وہاں جا کہ اسے علم ہوا کے بارات رات کو آئے گی کیونکہ کسی وجہ سے وہ جلدی نکل نہ پائے تھے۔۔

نشاء کا موڈ آف ہو چکا تھا۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کہ بعد وہ واپس جانے لگی۔۔

لیکن اب وہ گھر کی طرف نہیں بلکہ اپوزٹ سائڈ پر جانے لگی تھی۔۔

آج وہ اکیلے میں گھوم پھرنا چاہتی تھی۔۔

موسم بہت اچھا تھا گہرے بادل چھائے ہوئے تھے

اور تیز ہوا میں پتے یہاں سے وہاں بکھرے ہوئے تھے۔۔

ایک چنگچی رکشہ اس کے قریب رکا تو وہ بیٹھ گئی۔۔

یہ سوچے بنا کہ وہ اسے کہاں لے جائے گا بس اسے گھومنا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے وشہ کو ٹیکسٹ کر دیا کہ میں گھومنے نکلی ہوں دیر ہو سکتی ہے کوئی پریشان نہ ہو۔۔۔۔

نجانے اسے کیا مزا آتا تھا شاہی سواری میں سیر کر کے۔۔

رکشہ رکتا کچھ لوگ اترتے کچھ لوگ بیٹھ جاتے لیکن نشاء اپنی جگہ سے ہلتی تک نہیں۔۔۔

اسے ذرا خبر نہ تھی کہ وہ کہاں نکل آئی تھی۔۔۔

باجی آپ یہاں اتر جائیں اب میں نے گاڑی بنوانی ہے۔۔۔

ڈرائیور اسے بتانے لگا اور کرایہ بھی بتا دیا۔۔

لیکن اب میں کیسے واپس جاؤں گی۔۔

باجی یہاں سے بہت سے رکشے نکلتے ہیں

اپنے علاقے کا پوچھ کہ بیٹھ جانا۔۔

بس تھوڑا سا آگے جانا جہاں پہ چورنگی ہے۔۔۔

نشاء سوچنے لگی کہ چور نگی کا کیا مطلب تھا۔۔

خیر وہ تھوڑا آگے آگئی تھی۔۔

اور ایک بندے سے پوچھنے لگی۔۔

سنیے یہ چور نگی کہاں پہ ہوتی ہے۔۔؟

آدمی نے پہلے اسے سر سے پیر تک دیکھا۔۔

پھر پوچھنے لگا کونسی چور نگی۔۔۔

لیکن اس کے منہ پان تھا نشاء کو کچھ نہ سمجھ آیا کہ وہ کیا بولا تھا۔۔۔

کچھ دیر تک وہ بولتا رہا نشاء اسکا شکریہ ادا کر کے آگے چلی آئی۔۔

مجال ہے جو اس بندے کا ایک لفظ بھی اس کی سمجھ میں آیا ہو۔۔۔

اب کی بار ایک عورت سے پوچھا۔۔

وہ بولی کہ آپ اس وقت چور نگی پر ہی کھڑی ہیں اور آپکو رکشہ وہاں سے ملے گا۔۔

لیکن آپ چاہیں تو میں آپکو رکشہ کروا دیتی ہوں۔۔

وہ بھی زیادہ پیسے نہیں لیگا اور جلدی آپ کو پہنچا دیگا۔۔۔

اونو تھینکس اصل میں مجھے شاہی سواری میں ہی جانا ہے۔۔۔

کیونکہ کہ وہ وہاں پہ اور لوگ بھی ہوتے تھے تو وہ بلا خوف و خطر بیٹھی رہتی تھی

نجانے کیوں اسے اکیلے بیٹھتے ہوئے خوف آرہا تھا۔۔۔

وہ عورت سمجھ نہ پائی کہ یہ شاہی سواری کونسی ہے۔۔۔

چورنگی پہ جا بجا کبوتر دکھائی دیے لوگ دانہ ڈالتے تھے۔۔

نشاء وہاں بھی مناظر قید کرنے لگ گئی۔۔

کبوتروں کے قریب کوئی جاتا تو وہ پھُر سے اڑ جاتے۔۔۔

موسم بھی غضب کا ہو رہا تھا ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔۔

اب نشاء رکشہ دیکھنے لگی۔۔

اتفاق سے شاہ زین کی کار بھی سگنل پہ رکی ہوئی تھی اور اسکی نظر نشاء پہ پڑ گئی۔۔۔

پہلے تو وہ اچھلا۔۔۔

اور پھر جلدی سے کار سے اترا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں سرکار۔۔۔

دلاور چلا اٹھا مگر اس کا پیچھا نہ کر پایا کیونکہ سگنل کھلنے والا تھا۔۔

دلاور تم چلے جاؤ میں آ جاؤں گا۔۔۔

وہ تیزی سے کہتا وہاں سے بھاگا۔۔

نشاء کو مطلوبہ روٹ کی سواری نہیں ملی تھی ابتک برسات کافی تیز ہو چکی تھی۔۔

اوہو اب کیا کروں وہ کافی حد تک بھیگ چکی تھی۔۔

پانی کہ بوچھاڑ ہر منظر کو دندھلا رہی تھی۔۔۔

اب کی بار جو بھی رکشہ رکا وہ بیٹھ گئی۔۔

اب چاہئے جہاں بھی لے جائے کم از کم بھیگنے سے تو بچ جاؤں گی۔۔

وہ دوپٹہ سے منی صاف کرنے لگی۔۔۔

رکشہ چلنے ہی والا تھا کہ کسی نے بھاگتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔

اور وہ بندہ اسکی سامنے والی سیٹ میں بیٹھ گیا۔۔۔

اس کے بیٹھتے ہی نشاء کو کچھ سکون ملا ورنہ اس وقت جو انکل بیٹھے تھے وہ مسلسل اسے گھورے جا رہے تھے۔۔

شاہ زین بمشکل وہ رکشہ پکڑ پایا تھا۔۔

یا اللہ تیرے رنگ بھی نرالے ہیں۔۔

رات میں نے جو اشعار لکھے تھے تو نے آج سچ کر ڈالے بس مجھے رکشہ کا ڈرائیور نہیں بنایا شکر۔۔۔

شاہ زین مسکراتے جا رہا تھا۔۔

اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں وہ جلدی نہ اتر جائے۔۔۔

وہ کن اکھیوں سے سے دیکھ رہا تھا۔۔

کہ اچانک وہ بولی کیا ہے انکل آپ نے کوئی لڑکی نہیں دیکھی پہلے کبھی؟؟؟

شاہ زین چونکا۔۔

اس کے ساتھ جو بندہ بیٹھا تھا وہ شاید اسی کو گھور رہا تھا۔۔

انکل نے جلدی سے منہ پھیر لیا اور اتنا شرمندہ ہوئے کہ رکشہ رکوا کر اتر گئے۔۔۔

اب وہ دونوں تھے۔۔۔

نشاء اب سکون سے بیٹھی تھی۔۔

شاہ زین نے باہر دیکھا تو وہ منحوس دلاور اب تک اس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

وہ باآسانی اسکو دیکھ سکتا تھا کیونکہ اسکا رخ اسی طرف تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکشہ رکا تھا۔۔۔

آپ کو یہاں پہ اترنا ہے؟؟

بھائی آ۔۔۔

یہ کونسی جگہ ہے؟

وہ سوچ کہ پوچھنے لگی۔۔

حسن اسکوائر۔۔۔

جواب آیا۔۔

نہیں آپ چلو آگے۔۔

شاہ زین انتظار میں تھا کہ نشاء کیا جواب دیتی ہے۔۔

اسنے چلنے کا کہا تو وہ بھی چپ کر کے بیٹھا رہا۔۔

شاہ زین کو علم تھا کہ اسکا گھر گلستان جوہر میں ہے

تو وہ آگے کہاں جا رہی تھی۔۔

اب اسکو بتا بھی نہیں سکتا تھا۔۔

مجبوراً اس نے گلا صاف کر کے پوچھا۔۔

اہم مس آپ کو کہاں اترنا ہے۔۔؟

وہ جو کہ بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی۔۔

اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔

مجھے وہ۔۔۔

وہ سوچنے لگی۔۔

نام یاد نہیں آرہا وہ معصوم سی شکل بنا کہ بولی۔۔

اس جگہ کا نام تو شاید کچھ اور تھا پر۔۔

جی میں سمجھ گیا آپ پرفیوم چوک کی بات تو نہیں کر رہیں؟

ہاں وہی۔۔

وہ خوشی سے چلائی۔۔

آپ کو کیسے پتا؟؟

وہ ایکسائٹمنٹ میں پوچھنا بھول گئی تھی۔۔

جب یاد آیا تو پوچھنے لگی۔۔

شاہ زین اس کے پل پل بدلتے رنگوں میں کھویا ہوا تھا۔۔

وہ میں نے وہاں پہ دیکھا تھا آپ کو۔۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے کہنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے دیکھا وہاں؟؟

کب۔۔۔

وہ میں اصل میں وہاں روز چائے پینے جاتا ہوں۔۔

تو آپ بھی وہاں آتی ہیں نہ۔۔

اسے بہانا سوجھ گیا۔۔

جب کہ اس دن کہ بعد وہ اسے وہاں دیکھ ہی نہ پایا تھا چائے پینے تو روز جاتا شاید ان دونوں کی ٹائمنگ کا فرق تھا

بس اسے اتنا یاد تھا کہ وہ بولی تھی

کہ میں تو روز یہاں چائے پینے آیا کرونگی۔۔۔۔

ہاں وہاں کہ چائے بڑی مزیدار ہے۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولی تو شاہ زین اپنے خیالوں سے نکل آیا۔۔

لیکن آپ رونگ سائڈ پہ جا رہی ہیں۔۔

اس طرح تو آپ کافی دور نکل جائیں گی۔۔۔۔۔

کیا لیکن مجھے تو اپنے گھر جانا ہے۔۔۔

میرا فون بھی بند ہو گیا ہے رات کو چارج کرنا بھول گئی تھی۔۔

وہ کافی پریشان دکھائی دینے لگی۔۔

ایسا کرتا ہوں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں آپ کے گھر۔۔۔

لیکن آپ تو خود رکشہ پہ جا رہے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔

شاہ زین نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔

جی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ میرا مطلب تھا کہ میں آپ کو رکشہ پہ چھوڑ آتا ہوں۔۔

وہ دلاور کو آنکھیں دکھائے جا رہا تھا۔۔

جو کہ اسی کو پیچھا کیے جا رہا تھا۔۔

کمبخت ایک منٹ بھی کہو بھی سکون سے رہنے نہیں دیگا۔۔

ویسے میرا نام شاہ زین خان ہے۔۔

وہ مسکرا کے بتانے لگا۔۔۔

جی اچھا۔۔

وہ منہ موڑ کہ باہر دیکھنے لگی۔۔

اسکے لبوں پہ شرارتی مسکراہٹ تھی۔۔

شاہ زین کے دیکھنے پہ وہ بولی۔۔

مجھے نشاء کہتے ہیں۔۔

اب شاہ زین کی جان۔میں جان آئی تھی۔۔

موسم اتنا حسین اس نے کبھی نہ دیکھا تھا۔۔

بارش رک گئی تھی بس ہلکی سی بوندیں پڑ رہی تھیں ج کہ ہوا میں ہی گم ہو جاتیں۔۔

رکشہ اپنے لاسٹ اسٹاپ پہ رک گیا تھا۔۔

شاہ زین کرایا دینے لگا۔۔

نشاء نے ہزار کا نوٹ نکالا۔

اس کے پاس کھلے نہیں تھے۔۔

میں نے دے دیا ہے کرایا آپ پریشان نہ ہوں۔۔

وہ سے روکتا ہوا بولا۔۔

لیکن میرا کرایا آپ کیوں دینگے؟

وہ ناراضگی سے بولی۔۔

بدلے میں آپ مجھے چائے پلا دیجیگا۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔

کافی سمارٹ ہیں آپ وہ ہنسنے لگی۔۔

وہ تو میں ہوں۔۔

وہ بھی ہنسا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک اسکی نظر دلاور پہ پڑی وہ کار سائڈ میں روک کی اتر رہا تھا۔۔

بیڑا غرق۔۔۔۔

شاہ زین نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔

مس وانیہ علی۔۔۔

ریسپشنسٹ نے اس کا نام پکارا تو وہ اٹھی اور اندر جانے لگی۔۔

مے آئی کم ان سر؟

اس نے ہلکا سا ناک کر کے پوچھا۔

یس پلیز۔۔۔

وہاں سے جواب آیا۔۔

ہیوا ے سیٹ۔۔۔

تھینکس وہ مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی

وہاں تین بندے تھے

بیچ میں بیٹھا شخص جو کہ شاید باس تھا

اسکی سی وی کو ایسے ہاتھ میں اٹھائے دیکھ رہا تھا جیسے ڈاکٹر ایکس رے رپورٹ دیکھتا ہے۔۔

ہمم تو مس وانیہ یو آر اے ریڈر...

وانی اس سوال پہ کچھ حیران ہوئی پر اسنے خود کو سنبھال لیا۔۔

یس سر۔۔

وہ اعتماد سے بولی۔۔

آپ نے پوچھا نہیں کہ میں کیسے جانتا ہوں یہ بات؟؟

کیونکہ کہ سی وی میں تو آپ نے مینشن نہیں کیا۔۔۔

وہ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھتا پوچھ رہا تھا

وانیہ کچھ پزل ہوئی۔۔

جی سر آپ کو کیسے پتا چلا۔۔؟

میرا ایکسپیرنس ہے۔۔

اوہ

مے بی یو آر سمارٹ۔۔

وہ کندھے اچکاتے ہوے بولی۔۔

ایم آئی سمارٹ ؟

اس نے اپنے ساتھ بیٹھے بندے کو دیکھ کہ ابرو اچکا کر پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یس سر آف کورس۔۔

وہ لڑکا مسکرا کے بولا۔۔

وانی جل گئی اپنے منہ میاں مٹھو۔۔

تو کس طرح کی بکس پڑھتی ہیں آپ مس وانیہ۔۔۔؟

جی میں زیادہ تر فکشن پڑھتی ہوں۔۔

وانیہ خود پہ قابو پاتے ہوئے بولی۔۔

نہ جانے کیوں آج وہ کنفیوز ہو رہی تھی ورنہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔۔

ہمم تو ریسنٹلی کون سی بک پڑھی آپ نے؟

وہ اسی لہجے میں پوچھنے لگا چہرہ سنجیدہ تھا مگر لہجہ غیر سنجیدہ۔۔

توبہ ہے یہ تو پیچھے ہی پڑ گیا اس بات کے۔۔۔

امم فورٹی رولز آف لوّ۔۔

اسنے کچھ سوچ کہ جواب دیا

تو ہمیں بھی ایک رول بتادیں۔۔۔

وہ آرام سے اپنی چیئر کو آہستہ سے گھماتے ہوئے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔

وانی کا دل کیا پیپر ویٹ اس کے منہ پہ مار کے وہاں سے بھاگ جائے۔۔

لیکن مجبوری تھی وہ یہ جاب گنوانا نہیں چاہتی تھی

بک وہ لے تو آئی تھی لیکن اب تک اسے پڑھنے کا شرف نہ بخشا تھا

اس نے تو رولز خاک یاد ہونے تھے۔۔

سر اس وقت تو کچھ زہین میں نہیں آ رہا۔۔

اس نے ہاتھ لہرا کہ جواب دیا۔۔

باس جو کہ دکھنے میں کافی ڈیشنگ تھا

ہلکی سی داڑھی اس چہرے پہ بہت سوٹ کر رہی تھی۔۔

اب تک اس نے ایک بھی سوال ڈھنگ کا نہیں پوچھا تھا جو جاب سے تعلق رکھتا ہو۔۔

بمشکل وہاں سے اسکی جان بخشی ہوئی اور اسے کہا گیا کہ باہر ویٹ کریں۔۔

کمرے سے باہر نکل کہ اسنے دو تین گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔۔۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اس کو کہا گیا کہ آپ کو انفارم کر دیا جائے گا۔۔

اس وقت آپ جا سکتی ہیں کیونکہ کہ سر کو کہیں جانا پڑ رہا ہے۔۔۔۔

وہ وہاں سے تحمل کے ساتھ آٹھ کہ باہر آئی تھی

دل تو کر رہا تھا اس بندے کو اچھی خاصی سنا دیتی مگر کیا کر سکتی تھی۔۔

باہر آتے ہی اسنے دیکھا کہ برسات زوروں کہ پڑ رہی ہے

اوہو اب کیا ہو گا۔۔۔۔

اسنے کئی رکشہ کو رکنے کا کہا لیکن اسے پکا یقین تھا کہ اب کوئی رکشا نہیں رکنے والا۔۔

ثاقب کو کال کی۔۔۔۔

یار جلدی آو مجھے لینے کوئی رکشہ نہیں رک رہا۔۔۔

میں تو خود یہاں پھنس گیا ہوں کار بھی مکینک کو دیکر آیا ہوں بائیک جنید لے گیا تھا رات کو۔۔

بد تمیز ہر کسی کو دے دیتے ہو بائیک اب میں کیسے آؤں۔۔

وہ اس پہ برس پڑی۔۔

جیسے گئی تھی ویسے ہی آ جاؤ۔۔

میں خود بس کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔

اب وہ بلڈنگ کی سیڑھیوں پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

کاش کوئی ایپ ہی ہوتا میرے فون میں تو کیب ہی منگوا لیتی۔۔

وہ سوچنے لگی۔۔

مس وانیہ؟

کسی نے اسے پکارا تو وہ چونک کہ دیکھنے لگی۔۔۔

وہاں وہی اکھڑ باس کھڑا تھا۔۔

یس۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھی۔۔

آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں؟

وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔

سوری سر مجھے رکشہ نہیں مل رہا تو باہر بارش ہو رہی ہے تو اس لیے یہاں بیٹھی ہوں۔۔

اس نے کوفت سے جواب دیا۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

وہ تھوڑا جھنجھلایا۔۔۔

چلیں میں آپ کو ڈارپ کر دیتا ہوں۔۔۔

وہ احسانِ عظیم کرتا ہوا بولا۔۔

نو اٹس او کے تھینکس میں چلی جاؤں گی۔۔۔

لیکن وہ بندہ تو وہاں سے ہلنے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔۔

ماتھے پہ کئی بل لا کر اسے دیکھتا ہوا بولا

مس وانیہ ٹرسٹ می۔۔۔

میں آپ کو آپ کے گھر تک چھوڑ آؤنگا۔۔

مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا کہ آپ یہاں بیٹھی رہیں۔۔

وانیہ عجیب کیفیت میں تھی۔۔

ان کے تو انداز ہی نرالے ہیں۔۔

وہ سوچنے لگی

سوری سر میں کسی اجنبی کی کار میں نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔

وہ جھجھکتے ہوئے بولی۔۔

اس کے کہنے پہ اسنے ابرو اچکائے۔۔۔

اوہ آئی لائک اٹ۔۔۔

وہ مسکرا کہ بولا تو وہ چونک گئی۔۔

مجھے بہت اچھا لگا کہ آپ کسی بھی سچویشن سے گھبراتی نہیں ہیں۔۔۔

اور واقعی آپ کو کسی بھی اسٹرینجر سے لفٹ نہیں لینی چاہیے لیکن اگر آپ ٹیکسی سمجھ کہ ہی چلیں تو مجھے اور اچھا لگے گا۔۔

آپ مجھے پے کر دیجیگا۔۔۔

جس طرح آپ ٹیکسی کو پے کرینگی۔۔

وہ جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔

بادل بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

اس علاقے میں کوئی رکشہ بس بھی نہیں آتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ مجھے مین روڈ تک ہی چھوڑ دیں۔۔

وہ مسکرا کے بولی۔۔

اب اتنا بھی اندھیر نہیں کہ یہ مجھے کھا ہی جائے۔۔

اس نے خود کو تسلی دی۔۔

الٹا اس خالی بلڈنگ میں اسے خطرہ تھا۔۔

وہ پیچھے والی سیٹ پہ بیٹھ گئی۔۔

نجانے کیوں باس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی تھی۔۔

اس نے مین روڈ میں رکنے کا کہا تھا لیکن وہ نہیں رکا۔۔

یقین کریں آپ کا گھر میرے راستے میں پڑتا ہے۔۔

تو آپ کیوں وہاں کسی بس کا ویٹ کریں۔۔

۔

وانیہ چپ ہو گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Articles | Books | Poetry | Interviews

کچھ ہی دیر میں بارش رک گئی تھی۔۔۔۔

دلاورا ابھی کچھ دور تھا شاہ زین نے دیکھا ایک رکشہ ان کے پاس آ کر رکا تھا۔۔

اس نے نشاء کا ہاتھ پکڑا اور جلدی سے رکشہ پہ بیٹھ گیا جلدی بیٹھیں۔۔

جلدی چلیں بھائی۔۔

رکشہ والا بھی پریشان ہو کر گاڑی اڑانے لگا۔۔

وہ بھی پریشان ہو کر بیٹھ گئی۔۔

کیا ہوا؟ایسی کون سی ایمرجنسی تھی جو مجھے زور سے کھینچا۔۔

وہ اپنی کلائی سہلا رہی تھی۔۔

لمبے بال کھلے چکے تھے اور ہوا میں اڑ رہے تھے۔۔

اوہ سوری مجھے خیال نہیں رہا۔۔

وہ اصل میں۔۔۔

وہ سر کھجانے لگا کہ کیا کہوں۔۔۔

رکشہ مل گیا تھا نہ ورنہ تو یہاں نہیں ملنے والا تھا۔۔

اس نے بہانا کیا۔۔

لیکن نشاء اب بھی اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

پیچھے دلاور نے دیکھا تو بھاگتا ہوا پھر سے کار میں بیٹھا۔۔۔

سرکار کیوں مجھ غریب کے پیٹ پہ لات مارنے پہ تلے ہوئے ہیں۔۔

آئی جان کو علم ہوا تو میری موت پکی ہے۔۔

وہ خود سے باتیں بھی کرتا جا رہا تھا اور فون بھی کیے جا رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر میں ہی وہ منزل مقصود تک پہنچ چکے تھے۔۔

نشاء بہت خوش تھی۔۔

راستے میں وہ اسے بتا چکی تھی کہ وہ یہاں نئی ہے پہلی بار پاکستان آئی ہے۔۔

موسم اب اور خوبصورت ہو چکا تھا۔۔

شاہ زین سمجھ چکا تھا کہ نشاء نے اسے نہیں پہچانا تھا۔۔

ورنہ جس طرح اس دن غصے سے لال ہو گئی تھی تو آج اتنے اچھے سے بات نہ کرتی۔۔۔

مجھے اپنا فون نمبر دے سکتی ہیں۔۔

وہ ڈر کے پوچھنے لگا۔۔ کیوں؟

وہ حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ مجھے چائے پلانی ہے نہ آپ نے۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

نشاء ایک پل کو اسے دیکھے گئی۔۔

اسکے بال بھیگ کر اس کے ماتھے پہ چپک گئے تھے۔۔

وہ اس طرح مسکراتا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

شاہ زین نے شرارت سے چٹکی بجائی۔۔

ہیلو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ کیا کہہ رہے تھے آپ؟

وہ سر جھٹک کر شرماتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔

نمبر۔۔۔؟

بلکہ یہ میرا نمبر رکھ لیں جب بھی چائے پلانے کا دل کرے کال کر لیجے گا۔۔

اسنے اپنا کارڈ اسے دیا۔۔۔

نشاء نے مسکرا کر کارڈ پکڑا۔۔۔

وہ دونوں بلڈنگ کے گیٹ تک آئے تھے۔۔

کہ ان کے سامنے ایک کار آ کر رکی۔۔۔

کار سے وانیہ اترتی دکھائی دی تھی۔۔

لیکن اچانک فرنٹ ڈور بھی کھلا اور وہ اسے دیکھ کہ بولا۔۔

شاہ زین تم یہاں؟؟

شاہ زین نے چونک کہ دیکھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاذب چا۔۔۔۔۔۔۔۔

جاذب خان کا چہرہ تن چکا تھا وہ سخت نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

شاہ زین کی حالت بھی عجیب ہو رہی تھی۔۔

چا۔۔یہ مس نشاء ہیں۔۔

اور نشاء یہ میرے چاچو ہیں جاذب خان۔۔۔۔

نشاء نے سلام کیا تو جاذب نے سر کے اشارے سے جواب دیا موڈ سخت خراب تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹھو گاڑی میں۔۔۔۔

وہ سخت لہجے میں کہہ کر خود بیٹھنے لگا۔۔

وانیہ کو یاد آیا تو اسنے جلدی سے پانچ سو کا نوٹ نکال کے جاذب کہ طرف بڑھایا۔۔

تھینکس سر اور

سر یہ آپ کا کرایا۔۔۔

وہ مسکرا کے بولی۔۔

جاذب نے اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

اور سر جھٹک کر بولا۔۔۔

نان سینس۔۔۔

اور جھٹ سے کار سٹارٹ کردی۔۔۔

ہیں ہیں ہیں۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی بھئی۔۔

خود ہی تو کہا تھا کہ کرا یا دینا۔۔

وانی سخت لڑائی کے موڈ میں تھی۔۔۔

لیکن وہ زن سے کار اڑا لے گیا تھا۔۔

شاہ زین پہلے ہی بیٹھ چکا تھا۔۔

نشاء اسے ہاتھ ہلا کہ بائے کر رہی تھی۔۔

اسنے نظر بچا کے ہلکا سا ہاتھ ہلایا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|...

آئی جان پوچھیں اپنے لاڈلے سے کیا کر رہا تھا یہ وہاں۔۔۔

جاذب تیش کے عالم میں آئی جان کی عدالت میں لایا تھا اس کو۔۔

آئی جان پلیز میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جو چاچا اتنا غصّہ کر رہے ہیں۔۔

وہ آئی جان کے قدموں میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔

کچھ نہیں کیا؟

بتاؤں ان کو تمہارے کرتوت؟۔۔

جاذب یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔۔

لیکن چاچا آپ بھی تو اس لڑکی کے ساتھ تھے۔۔

اس کے منہ سے نجانے کیسے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔

اب اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کہ آئی جان کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔۔

جاذب کے تو سر پہ لگی تلوں پہ بجھی۔۔۔

میں لڑکی کے ساتھ تھا۔۔۔ہوں۔۔۔

اب تو وہ اس کی طرف لپکا تھا غصے سے۔۔

جس طرف جاذب آتا۔۔

شاہ زین دوسری طرف ہو جاتا۔۔

دونوں کب سے یہی چھپن چھپائی کھیل رہے تھے۔۔

آئی جان کے گرد۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس کر دو۔۔۔

آئی جان آخر بول اٹھیں۔۔

ایک منٹ زرا میں بھی سنوں کیا ماجرا ہے۔۔

دونوں چاچا بھتیجا کن چکروں میں ہو مجھے بھی تو علم ہو۔۔۔

چکر؟..

آئی آپ کو میں ایسا لگتا ہوں؟

جاذب ناراضگی سے بولا۔

لیکن یہ تو کہہ رہا ہے کہ تم بھی ایک لڑکی کے ساتھ تھے۔۔

آئی جان اپنا چشمہ درست کر کے اسی کو دیکھ رہی تھیں۔۔

جاذب تحمل سے بیٹھ گیا۔۔

آئی میں آپ سے اسکی بات کرنے آیا تھا اور آپ الٹا مجھے موردِ الزام ٹھہرا رہی ہیں؟

وہ خفگی سے ایک نظر ان کو دیکھتا ایک نظر شاہ زین کو۔۔۔

آئی جان بات لڑکی کی نہیں ہے۔۔۔

آپ کا لاڈلا۔۔۔

وہ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔

۔بیچ چوہراہے پہ دلاور کو ڈاج دیکر کہیں غائب ہو گیا تھا۔۔

وہ بیچارہ کافی دیر تک اسکا پیچھا کرتا رہا۔۔

اور اس نے جلدی سے مجھے کال کر دی کہ یہ غائب ہو گیا ہے۔۔۔

جاذب کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔

میں اپنی اہم میٹنگ چھوڑ کر نکل آیا تھا کہ پتا کروں کہ کہاں ہے۔۔

اور یہ جناب وہاں عشق فرما رہے تھے۔۔

وہ دانت چبا چبا کہ بولا۔۔

آخری الفاظ پہ شاہ زین کھسیانہ ہو گیا۔۔

جب کہ آئی جان غیص و غضب میں آچکین تھیں۔۔۔

شاہ زین۔۔۔۔

یہ میں کیا سن رہی ہوں۔۔۔

تم دلاور کے بنا کیسے گھوم رہے تھے؟

تم ایسا کر بھی کیسے سکتے ہو؟

آئی جان ایموشنل ہو چکیں تھیں۔۔۔

بوڑھی دادی کا خیال نہیں تو کم از کم اپنی جوانی کا ہی خیال کر لو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی جان آپ اتنا کیوں ڈرتی ہیں؟

میں اب بچہ نہیں رہا۔۔

تیرا باپ بھی بچا تو نہ تھا ارے بچوں پہ نہیں جوانوں پہ ظلم کرتے ہیں یہ ظالم۔۔۔

وہ روئے جا رہی تھیں۔۔

جاذب اپنے دونوں ہاتھ آپس میں ملائے تاسف سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وانی سخت غصّہ میں تھی اس نے نشاء کو دیکھا تک نہ تھا پیر پٹختی ہوئی چلی گئی تھی۔۔

نشاء بھی شاہ زین کے خیالوں میں مسکراتے ہوئے جانے لگی۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو لفٹ میں دیکھا۔۔۔

تم کہاں سے آ رہی ہو بھیگی بلی بنکر؟

وانی نے اس کے حلیے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

جواب میں وہ مسکرائی۔۔

میں کچھ ڈسکور کرنے نکلی تھی۔۔۔

اوہ اچھا کیا ڈسکور کیا پھر؟

وانی نے جل کے اسکی نقل اتاری۔۔

یہ۔۔۔

نشاء نے اسے کارڈ دکھایا۔۔

جو شاہ زین دیکر گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا ہے؟

وانی غور سے دیکھنے لگی تو نشاء نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔

ٹاپ سیکرٹ۔۔۔۔۔

انکا فلور آ چکا تھا دونوں جیسے ہی گھر پہنچی تو وہاں پہ رایان نے دروازا کھولا۔۔

وانی اسے دیکھ کہ منہ بنا کر اندر چلی آئی۔۔

ابھی ان دونوں کو آئے ہوئے پندرہ منٹ ہوئے تھے کہ بیل بجی۔۔

رایان نے دروازا کھولا ثاقب غصے سے دندناتا ہوا اندر آیا۔۔

یہ آج کیا ہو گیا ہے سب کو۔۔؟

رایان حیران پریشان اس کے پیچھے آیا

آ گئی آپ کی لاڈلی۔۔۔

پوچھیں زرا اس سے۔۔۔

وہ مومنہ کو دیکھ کہ بولا۔۔

وانیہ اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے رکی۔۔

کیا پوچھیں گی مجھ سے؟

وہ اسے آنکھیں دکھا کہ بولی۔۔

ثاقب مومنہ سے مخاطب تھا۔۔

امی اس موٹی نے مجھے کال کی کہ میں پھنسی ہوئی ہوں۔۔

میں بس میں گھر پہنچا جنید سے بائیک کی دوبارہ بارش میں بھیگتا ہوا اس کو لے نے گیا

وہاں۔۔

اور یہ محترمہ وہاں سے غائب ہو گئی اور اتنی تمیز نہیں کہ میرا فون ہی اٹنید کر لیتی۔۔۔

میں کتنا پریشان ہوا ہو میں بتا نہیں سکتا۔۔

وہ بھی بھیگا ہوا تھا۔۔

وانی نے دانتوں میں زبان دبائی۔۔

لیکن تم نے مجھے صاف کہہ دیا تھا کہ جیسے گئی ہو ویسے آجانا۔۔

وہ اپنی غلطی ماننے کے بجائے اسی کو الزام دیتے ہوئے بولی۔۔

فون تو اٹینڈ کر سکتی تھیں نا؟

وہ کمر پہ ہاتھ رکھ کہ پوچھنے لگا۔۔

وہ میں نے فون سائلنٹ پہ رکھا تھا انٹرویو کی وجہ سے تو بھول گئی۔۔

وہ مومنہ کی طرف دیکھ کہ اپنی صفائی پیش کرنے لگی۔۔

دیکھا امی آپ نے۔۔

ثاقب مومنہ کو کہتا ہوا اندر چلا

جب یہ دونوں لڑتے تھے تب مومنہ اپنا سر جھکائے ایسے بیٹھ جاتی تھیں جیسے یہ ان کے بچے نہ ہو کسی اور کے ہوں۔۔

ورنہ دونوں طرف سے انہیں کو سننی پڑتی تھی کہ آپ ہمیشہ اس کہ سائیڈ لیتی ہیں

اسی لیے اب وہ خود ہی سائیڈ پر رہنا پسند کرتی تھیں۔۔

وشہ اور نشاء بھی ڈر کے بیٹھیں تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مومنہ ان کو دیکھ کہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

تم لوگ کیوں پریشاں ہو بھئی؟

یہ تو روز کا معمول ہے

آج تو صرف ٹریلر ریلیز ہوا

پکچر تو ابھی دیکھو گی تم لوگ۔

ان کی بات پہ وہ دونوں دل کھول کر ہنسنے لگیں۔۔

آج کا دن وانیہ اور ثاقب کے لیے برا تھا

اور نشاء کے لیے بہت اچھا۔۔۔

نشاء کو تو جیسے اپنے خوابوں کا شہزادہ مل گیا تھا وہ مسلسل مسکرائے جارہی تھی۔۔

آج روئت حلال کمیٹی نے بیٹھنا تھا۔۔

رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کے لیے۔۔

لیکن مومنہ نے پوری تیاری کر رکھی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com

کوئی چیز ہو نہ ہو ان کے ٹیبلیٹس ضرور ہونے چاہیے تھے۔۔۔

رایان ان کی ساری ٹیبلٹس لے آیا تھا۔۔

وانی منہ پھلا کے اپنے روم میں تھی

ثاقب بھی بکتا جھکتا گھر سے باہر چلا گیا تھا۔۔

وشہ نے جلدی سے وانیہ کا عبایہ (جو وہ کبھی کبھار اپنا حلیہ چھپانے کو پہنا کرتی تھی) پہنا

اور مومنہ سے اسی طرح نقاب بندھوایا۔۔۔

کیا کرو گی بیٹا نقاب پہن کے ماسک لگا لو۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسکا نقاب سیٹ کر رہی تھیں۔۔

نہیں خالہ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ جب کوئی مجھے نہیں دیکھتا یا پہچان نہیں سکتا تو کیسا فیل ہوتا ہے۔۔۔

وہ بہت ایکسائٹڈ تھی۔۔

چلو یہ تو ہو گیا ریڈی اب جا ہی رہی ہو تو

کچھ سامان لکھ کہ دے رہی ہوں وہ لیتی آنا۔۔

مومنہ نے جلدی سے لسٹ بنائی۔۔

اوکے خالہ جانی۔۔

وہ لسٹ تھام کہ باہر نکل آئی۔۔

صبح تو نہ جا سکی تھی حلوہ پوری کھانے کی حسرت ہی رہ گئی تھی دل میں۔۔

شام ہونے والی تھی موسم بہت خوش گوار تھا۔۔

وہ مارکیٹ کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک اسے سامنے سے ثاقب آتا دکھائی دیا۔۔

اسے شرارت سوجی ثاقب اس کے قریب آگیا تھا

وہ اس کے بلکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔۔

ثاقب نے نظریں جھکا لیں اور دوسری سائڈ پہ ہو گیا۔۔

لیکن وہ بھی جھٹ سے اسی سائڈ پہ ہو گئی۔۔

ثاقب بہت جھنجھلاہٹ میں تھا لیکن وشہ نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا دو تین بار اِدھر اُدھر ہونے پر بھی وشہ نے اسے جگہ نہ دی تو وہ ہلکے سے بڑبڑاتا ہوا پلٹا

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔

اور تیز قدموں سے جاتا ہوا اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

وشہ سکتے میں آگئی تھی۔

کیا یار کوئی بندہ اتنا شریف بھی ہو سکتا ہے؟؟

وہ سوچتے ہوئے مسکرا اٹھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہر سے چاہیے جیسا بھی ہے لیکن دل کا ہیرا ہے ہیرا۔۔۔

وہ دل سے مسکرائی تھی۔۔

وہ مومنہ خالہ کی دی ہوئی لسٹ میں سے سامان دیکھنے لگی۔۔

کچھ سامان اس کو باآسانی مل گیا تھا لیکن کچھ ایسی چیزیں تھی جو کافی جگہ دیکھنے سے بھی نہ ملی تھیں وہ اور آگئے جانے لگی۔۔۔

اسے وہاں ایک پھولوں کا اسٹال نظر آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں سے اس نے کچھ گجرے لے کر ہاتھوں میں پہن لیے اسے بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔

وہاں پہ کچھ مزدور بھی بیٹھے تھے جن کی دہاڑی نہیں لگ رہی تھی کووڈ 19 کی وجہ سے۔۔

اسے بہت دکھ ہوا

اس نے اپنا بیگ چیک کیا اور وہاں بیٹھے چار مزدوروں کو پانچ پانچ سو کے نوٹ تھما دیے وہ بہت خوش خوش اسے دعائیں دینے لگ گئے۔۔۔۔

وہ بھی خوشی خوشی جانے لگی

تھی کہ اچانک اس نے دیکھا کچھ لوگوں کا ہجوم اس کے پیچھے بھاگتا ہوا آرہا ہے۔۔

او۔ باجی۔۔۔

او میڈیم۔۔۔

ہمیں نہیں ملا باجی رکجاو۔۔

وشہ کے تو ہاتھ پیر پھول چکے تھے وہ بھی تیز تیز بھاگنے لگی۔۔

یااللہ پلیز ہیلپ می۔۔۔

وہ رو دینے کو تھی

عجیب سے لوگ بھاگے چلے آرہے تھے۔۔

اسنے دیکھا

سامنے ہی فٹ پاتھ پہ ثاقب کھڑا تھا اور وہ اپنی بائیک سٹارٹ کر رہا تھا۔۔

وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس گئی اور اپنا نقاب نوچ کے اتارا۔۔

ثاقب پلیز ہیلپ وہ لوگ میرا پیچھا کر رہے ہیں۔۔

وہ روہانسی ہو گئی۔۔

ثاقب پہلے تو نہ سمجھ پایا۔۔

لیکن پیچھے آتے ججوم کو دیکھ کہ سمجھ گیا کہ محترمہ کوئی سخاوت دکھا کہ آ رہی ہیں۔۔

جلدی بیٹھو بائیک پہ۔۔

اس نے بائیک سٹارٹ کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسے بیٹھوں۔۔؟

وہ عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

عبایا اتارو۔۔۔

اس نے جھٹ سے عبایا اتارا اور شاپر میں ڈال دیا۔۔

پیچھے بیٹھ گئی۔۔

پکڑ کے رکھنا اور پیچھے مت دیکھنا۔۔

ثاقب زور سے چلایا۔۔

اس نے اسکا کالر پکڑ رکھا تھا

ان لوگوں کے قریب آنے سے پہلے وہ بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

گھر کی طرف جانے کے بجاے وہ آگے نکل آیا تھا مین روڈ پہ۔۔۔۔

اس نے کچھ سکھ کا سانس لیا وہ لوگ اب رک گئیے تھے۔۔

لیکن ایک بندہ بائیک پہ ان کا پیچھا کیے جا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میڈم۔۔۔

اس نے پکارا۔۔

میڈم مجھے نہیں ملا میڈم میں بہت غریب ہوں۔۔

وہ بلکل ان ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تھا۔۔

وشہ نے ڈر کے مارے اپنا سر ثاقب کی پیٹھ پہ ٹکا دیا تھا۔۔

ثاقب نے اس آدمی سے جان چھڑانے کے لیے رونگ سائڈ پہ پہ بائیک موڑ لی۔۔

اب وہ پرسکون ہو چکا تھا۔۔۔

اس نے ایک جوس کارنر کے پاس بائیک روکی اور اسے چیئر پہ بیٹھنے کو کہا۔۔

وشہ کے آنسو ٹپکنے لگے تھے

جب ثاقب نے اسے اس سے ماجرا بیان کرنے کو کہا۔۔۔

کیا ضرورت تھی؟

وہ ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

وہ مما نے کہا تھا صدقہ دیتی رہنا۔۔۔۔

کسی مستحق کو۔۔

وہ ثاقب کے دیے ہوئے ٹشو سے ناک صاف کرتی ہوئی بولی

میڈم اتنا ہی شوق تھا تو فرزانہ کو دیتیں۔۔

ان سب سے زیادہ وہ مستحق ہے

سر پہ باپ کا سایہ نہیں ماں بیمار رہتی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک بھائی ہے وہ بھی چوکیداری کرتا ہے

لیکن یہاں لوگ کسی کو حق نہیں دیتے۔۔

فرزانہ گھر گھر میں کام کر کے اپنے بھائی کی مدد کرتی ہے۔۔

یہ جو لوگ چورا ہے پہ بیلچا اور کدال لے کر بیٹھے ہیں نہ۔۔

یہ مزدور نہیں ہیں یہ پیشہ ور بھکاریوں کا ٹولا ہے۔۔

مزدور خوددار ہوتا ہے اگر بھیک لینی ہوتی تو در در کیوں بھٹک کہ اپنا پسینا بہاتے۔۔

جیسے فرزانہ کو دیکھ لیں۔۔

بہت خوددار ہے کبھی اگر امی اسے ایکسٹرا پیسے دیتی ہیں تو وہ حیران ہو کر پوچھنے لگتی ہے

کہ

یہ کیوں؟

جب امی بتاتی ہیں کہ یہ صدقے یا زکات کے ہیں تو وہ چپ ہو جاتی ہے اور بس شکریہ

کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے بہت سے لوگ ہیں جو بھوکے سو جاتے ہیں لیکن کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے

۔۔

اور آپ نے دیکھا کہ بندہ بائیک پہ کیسے ہمارے پیچھے آیا تھا۔۔۔

یعنی کہ اس کے پاس اتنا پیٹرول تھا کہ کسی کا بھی پیچھا کر لیتا۔۔

اب کی بار ثاقب ہنسنے لگا۔۔

اتنا تو میرے پاس بھی نہیں ہوتا

والدِ محترم سے نجانے کیسے نکلواتا ہوں پیٹرول کے پیسے۔۔۔۔

وہ جوس آڈر کر چکا تھا وشہ اب خاموش تھی۔۔

اسے حیرت ہو رہی تھی ثاقب بھی کبھی سنجیدہ ہو سکتا ہے۔۔۔

اور یہ آپ بر کہ ایونجر بنی کہاں نکلیں تھیں؟

اب وہ جوس کا سپ لیتے ہوئے پوچھنے لگا

اس نے کوئی جواب نہ دیا

وشہ منہ بسور کے جوس پینے لگی۔۔

اب وہ اس کے گجروں پہ بھی تنقید کرتا۔۔۔

چاند نظر نہیں آیا تھا۔۔

رات کو وشہ اور نشاء اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھیں۔۔

کہ وانیہ بھی ان کے کمرے میں تکیہ اٹھائے آگئی تھی۔۔

یار کیا میں یہاں سو جاؤں؟؟

باہر میکھی کی بیٹی کی شادی میں چلنے والا میوزک صبح تک جاری رہنے والا ہے

اور میرے کمرے میں سب سے زیادہ آواز آتی ہے۔۔

وہ جماہی روکتی ہوئی بولی۔۔

ارے کیوں نہیں آ جاؤ۔۔

وانیہ جلدی سے گدا لے آئی اور نیچے بچھا دیا۔۔

اب وہ تینوں اپنے دن بھر کا قصہ بیان کر رہی تھیں وہ تینوں ہی ایک دوسرے کا قصہ سن کے پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگیں تھیں۔۔

شاہ زین نے آئی جان کو منا ہی لیا تھا۔۔

ویسے بھی وہ اس سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھیں۔۔

آئی جان زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔

جب آنی ہو گی تب آکر رہے گی تو میں کیوں اس موت کے ڈر سے اپنی زندگی ڈر ڈر کے گزاروں۔۔

آئی جان رخ موڑے بیٹھی تھیں۔۔

بیٹا تمہارے دشمن ہیں۔۔

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے گویا ہوئیں۔۔

کون سے دشمن آئی جان؟

سب کچھ تو ان کو مل چکا ہے پاپا اور مما کے قتل کا بدلا بھی نہیں لیا ہم نے۔۔

اصولاً تو ان کو ہم سے ڈرنا چاہیے

ہمارا بدلا رہتا ہے۔۔

لیکن ہم نے نہیں لیا تو اب وہ کیوں ہمارے پیچھے آئنگے ؟

آپ سمجھتی ہیں مجھے کچھ علم نہیں لیکن میں سب خبر رکھتا ہوں۔۔

جرگے میں صلح کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا۔۔

وہ بتانے لگا تو آئی جان حیرت سے اسکی طرف دیکھنے لگیں۔۔

ایسے مت دیکھیں۔۔

میں سب جانتا ہوں آپ نے خون معاف کر دیا تھا

تا کہ میں اور چاچو حفاظت سے رہ سکیں۔۔

اور آپ نے بہت اچھا کیا آئی۔۔

ورنہ یہ جنگ اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوتی نجانے کتنے معصوم لوگ قتل ہوتے

رہتے۔۔

لیکن اب بھی مجھ پہ اتنی پابندی کیوں ہیں؟

وہ معصوم سی شکل بنائے ان کی طرف دیکھ رہا تھا

آئی جان نے اسکا ماتھا چوما۔۔

احتیاط ضروری ہے میرا بچا۔۔دشمن کا کیا بھروسہ کرنا۔۔۔

وہ آئی جان مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا۔۔

وہ اپنا سر کھجاتے ایک آنکھ دباتے ہوئے ان کی طرف دیکھنے لگا۔۔

— ——————————

جاذب سخت غصّہ میں تھا اسے شاہ زین سے یہ توقع نہ تھی۔۔

دلاور کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔

اور اب دلاور پھوٹ رہا تھا کہ پچھلے ایک ہفتے سے شاہ زین ایک ہی جگہ پہ چائے پینے کے

بہانے جاتے رہے ہیں۔۔

حالانکہ کہ سرکاران کو تو چائے سے خاص رغبت ہی نہیں وہ بس کافی ہی پیتے ہیں۔۔

جاذب خان یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے سب سن رہا تھا اور بہت کچھ سمجھ بھی چکا تھا۔۔

وہ آئی جان سے بات کرنے ان کے کمرے میں آیا تو ان کی باتیں اس کے کانوں میں پڑیں۔۔

غضب خدا کا چاچا ابھی تک کنوارا ہے اور بھتیجے کو اپنی شادی کی سوج رہی ہے۔۔

آئی جان خاصی برہم لگ رہی تھیں۔۔

ہاں تو چاچا اگر شادی نہیں کرینگے تو کیا میں ساری زندگی کنوارا رہونگا کیا؟

وہ بھی دوبدو جواب دیے جا رہا تھا

شاہ زین آئی جان سے اتنا نہیں ڈرتا تھا بس

جاذب سے ڈرتا تھا

جب کہ جاذب خان اپنی ماں کا ادب کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے ڈرتے بھی تھے۔۔

وہ اندر آیا تو شاہ زین کی سٹی گم ہو گئی۔۔

کس کی شادی کی بات ہو رہی ہے؟

وہ مسکرایا تو شاہ زین کی جان میں جان آئی۔۔

آئی جان نے ساری بات اس کے گوش گزار کی تو وہ کہنے لگا۔۔

ہاں تو اس میں حرج ہی کیا ہے اگر ہمارا لاڈلا شادی کرنا چاہتا ہے تو دیر کس بات کی۔۔

وہ طنزیہ انداز میں شاہ زین کی طرف دیکھ کہ بولا۔۔

چاچو آپ مذاق کر رہے ہیں؟

وہ منہ بسورتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

نہیں میں بلکل سنجیدہ ہوں۔۔

آئی ہم کل ہی چلیں کے اپنے جگر گوشے کا رشتہ لیکر۔۔

آخر یہ اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنا ہی چاہتا ہے تو جلدی سے کلہاڑی کا بندوبست کرنا پڑے گا۔

وہ اب دل سے مسکرایا تھا۔۔

لیکن میں تم دونوں کی شادی ساتھ میں کروں گی۔۔

آئی جان نے اپنی شرط بتائی۔۔

لیکن کیوں آئی جان؟

جاذب پریشان ہو گیا۔۔

بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں تیرے لیے بھی لڑکی دیکھوں گی۔۔

اور اگر ایک ہی گھر کی لڑکیاں ہوں تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔

گھر میں سکھ اور سکون رہے گا

ورنہ تو مجھ سے نہیں ہوتے دیورانی جیٹھانی کے جھگڑے برداشت۔۔۔

وہ فاتحانہ انداز میں دونوں کی طرف دیکھنے لگیں۔۔

آئی وہ تو میری اور میری بیوی کی چاچی ہو گی نہ۔۔

جیٹھانی تھوڑی۔۔۔

شاہ زین شرمانے لگا تو

جاذب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

بڑا شوق چڑھا ہے شادی کا مجھے بھی مفت میں پھنسا دیا

وہ باہر جانے لگا

۔۔

رمضان المبارک کا چاند نظر آ گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر بھر میں خوشی کا سماں تھا۔۔

سب نے تلاوت شروع کر دی تھی۔۔

اور گھر کی عورتوں نے تراویح ادا کی ساتھ میں۔۔

اب میرے ساتھ کوئی مقابلہ نہ کرے۔۔

رایان نے سب کو متوجہ کیا۔۔

کس بات کا مقابلہ؟

وشہ پوچھنے لگی۔۔

اسے یہ گول گپے جیسا کزن بہت پیارا ہو گیا تھا۔۔

آپی یہاں پہ وانیہ آپی اور دادی مجھ سے مقابلہ کرتی ہیں کہ کون پہلے قرآن مجید ختم کرتا ہے۔۔

وہ معصومیت سے بتانے لگا تو وشہ حیران ہوئی۔۔

واقعی؟

جی ہاں یہاں تو پورے خاندان میں مقابلہ جاری رہتا ہے میری ساری کزنز بار بار پوچھتی رہتی ہیں کہ کون سے پارے میں ہو۔۔

وانی ہنستے ہوئے بتانے لگی۔۔

اور اگر میں زرا سا آگے چلی جاؤں تو ٹینشن میں آجاتی ہیں ساری۔۔

اور تو اور امی اور دادی بھی ٹینشن میں آجاتی ہیں کہ میں ان سے آگے کیوں چلی گئی۔۔

اس کی بات پہ دادی نے اس کو آنکھیں دکھائیں۔۔

آپی میں سب سلو ہوں تو مجھے بار بار سب دکھاتے ہیں کہ ابھی تک اسی پارے میں ہو؟؟

وہ ان کی نقل اتارتا ہوا بتانے لگا۔۔

ارے تمہیں پتا ہے رایان سب سے زیادہ ثواب تو پھر تم ہی حاصل کر رہے ہو۔۔

جو اٹک اٹک کہ پڑھتا ہے اسے زیادہ ثواب ملتا ہے۔۔

اب وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔۔

وشہ آپی آپ اور نشاء آپی تو انگلینڈ میں رہتی ہیں تو آپ کو کیسے اتنی اچھی اردو آتی ہے۔۔؟

وہ معصومیت سے پوچھنے لگا۔۔

ہاں اصل میں میری مما کو یہ خوف تھا کہ کہیں میں اپنا اصل نہ بھول جاؤں تو انہوں نے مجھ سے کبھی انگلش میں بات نہیں کی۔۔

جب میں نے اچھے سے بولنا شروع کیا تب جا کر انہوں نے مجھے سکول میں ایڈمٹ کروایا۔۔

پھر بھی بہت پابندی ہے ہمارے گھر میں انگلش بولنے پر۔۔

مجھے تو سختی سے منع ہے کہ گھر میں کوئی جملہ بھی انگریزی میں بولوں۔۔

اور یہی حال نشاء کے گھر میں بھی ہے

ہم دونوں ساتھ پلے بڑھے ہیں

نشاء کہ مما نے بھی یہی اصول اپنایا ہوا ہے۔۔

اور اب وہ یہاں پہ اس لیے آئی ہے کہ اپنے لیے لڑکا پسند کر لے وہ بھی پیور پاکستانی۔۔

آخر میں وشہ زور سے ہنسنے لگی تو نشاء نے اسے زور سے کوہنی مار کے چپ کروایا۔۔

وانیہ اب حیرت سے دیکھے جا رہی تھی۔۔

سیریسلی؟؟

صرف میں ہی نہیں وشہ صاحبہ بھی اسی مشن پہ آئی ہیں۔۔۔

نشاء نے کہا تو وانیہ بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بیڈ پہ گر گئی۔۔

پہلی افطاری ہو چکی تھی اب ثاقب اور رایان اپنا پیٹ پکڑے ادھر سے اُدھر ٹہل رہے تھے۔۔

کس نے کہا تھا اتنا ٹھونسنے کو۔۔؟

وانی جل کے بولی تھی۔۔

میں نے تو صرف شربت ہی پیا تھا۔۔۔۔

ثاقب عجیب عجیب شکلیں بنائے جا رہا تھا۔۔

تو جاؤ اب باہر تھوڑا گھوم پھر لو۔۔۔

امی نے بھی اسے کہا تو وہ جانے لگا اتنے میں بیل بجی۔۔

وانیہ نے دروازا کھولا تو ایک انتہائی مہذب خاتون کھڑی نظر آئیں اور ان کے ساتھ ایک دوسری خاتون بھی تھیں۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

وانیہ نے سلام کے ساتھ ان کو اندر آنے کا راستہ دیا

اور انکو ڈرائینگ روم میں لے آئی۔۔

آپ تشریف رکھیں میں امی کو بلاتی ہوں۔۔

وہ جلدی سے مومنہ کو بتانے لگی کہ ایک خاتون آئی ہیں۔۔

وہ بھی حیران ہو کر جانے لگیں۔۔

خاتون نے مدعا بیان کیا کہ وہ ان کی بیٹی نشاء کیلئے اپنے پوتے کا رشتہ لائی ہیں۔۔۔

مومنہ بس حیرت سے سب سن رہی تھیں

نشاء کو بلایا گیا اسے دیکھ کر تو آئی جان واری صدقے جانے لگیں۔۔

معاف کیجئے گا یوں اچانک آ گئی میں اصل میں میرے پاس آپکا فون نمبر وغیرہ نہیں تھا تو

اسی لیے مجھے خود ہی آنا پڑا۔۔

ارے کوئی بات نہیں آپ کا اپنا گھر ہے۔۔

مومنہ اب صورتحال سے مطمئن ہو چکی تھیں۔۔

ان کو سب بتایا کہ نشاء ان کی بہن کی سہیلی کی بیٹی ہے اور یہاں گھومنے آئی ہے۔۔

کوئی بات نہیں آپ سوچ سمجھ کہ جواب دیں اور مجھے ان کے والدین کا نمبر بھی

دیں۔۔

وہ لوگ ابھی باتیں کیے جا رہے تھے۔

دروازے پہ دلاور نے مٹھائی پھل ڈرائی فروٹ کے نجانے کتنے ٹوکرے لا کر رکھ

دیے تھے۔۔

جب وہ واپس جانے لگیں تو اپنا نمبر دیا اور انکا لے لیا۔۔

جاتے جاتے انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ سن کہ مومنہ پریشان ہو گئی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور رایان نے سب سن لیا۔۔

وہ بھاگتا ہوا کمرے میں آ گیا۔۔

پتا ہی وہ آنٹی نشاء آپی کے لیے رشتہ لائی ہیں۔۔

نشاء مسکرانے لگی

نشاء جانتی تھی کہ وہ شاہ زین کی دادی ہیں انہوں نے بتایا تھا کہ ان کو شاہ زین نے بھیجا

ہے۔۔

وانیہ اور وشہ اسکار کارڈ لگا رہی تھیں

لیکن رایان کی اگلی بات پہ سب خاموش ہو چکے تھے۔۔

لیکن پتا ہے ان کو پسند وانیہ آپی آگئی ہیں وہ خوشی سے بتا رہا تھا۔۔

جب کہ نشاء اور وانیہ دونوں کہ مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔

نشاء اور وانیہ کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔۔

رایان اپنا بم پھوڑ کے جا چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|B

وانیہ نے اپنا گلا صاف کیا اور نشاء

کو شانوں سے تھام کہ کہنے لگی۔۔

تم ٹینشن مت لو ضرور کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی۔۔

جانے وہ نشاء کو تسلی دے رہی تھی یا کہ خود کو۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی ساری بات سامنے آگئی تھی۔۔

شاہ زین کی دادی نے وانیہ کا ہاتھ مانگا ہے اپنے بیٹے کے لیے۔۔

مومنہ دادی کو بتا رہی تھیں۔۔

اچھا پھر تم نے کیا جواب دیا؟

وہ ناک پہ انگلی رکھ کہ پوچھنے لگیں۔۔

میں کیا جواب دیتی اماں ابھی تو چھان پھٹک کرنی ہے۔۔

آپ کے بیٹے کو بولا ہے کہ پتا کروائیں ویسے تو بہت اچھی خاتون لگ رہی تھیں۔۔

مومنہ اچھی خاصی خوش دکھائی دے رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وانی تو شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

نشاء اب سکون میں تھی کہ ان کو شاہ زین کے لیے نہیں پسند آئی تھی وانی۔۔۔

وانی بھی بات کو آئی گئی سمجھ کہ مومنہ کو بول دیا تھا کہ مجھے ابھی شادی تو کیا منگنی بھی نہیں کرنی۔۔

جس بات کو مومنہ نے ایک کان سے سن کے دوسرے سے نکال دیا تھا۔۔

کچھ ہی دن میں واصف صاحب نے اچھے سے چھان پھٹک کروالی تھی جس کہ نتیجے میں وہ سب بہت خوش تھے کہ اتنا اچھا رشتہ خود چل کہ آیا تھا۔۔

بس اللہ نے میری بچی کے نصیب کھول دیے اماں واصف کہہ رہے تھے کہ بہت بڑا بنگلہ اور کروڑوں کی جائیداد ہے ان کی۔۔

اور یہ بڑا آفس ہے۔۔

اور سونے پہ سہاگا لڑکا انتہائی خوش شکل اور شریف ہے۔۔

ہمیں بھلا اور کیا چاہئے۔۔

مومنہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خوشی کے مارے اڑنے لگتیں۔۔

اور دادی بھی خوشی سے پھولے نہ سمارہی تھیں۔۔

وانی کو علم ہوا تو وہ مومنہ پہ چڑھ دوڑی۔۔۔

یہ کیا کھچڑی پک رہے ساس بہو میں میرے خلاف؟؟

وہ کمر پہ ہاتھ رکھے بول رہی تھی۔۔

تمیز تہذیب سب یونیورسٹی میں چھوڑ آئی تھی کیا وانی۔۔

مومنہ نے بھی آنکھیں دکھائیں۔۔

امی جان میں نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا میں تو شادی نہیں کرنے والی۔۔

غضب خدا کا بڑھیا کو میں ہی نظر آئی تھی اپنے بیٹے کے لیے۔۔

مومنہ نے اپنی چپل ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔

شرم تو آتی نہیں بات کرتے ہوئے۔۔

جاہل ہے میری اولاد ماں کا کبھی لحاظ نہ کیا اب ساس کا تو کرلو۔۔

ساس کہنے پہ وانی کو تو پتنگے لگ گئے۔۔

امی آپ کیا واقعی سنجیدہ ہیں۔۔

وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

نہیں میں مذاق کر رہی ہوں منحوس۔۔۔

مومنہ نے س کے سر پہ چپت لگائی۔۔

دادی دیکھیں زرا امی کیا کہہ رہی ہیں۔۔

اب وہ دادی کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔

ہاں تو میری رانی تیری ماں ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے۔۔

دادی نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیر کے اس کی بلائیں لے ڈالیں۔۔

یعنی کہ آپ لوگوں نے فیصلہ کر لیا ہے؟

ہاں فیصلہ ہو چکا ہے بس نشاء کے ساتھ ہی تمہاری بھی رسم ہو جائے گی۔۔

میں تومر کے بھی منگنی نہیں کرونگی دیکھ لینا آپ سب۔۔

زراسا دولت کیا دیکھ لی آپ سب کی تو رال ٹپکنے لگی گئی ہے۔۔

وانی اب غصے سے ہاتھ نچا نچا کو بول رہی تھی۔۔

دیکھ رہی ہیں اماں اپنی لاڈلی ہوتی کو۔۔

ہمیں لالچی کہہ رہی ہے۔۔

مومنہ نے بھی تیش میں آکر دادی کے کورٹ میں گیند پھینکی۔۔

ارے دیدوں کا پانی مر چکا ہے ان کا اور کیا قیامت کی نشانی ہے قیامت کی۔۔

دادی نے اپنے کان پیٹ ڈالے۔۔

وانی پیر پٹختی وہاں سے اپنے کمرے میں گئی اور دھڑام سے دروازا بند کیا۔۔

یار ہم سے کیوں ناراض ہو بھلا ہم نے کیا کیا ہے۔۔؟

وانی دو دن سے کسی سے بات نہیں کر رہی تھی اور بھوک ہڑتال بھی جا رہی تھی۔۔

تم تم ہو اس فساد کی جڑ۔۔

اس نے نشاء کو چٹکی کاٹی

اوئی اتنے زور سے کاٹا۔۔

نشاء منہ بناتے ہوئے بولی

نہ تم اس منحوس لڑکے سے ملتی نہ وہ بڑھیا یہاں آتی نہ یہ فساد کھڑا ہوتا۔۔

نشاء نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسی چھپائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فساد اس نے مچایا ہے نہ میں نے تو نہیں؟

وشہ معصوم بنی پوچھ رہی تھی۔۔

وانی گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔

اور غلطی سے نشاء نے اسے چاچی کہہ دیا تھا تب سے وہ ان پہ برس رہی تھی۔۔۔

آخر مسلہ کیا ہے اس عورت کو؟

دنیا میں ایک سے ایک حسین لڑکیاں بھری پڑی ہیں پھر کیوں میرے پیچھے پڑ گئی۔۔

اب وہ اپنے بال نوچ رہی تھی۔۔

وہ اصل میں شاہ زین بتا رہا تھا کہ دادی کا کہنا ہے کے وہ دونوں بہویں ایک ہی گھر سے لائینگی۔۔۔

نشاء نے ڈر ڈر کے بتایا۔۔

کیا؟

وانی چونکی۔۔

پھر تو جھگڑا ہی ختم ہے نہ۔۔

وہ ہنسنے لگی۔۔

نشاء اور وشہ ایک دوسرے کو تشویش سے دیکھنے لگیں کہ کہیں اس کا دماغ تو نہیں کھسک گیا۔۔

ایسے مت دیکھو میں پاگل نہیں ہوئی ابھی۔۔

وہ ان کی نظروں کا مطلب سمجھ چکی تھی۔۔

وہ ایک گھر سے بہویں لانا چاہتی ہیں

لیکن وہ شاید یہ نہیں جانتیں کہ میرا اور نشاء کا دور دور تک کوئی رشتا نہیں ہے۔۔

اور اس لہاظ سے تو ان کو اپنے بیٹے کی شادی وشہ سے کرنی چاہیے۔۔

وہ خوش ہو کہ بتا رہی تھی

وشہ کا چہرہ اتر گیا۔۔

ایسا تو نہ کہو۔۔

مجھے نہیں کرنی اس آدمی سے شادی بہت بڑا ہے مجھ سے

وہ منہ بسور کے بولی۔۔

اچھا تم سے بڑا ہے اور میں تو جیسے اس سے ایک منٹ چھوٹی ہوں ہے نہ؟

وہ ہاتھ نچا کہ بولنے لگی۔۔

وانی تم سے صرف 6 سال بڑا ہے اور یہ کوئی اتنا بڑا فرق نہیں ہے۔۔

جب کہ مجھ سے تو کافی بڑا ہے

وشہ کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا کہیں واقعی میں یہ بات کسی کو پتا نہ چلے

کیونکہ اس کا دل تو کسی اور کے لیے دھڑکنے لگا تھا۔۔

وانی نے ہر ممکن کوشش کرلی تھی لیکن کسی کے کان میں جوں تک نہ رینگی تھی

بوجھ سمجھ کہ اتار رہے ہیں مجھے آپ لوگ۔۔

وہ سوں سوں کرتی ناک کے ساتھ بولی۔۔

ہاں بس جو تم سمجھو۔۔

مومنہ بیگم مزے سے تیاریوں میں مصروف تھیں۔۔

مجھے کیا پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے جانے دونگی۔۔

اور انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے تمہارے پاس۔۔

بس شادی نہیں کرنی ہو نہنہ۔۔۔

ارے جب لڑکا راضی ہے کہ جو مرضی جاب کرے میں نہیں روکوں گا تو پھر بھی تمہیں اعتراض ہے۔۔

وانی غصے سے بس ماں کو دیکھے گئی۔۔

کل وہ بات پکی کرنے آرہے ہیں خبر دار جو تم نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی۔۔

امی نے لاسٹ وارننگ دی تھی۔۔

نشاء کے والد کو بھی شاہ زین بہت پسند آیا تھا

ویڈیو کال پہ بات پکی ہوئی تھی۔۔

اس کی رسم بھی وہ لائیو دیکھنے والے تھے۔۔

ویسے بھی وہ نشاء کو پسند تھا تو ان کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔

ارے مہوش تم اچانک ؟

مومنہ اپنی اکلوتی نند کو دیکھ کہ بولیں تھیں۔۔

ہاں بھابھی میں آپ نے تو کچھ نہ بتایا مجھے میں خود آگئی ہوں اپنی لاڈو کو آپ کے ظلم سے بچانے۔۔

مہوش کا موڈ سخت آف لگ رہا تھا

وانی کو پال پوس کہ بڑا کیا تھا

اس میں جان تھی اس کی اور پھر شادی کے بعد دو بیٹے ہوے بیٹی کی حسرت ہی رہ گئی

یوں وانی کی جگہ اب بھی ان کے لیے سگی بیٹی کی طرح تھی۔۔

کونسا ظلم ؟

دادی پوچھنے لگیں

مہوش آج بھی لڑکی لگتی تھی اس کو عمر چھو کہ نہ گزری تھی

اوپر سے فیشن کی دل دادہ تھی اپنا بہت اچھے سے خیال رکھتی تھی تو وانیہ کی عمر کی لگتی تھی۔۔

اماں مجھے آج وانی نے کال کی کہ آپ لوگ زبردستی کسی لڑکے سے اسکا رشتہ طے کر رہے ہیں۔۔

کتنی روئی میری بچی فون پہ۔۔

مہوش اداسی سے بتانے لگی۔۔

اے لو یہ سنو زرا ان کی۔۔

دادی کو تو پتنگے لگ گئے۔۔

ہم کیا اپنی بچی کے دشمن ہیں؟

جو تو آگئی ہے اس کی طرف داری کرنے۔۔

بس میں کچھ نہیں سنوں گی میں وانی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دوں گی۔۔

وہ وانیہ کے کمرے میں چلی گئی۔۔

پھپھو۔۔۔۔۔

مہوش کو دیکھتے ہی وانی روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔۔

نہ رو میری بچی میں آگئی ہوں نہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

وہ اسے سمجھانے لگی۔۔۔

دادی نے مہوش کو بلا کہ بتایا کہ جاذب اور اس کے خاندان کے بارے میں۔۔

ارے ہماری بچی راج کرے گی راج۔۔۔

نہیں اماں نجانے کیسا لڑکا ہے ضرور کوئی خامی ہو گی ورنہ بھلا وہ اتنے پیسے والے لوگ ہم مڈل کلاس لوگوں میں کیوں شادی کرینگے۔۔

اے ہے جیسی پھوپھی ویسی بھتیجی۔۔۔

دادی نے سر پیٹ لیا۔۔

تو دیکھ لینا آج آ رہے ہیں وہ۔۔۔

کوئی خامی ہو تو ہمیں بھی بتا دیجیو۔

۔

دادی جلی بھنی بیٹھی تھیں۔

۔

اور ہاں اچھے سے ایکس رے کر لینا بعد میں نہ کہنا کہ اچھے سے نہیں دیکھا۔۔

اور وہ رپورٹ اپنی بھتیجی کو بھی دکھا دینا۔۔

بڑی آئی۔۔

ایک فتنی کیا کم تھی کہ دوجی کو بھی بلا لیا۔۔

دادی اب چپ نہیں ہونے والی تھیں۔۔

شام کو وہ لوگ آ گئے تھے۔۔

ساتھ میں شاہ زین اور جاذب خان بھی تھے۔۔

دادی اور مومنہ تو جاذب کے واری صدقے جارہی تھیں۔۔

واصف صاحب بھی اپنے ہونے والے داماد کو دیکھ کہ بہت خوش تھے۔۔

وانی کے کہنے پہ مہوش بھی آئی تھی ڈرائنگ روم میں۔۔

اس نے کہا تھا کہ جا کہ صاف منع کردیں ان کو۔۔۔

لیکن مہوش تو لڑکا دیکھ کہ ہی اس پہ مر مٹی۔۔

اور اس کی آؤ بھگت کرنے میں مصروف ہو گئی۔۔

اور اس کے ساتھ لگ کہ سب کچھ پوچھ ڈالا۔۔

جاذب بڑے تحمل سے ان کے جوابات دینے لگا تھا۔۔

ورنہ وہ خواتین سے زیادہ بات نہیں کر پاتا تھا۔۔

بات پکی ہو چکی تھی

وانی کے کمرے میں ہی آکر دونوں لڑکیوں کے سر پہ دوپٹہ ڈالا آئی جان نے۔۔

جب وانی کے سر پہ دوپٹہ ڈالا گیا تو وہ سکتے میں آچکی تھی۔۔۔

جب کہ نشاء بڑی خوش تھی۔۔

دونوں کی ہتھیلی پہ نوٹ رکھے

آئی جان

نے اور مومنہ نے وہاں ان کو بیٹھنے نہ دیا کہین وانی کچھ بول نہ دے اس کا کیا بھروسہ۔۔

وانی نے حیرت سے مٹھائی سے انصاف کرتی مہوش کو دیکھا۔۔۔

پھپھو آپ بھی مل گئیں ان لوگوں کے ساتھ؟؟

وہ غم و غصّے سے دیکھ رہی تھی۔۔

ارے میری پیاری بنو اتنا حسین شہزادہ ملا ہے تجھے۔۔

میں تو گھر جاتے ہی سو رکعت شکرانے کہ نوافل ادا کرونگی۔۔

مہوش بہت خوش تھیں اور مٹھائی بھی خوب ٹھونسے جا رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے پھر کہہ دیں آپ اپنے بھابی اور بھائی کو۔۔

میں صرف منگنی کر رہی ہوں شادی نہیں کرو نگی۔۔

کچھ بھی کر کے یہ رشتہ توڑ کے رہوں گی۔۔

مہوش کے منہ کو بریک لگ گیا اس کی باتیں سن کے..

مومنہ ابھی سو رہی تھیں وانیہ نے موقع دیکھ کہ ان کا فون اٹھایا اور اس میں سے اپنی

ساس اور منگیتر کا نمبر نکالا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔

اسلام و علیکم۔۔

جی و علیکم السلام کون بات کر رہی ہیں۔۔

آئی جان کی رعب دار آواز سن کے پہلے تو اس کی سانسیں رکنے لگی۔۔۔

پھر ہمت کر کے بولی

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔

جہاں آپ اپنے بیٹے کا رشتہ کر رہی ہیں نہ

وہ اصل میں بہیں نہیں ہیں نشاء اور وہ منحوس لڑکی وانیہ کا کوئی کنیکشن نہیں ہے

وہ خود کو ہی منحوس بتا رہی تھی

دیکھیں بیٹا مجھے نہیں پتا کہ آپ کون بات کر رہی ہیں لیکن

یہ بات تو مجھے پہلے دن ہی بتا دی تھی ان کی فیملی نے۔۔

اور دوسری بات میری بہو کو منحوس کیوں کہہ رہی ہیں آپ؟

اگر شاہ زین کا رشتہ وہاں نہ بھی ہوتا تو بھی جاذب کی شادی تو میں وانیہ بٹیا سے ہی کرونگی

مجھے پہلی نظر میں ہی بہت بھائی ہے۔۔

وہ خوشی خوشی بتانے لگیں تو وانی نے جھٹ سے فون کاٹ دیا۔۔

توبہ ہے یہ تو چپک ہی گئی ہیں لگتا ہے جان نہیں چھوڑنے والیں۔۔

اب اس نے جاذب کو کال ملانے کا سوچا

لیکن پہلے اس نے سکا نمبر سیو کیا

تا کہ واٹسپ پہ دیکھوں تو سہی منحوس دکھتا کیسا ہے

امی نے تو کئی بار پکچر دکھانے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے صاف انکار کر دیا تھا کہ

جب شادی ہی نہیں کرنی تو کیوں دیکھوں۔۔

لیکن اب اس کی ڈی پی دیکھ کہ س کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے یہ تو وہی ہے۔۔۔

وہ اپنے آپ سے کہنے لگی

دوسرے دن سب لوگ سحری کر کے سو گئے تھے کیوں کہ رات جاگ کہ گزرتی تھی

سب کی۔۔

وانی نے مومنہ کو بتایا تھا کہ اسے اسی آفس جانا ہے جہاں وہ انٹرویو دیکر آئی تھی۔۔۔

اب روزے میں جھوٹ بھی نہیں بول سکتی تھی۔

اس نے جلدی سے اپنا بیگ اٹھایا اور چل پڑی۔۔

رکشہ پکڑ کے پہنچ گئی اس کے آفس۔۔

ریسپشن میں بیٹھی لڑکی نے آنے کی وجہ پوچھی۔۔

مجھے سر سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

اس نے اپنا غصّہ دباتے ہوے کہا

سوری آپ کی کوئی اپائنٹمنٹ نہیں ہے اور سر آج کافی بزی ہیں۔۔

وہ لڑکی بڑی ادا سے اس کو جانے کا کہنے لگی۔۔

وہ پہلے تو کچھ دیر سوچتی رہی لیکن وہ یہ موقع جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

وہ جلدی سے باس کے روم کی طرف جانے لگی۔۔

ارے ارے رکیں میم کہاں جا رہی ہیں؟

وہ لڑکی ہڑ بڑا کہ اٹھی۔۔

لیکن وانیہ نے بھی سپیڈ پکڑی تھی۔۔

وہ دھڑام سے دروازا کھول کے اندر آئی تھی۔۔

جاذب خان اسے یوں اچانک دیکھ کہ حیران تھا۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر رشتہ بھیجنے کی؟

وہ غصے سے لال چہرہ لیے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

واٹ ربش۔۔۔

یہ کس طرح بات کر رہی ہیں آپ مجھ سے؟

اور میری اجازت کے بنا آپ اندر کیسے آگئیں مس وانیہ؟

جاذب کے ماتھے پہ نجانے کتنے بل آچکے تھے۔۔

اوہ آپ میری زندگی میں میری مرضی کے بنا گھسنا چاہتے ہیں

اور میں آپ کے آفس میں نہیں آسکتی؟

وہ نخوت سے بولی۔۔

مس وانیہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں۔۔

مسٹر جاذب خان۔۔

میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی اور آپ انکار کرینگے اس رشتے سے کیوں کہ میرے گھر والوں کو تو آپ کی اماں جان نے شیشے میں اتار لیا ہے۔۔

بے ہیو یور سیلف۔۔۔

جاذب چلایا۔۔

میں کوئی آپ سے شادی کرنے کے لیے مرا نہیں جا رہا سو پلیز اپنے معاملات خود ہینڈل کریں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناؤ گیٹ لاسٹ۔۔۔۔

جاذب کا چہرہ لال ہو چکا تھا

اس لڑکی کی اتنی جرات کے جاذب خان کی انسلٹ کرے وہ بھی اس کے آفس میں سب کے سامنے۔۔

وانیہ جس طرح دندناتی آئی تھی

اسی طرح واپس جا چکی تھی۔۔

جاذب نے غصے سے چیئر کو ٹھوکر ماری۔۔

یہ انسلٹ میں کبھی نہیں بھولوں گا وانیہ علی۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

وہ ضبط کرتے کرتے تھک چکا تھا

شادی تو اب میں تم ہی سے کروں گا۔۔

اسنے دل ہی دل میں عہد کر لیا تھا۔۔

جاذب دو دن سے سخت پریشان تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

اسے رہ رہ کہ وانیہ کا رویہ یاد آرہا تھا۔۔

اتنی نفرت۔۔۔

وہ سوچ سوچ کہ تھک گیا تھا۔۔

اس دن سے ایک دن پہلے جاذب کے نمبر پہ کچھ میسجز آئے تھے

جن میں لکھا تھا کہ

تھینک یو سوچ اس دن مجھے لفٹ دینے کہ بہانے میرا گھر دیکھ لیا اور دوسرے پہ دن

رشتہ بھجوادیا۔۔۔۔

ایک میں لکھا تھا

آئی تھنک انٹرویو کا ڈھونگ جاب کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے لڑکی پسند کرنے کے لیے رچایا تھا۔۔۔

اسی طرح کے میسج آتے رہے

لیکن جاذب کچھ سمجھ نہ پایا تھا اور نہ ہی ان کو سیریس لیا تھا

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا

کہ آئی جان نے اس کے لیے وانیہ علی کو پسند کیا تھا۔

لیکن وہ ضدی اور خود سر لڑکی جس نے سب کے سامنے ٹھکرا دیا تھا

وہ اب جاذب کی ضد بن چکی تھی۔۔

مانا کہ وانیہ بہت خوبصورت تھی

لیکن جاذب کو اس کے حسن سے کوئی سروکار نہیں تھا

اسے تو بس اپنی انسلٹ کا بدلا لینا تھا۔۔

تم کتنے گھروں میں کام کرتی ہو فرزانہ؟

وشہ لاونج میں بیٹھی تھی اور

فرزانہ پوچھ لگائے جا رہی تھی۔۔

جب وہ اس کے قریب آئی تو وشہ نے پیر اوپر کر کے ہو چھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|...

باجی میں چار گھروں میں کام کرتی ہوں۔۔

اتنا ٹیم نہیں ملتا کہ زیادہ گھر لوں۔۔

وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی۔۔

وشہ اسے افسوس سے دیکھنے لگی۔۔

تم اکیلی کام کرتی ہو تھک نہیں جاتی؟

ارے نہیں باجی میں تھکتی نہیں ہوں بس دیر ہو جاتی ہے۔۔

وہ میرا بھائی بھی اب دیر سے آتا ہے روزے بھی رکھتا ہے نہ باجی۔۔

اور رابیاں (تراویح) بھی پڑھنی ہوتی ہیں پھر رابیوں سے فارغ ہو کر تب گھر آتا ہے۔۔۔

وشہ نا سمجھنے والے انداز میں دیکھ رہی تھی تو رایان اس کے کان میں بولا۔۔

تراویحاں۔۔۔

اوہ۔۔

وشہ نے سمجھ کہ سر ہلایا۔۔

تو فرزانہ آپ کی امی کی طبیعت کیسی ہے اب؟

وشہ نے پھر سے پوچھا

بس باجی اماں کو ایک تو پلیسیٹیشن ہے

پھر دوسرے انکو ہیپیسی بھی ہے

تو بس کبھی ٹھیک ہوتی ہے کبھی نہیں۔۔

www.neweramagazine.com

وہ عقلمندی سے سمجھانے لگی۔۔

اب کی بار وشہ نے مدد طلب نظروں سے دیکھا تو رایان نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکی۔۔

پلیسیٹیشن کا مطلب شاید بلڈ پریشر ہے اور ایپیسی ہیپاٹائٹس سی ہے۔

رایان سوچ کے بتانے لگا

فرزانہ کو نہ انگلش بولنے کا کریز ہے۔۔

کبھی کبھار امی بہت مشکل میں پڑ جاتیں ہیں جب یہ کسی چیز کا نام انگلش میں لیتی ہے نہ تو امی سو بار پوچھتی ہیں پھر مجھے ہی بلا کہ کہتی ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے سمجھ کہ بتاؤ۔۔

وشہ مسکرانے لگی۔۔

کتنی معصوم ہے نہ فرزانہ۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ ثاقب آنکھیں ملتا ہوا آیا۔۔

خود سب لوگ اپنی نیند پوری کر لیتے ہیں جب میں سونے لگتا ہوں تو مجال ہے جو تھوڑا خیال کر لے کوئی۔۔

اسے دیکھ کہ وشہ وہاں سے جانے لگی۔۔

اور یہ صبح صبح فرزانہ کا بٹن کون آن کر دیتا ہے پتا بھی ہے کہ وہ بعد میں آف ہونے کا نام نہیں لیتی۔۔۔

ثاقب اب تک رایان کے سر پہ کھڑا پوچھ رہا تھا

بھائی میں نے کچھ نہیں کیا میں تو خود ابھی اٹھا ہوں اٹھتے ساتھ روزہ لگ رہا ہے۔۔

رایان معصومیت سے اپنے گردن پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

جسے آپ صبح صبح کہہ رہے ہیں وہ صبح نہیں ہے بلکہ تین بج رہے ہیں میرے خیال سے۔۔۔

وشہ جاتے جاتے لقمہ دینا نہ بھولی۔۔

ثاقب نے اسے پلٹ کے دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں۔۔

رایان بھی چھپ کے وہاں سے گم ہو گیا تھا۔۔

ثاقب کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں ساری رات جاگتا تھا اور سحری کے بعد بھی کافی دیر تک جاگتا رہتا تھا۔۔

مومنہ کا موڈ سخت آف تھا افطاری کے بعد آئی جان کی کال آئی تھی کہ وہ کل آرہے ہیں رسم کرنے۔۔

پہلے تو وہ بہت خوش ہوئیں لیکن جب کچھ دیر بعد ہی جاذب کی کال آئی اور وہ سلام دعا کے بعد وہ کہنے لگا۔۔

آنٹی آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔

جی جی بیٹا کرو کیا بات ہے۔۔

مومنہ کچھ پریشانی سے بولیں۔۔

وہ آپ سے پوچھنا تھا کہ وانیہ کو اس رشتے پہ کوئی اعتراض تو نہیں؟

جاذب جاننا چاہتا تھا کہ کہیں وہ کسی اور کو تو پسند نہیں کرتی۔۔

ارے نہیں بیٹا اسے کیا اعتراض ہوگا بھلا۔۔

مومنہ گڑبڑا گئی تھیں

ضرور اس وانی کی بچی نے کوئی گل کھلایا ہو گا۔۔

اصل میں۔۔میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کسی اور کو تو پسند نہیں کرتیں۔۔؟

ارے بیٹا کیا کہہ رہے ہیں آپ ہم نے اپنی بچی کو ہر آزادی دی ہے لیکن ایسی تربیت نہیں کہ کسی کو پسند کرتی پھرے۔۔

نجانے کیوں وہ تلخ ہو گئی تھیں۔۔

انٹی آپ ناراض نہ ہوں بس ان کا میسج آیا تھا کہ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔

جاذب کو احساس ہوا کہ وہ کچھ غلط بول گیا ہے۔۔

ارے بیٹا وہ بس اس کو ضد ہے کہ میں جاب کرونگی اتنی محنت کی ہے تو اسے گھر بیٹھ کر زایہ نہیں کرنا چاہتی بس یہی وجہ ہے۔۔

اوکے آنٹی ٹھیک ہے تو میری بھی ایک ریکوسٹ ہے آپ سے۔۔

جاذب مسکراتے ہوئے اپنی بات بتا رہا تھا ان کو۔۔

مومنہ سے جاذب نے وعدہ لیا تھا کہ وہ وانیہ کو کچھ نہیں کہیں گی۔

تب سے مومنہ دل ہی دل میں تو جلی بھنی بیٹھی تھیں لیکن منہ سے ایک لفظ نہ کہا۔۔

صبح ہوتے ہی چل پڑیں بازاروں کے چکر میں ورنہ شام سے پہلے بازار بند ہو جانے تھے۔۔

شام کو وہ لدھی پھندی واپس آئیں ہانپتی ہوئی پیاس سے گلا خشک ہو رہا تھا۔۔

دونوں لڑکوں کے لیے انگوٹھیاں لیں تھیں۔۔۔

نشاء سے کہا تھا کہ کم از کم تم تو چلو اپنے منگیتر کے لیے پسند کر لو لیکن اس نے بھی انکار کر دیا کہ روزے میں نہیں جا سکتی ورنہ اتنی گرمی میں پیاس لگ جائے گی۔۔

واہ بی بنو سب کو اپنی فکر ہے سوائے میرے میں بھی تو روزے سے جا رہی ہوں۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی جانے لگیں تھیں اور مجبوراً گوشہ نے قربانی دی تھی اور وہی ان کے ساتھ چلی تھی۔۔

اب دادی سب چیزوں کو بڑے اشتیاق سے دیکھ رہی تھیں۔۔

افطاری پہ آنا تھا لڑکے والوں نے تو مہوش کو بھی بلوالیا تھا دادی نے۔۔

سب بہت خوش تھے سوائے وانیہ کے۔۔

وہ منہ پھلا کہ بیٹھی تھی اپنے کمرے میں اور یہ سوچ کہ ریلیکس ہو گئی کہ ابھی کر لیتی ہوں بعد میں توڑ دوں گی۔۔

لیکن یہ اس کی سوچ تھی۔۔

شام کو وہ لوگ آچکے تھے ڈرائنگ روم میں سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

شاہ زین نشاء کو دیکھنے کے لیے اتاولا ہو رہا تھا

لیکن آئی جان نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ انگوٹھی وہ خود پہنائیں گی۔۔

جب سے وہ دل مسوس کے رہ گیا تھا

لیکن جب وانیہ کو رسم کے لیے ڈرائنگ روم میں لا یا گیا تو شاہ زین حیرت میں پڑ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی جان یہ کیسی چیٹنگ ہے مجھے تو کہا تھا کہ میں نہیں پہنا سکتا رنگ۔۔

وہ آئی جان کے کان میں گھس کے بولنے لگا تو آئی اپنی مسکراہٹ دباتی اسے صبر کا مشورہ دینے لگیں۔۔

وانیہ بڑی ہی عجیب انداز میں آکر بیٹھی تھی

اور زرا جو شرمائی ہو۔۔

امی اسے گھورے جا رہی تھی مگر وہ بڑے شاہانہ انداز میں عین جازب کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔۔

جازب نے ایک نظر بھی اسکی طرف نہ دیکھا تھا۔۔

جبکہ وہ اسے ہی گھورے جا رہی تھی۔۔

بڑا ہی کوئی ڈھیٹ بندہ ہے اتنی انسلٹ کرنے کے باوجود بھی آگیا۔۔

وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی

انداز ایسا تھا کہ ابھی جا کے اس پہ حملہ کر دیگی۔۔

دیکھتی جاؤ میڈم اب میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔

جاذب خان اسے نہ دیکھتے ہوئے بھی

محسوس کر رہا تھا کہ اس کی نگاہوں کا مرکز وہی ہے۔۔

اب وہ جان کے مسکرائے جا رہا تھا

مہوش اسی کے صوفے پے بیٹھی اس سے ہنسی مذاق کیے جا رہی تھی۔۔

آئی جان نے رنگ نکالی تو جاذب نے کہا آئی جان کیا میں خود پہنا دوں؟

ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹا آجائیں آپ یہاں۔۔۔

مومنہ وانی کے پاس سے اٹھتی ہوئی بولیں۔۔

امی۔۔۔

وانی نے غصے سے اپنی ماں کو دیکھا جو کہ اس وقت اسے زرا بھی لفٹ نہیں کروا رہی تھیں۔۔

جاذب مسکراتا ہوا اٹھا اور اس کے قریب آکر بیٹھ گیا۔۔

وانی نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔۔

لیکن پیچھے کھڑی مومنہ نے اس کے بازو پہ چٹکی کاٹی اور ماتھا چومنے کے بہانے

اس کے کان میں بولیں۔۔

خبر دار جو کوئی گڑ بڑ کی ورنہ۔۔۔

آگے ان کو کوئی دھمکی نہ سوجی تو چپ کر گئیں۔۔

جاذب نے انگوٹھی آئی جان سے لے کر اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

وہ کبھی بھی ہاتھ آگے نہ کرتی مگر مومنہ نے اس کا بازو زور سے پکڑ رکھا تھا۔۔

اور مجبوراً اسے ہاتھ آگے کرنا پڑا۔۔

لیکن جاذب نے اپنی جیب سے ایک نازک سی رنگ نکالی اور وہ پہنانے لگا۔۔

لیکن وہ رنگ بہت چھوٹی تھی اس کی انگلی میں نہیں جا رہی تھی۔۔

وانی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس منحوس انسان کو دھکا دے کر بھاگ جائے وہاں

سے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

اوہو آنٹی میں تو بڑے پیار سے اپنی فیانسی کے لیے رنگ لایا تھا لیکن۔۔۔

مجھے پتا نہیں تھا کہ یہ اتنی موٹی ہے۔۔

جب ہر کوشش کے باوجود بھی رنگ پوری نہیں آئی تو وہ مومنہ کی طرف دیکھ کہ بولا

لیکن آخری جملہ اسے جلانے کو اس کے کان میں آہستہ سے کہا۔۔

وانی تو پہلے ہی غصے میں تھی اس بات پہ اس نے زور سے جاذب کے پہلو میں اپنی کوہنی ماری۔۔

جاذب اس حملے کے لیے۔ تیار نہیں تھا۔۔

وہ اچانک کھاسنے لگا۔۔

اب کیا بتاتا کسی کو کہ اسکی منگیترا تنی بد تمیز ہے۔۔

اب اس نے آئی جان والی انگھوٹھی اس کی انگلی میں ڈالنے کی کوشش کی مگر وانی نے انگلی ٹیڑھی کر رکھی تھی

لیکن جاذب بھی ہار ماننے والا نہیں تھا۔۔

رنگ پہنا کے ہی دم لیا۔۔

اور کہنے لگا مجھے کون پہنائے گا رنگ ؟؟

ارے بیٹا وانیہ پہنائے گی بیٹا لو پہناؤ۔۔

وانی نے مجبوراًرنگ کی اور اسکی انگلی میں ایسے پہنائی جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔۔

دیکھ لوں تمہیں میں۔۔

وہ دل میں بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

مبارک ہو سب کورس میں بولے۔۔

لیکن آنٹی میں نے آپ سے ایک ریکوسٹ کی تھی وہ یاد ہے ؟؟

وہ اپنی ساس کے سے کہنے لگا تو وانی چونکی۔۔

ہاں بیٹا سب یاد ہے اور آپ نے کہا تھا نہ کے وانیہ کو سرپرائز دینا چاہتے ہیں تو میں نے اسے ابھی نہیں بتایا۔۔

وانیہ آپ کے لیے سرپرائز ہے کہ آج ہمارا نکاح ہو رہا ہے۔۔

وہ گہری مسکراہٹ لیے اسے بتا رہا تھا۔۔

اور وہ بس منہ کھولے دیکھے جا رہی تھی

کیا کہا؟

اسے لگا اس نے غلط سنا ہے۔۔

ارے آنٹی یہ تو خوشی سے پاگل ہوئے جا رہی ہے دیکھیں زرا۔۔

وہ مومنہ سے کہنے لگا۔۔

وانی نے ایسی شکل بنا کے بیٹھی تھی کہ لگ رہا تھا کہ اس کا نکاح نہیں بلکہ اس کی قربانی دی جا رہی ہو۔۔

یہ کیا سیڈ والی اموجی جیسی شکل بنا کے بیٹھی ہو زرا مسکراؤ۔۔۔

وشہ اس کے کان میں بولی۔۔

لیکن اس کے تو پر کاٹنے کا پورا پورا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

اسی وقت دلاور نکاح خواں کو اندر لے آیا تھا۔۔

یعنی کہ سب جانتے تھے سوائے میرے۔۔

وہ پیپرز پہ سائن کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کہ رو پڑی تھی۔۔

واصف علی نے بھی اسے سینے سے لگایا ہوا تھا۔۔

ارے ابھی رخصت تھوڑی ہو رہی ہو کہ رو رہی ہو۔۔

ثاقب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کہ کہا اور اپنے آنسو بھی صاف کرنے لگا۔۔

سب لوگ ایک دوسرے کو نکاح کی مبارک باد دے رہے تھے۔۔

آپ کو بہت بہت مبارک ہو یہ نکاح۔۔

جاذب نے وانیہ کی طرف دیکھ کہ کہا

تو وہ جل کے رہ گئی۔۔

آئی جان تو دونوں کے واری صدقے جا رہی تھیں۔۔

کہاں تو جاذب شادی کے لیے راضی نہیں تھا اور کہاں اتنی جلدی مچا دی تھی۔۔

رخصتی ایک سال بعد طے ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

شاہ زین کی ضد پہ اسے بھی اجازت مل گئی نشاء کو رنگ پہنانے کی۔۔

وہ دونوں محبت سے رسم ادا کرنے لگے دونوں کپلز کا معاملہ الگ تھا۔۔

وانیہ کا ہاتھ جاذب نے پکڑ رکھا تھا جسے وہ کب سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی..

لیکن وہ بندہ بھی اس سے بدلا لینے کے لیے اس سختی سے اسکا ہاتھ پکڑے ہوا تھا۔۔

اور دیکھ دوسری طرف رہا تھا۔۔

آخر کار وانیہ نے وشہ کو آواز دی۔۔۔۔

فلحال وہی تھی جس سے بات چیت کرتی تھی باقی سارے گھر والوں سے برادری ختم کر کے بیٹھی تھی۔۔

وشہ اسے اندر لے گئی اسی وقت جاذب کو اسکا ہاتھ چھوڑنا پڑا۔۔

وہ جانے لگی تو جاذب نے دیکھا کہ اس کی کلائی لال ہو چکی تھی۔۔

ایک لمحے کو اسے افسوس ہوا لیکن اسکا وہی رویہ اسے سب بھلا دیتا تھا

جاذب کو بہت سکون ملا تھا وانیہ کو اپنے کیے کی سزا مل چکی تھی۔۔

جاذب خان نے آج تک کسی لڑکی کو بری نظر سے نہ دیکھا تھا اور وہ لڑکی سب کہ سامنے کہہ کر گئی تھی کہ مجھے گھر چھوڑنے کے بہانے سے میرا گھر دیکھ لیا۔۔

اور وہ لڑکیاں اپنی سیکٹری چوز کرنے کے لیے نہیں بلکہ اپنی دلہن چوز کرنے کے لیے بلائی گئیں تھیں۔۔

سارا ڈرامہ تھا انٹرویو کا۔۔

اسے اب بھی وہ باتیں یاد آتیں تو وہ اپنی مٹھیاں زور بھینچتا

رگیں تن جاتی تھیں۔۔

میٹینگ میں بیٹھے لوگ کیسی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

وہ نظریں اسے نہ بھول رہی تھیں۔۔۔

اگر یہی باتیں وہ اسے اکیلے میں کہتی تو شاید وہ بلکل برا نہ مناتا لیکن اب اس کی آنا کو ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ امی۔۔۔؟

ثاقب منہ کھولے حیرت سے دیکھے جا رہا تھا ماں کو۔۔

ایسا کیا انوکھا کہہ دیا میں نے جو تمہاری چیخیں نکل رہی ہیں۔۔

مومنہ مزے سے پلنگ پہ لیٹنے لگی تھی کہ اس کے چلانے پہ پھر سے اٹھ بیٹھیں۔۔۔

میں نے تو ٹھیک سے اسے دیکھا بھی نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہونق بنا بول رہا تھا۔۔

تو اب دیکھ لو۔۔۔

مومنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہیں بھاگ نہ جائے

ایک تو انکی شکل ایک جیسی ہے دوسرے نام بھی ایک جیسے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کون

نشاء ہے کون وشہ۔۔۔

وہ ہاتھ نچاتے ہوئے بولے جا رہا تھا۔۔

ہاں تم بڑے کاکے چنے ہو نا کہ پہچان نہیں سکتے۔۔

امی نے بھی تانہ مارا۔۔

امی دیکھیں میری ابھی عمر ہی کیا ہے جو آپ مجھے پھنسانے کا سوچ رہی ہیں۔۔

وہ ان کے پاس بیٹھ کہ ان کے پیر دبانے لگا۔۔

میں تیری شادی تھوڑی ہی کر رہی ہوں پگلے بس منگنی کر رہی ہوں۔۔

اور تم بس وشہ کو دیکھ لو سمجھ لو ورنہ اس کی ماں کو پتا نہیں کیا جلدی ہے کہ بار بار کہتی ہے کہ ثاقب سے پوچھو ورنہ کوئی اور رشتہ دیکھو۔۔

مومنہ بھی پریشان تھیں

کہ بہن نے اپنے منہ سے کہا تھا ثاقب کے لیے جب کہ ان کو اپنے نکمے لڑکے سے کوئی امید نہیں تھی۔۔

وشہ کے لیے تو رشتوں کی لائن لگ چکی تھی

جب سے انہوں نے خاندان میں بات کی تھی۔۔

امی مجھ سے کوئی امید مت رکھیے گا۔۔

غضب خدا کا پہلے میرا کمرا قبضے میں کر لیا اب ہمیشہ کے لیے قبضہ کرنا چاہتی ہے۔۔

وہ اب آٹھ کہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا کمرے سے۔۔

مومنہ سر پکڑے بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

آج دسواں روزہ تھا۔۔

اتنی جلدی بہت کچھ ہو چکا تھا۔۔

لیکن اب پھر آئی جان کو نجانے کیا سوجھی تھی

کہ ان کے بیٹے کا نکاح اتنی سادگی سے ہوا ہے تو انکو رہ رہ کہ دکھ ہو رہا تھا۔۔

اب پھر دو دن بعد انہوں نے بڑا فنکشن رکھا تھا۔۔

تاکہ اپنے جاننے والوں کو تو بلا سکیں اور نکاح کا تو سب کو پتا چلے۔۔

انہوں نے سب انتظام کر لیا تھا۔۔

وانیہ کا ڈریس جیولری سب بھجوادی تھی۔۔

وانیہ کو پارلر لیجانا تھا لیکن اس کی ضد تھی کہ وہ اکیلی جائے گی اور وہ بھی اپنے سسرال کی کار میں۔۔

مومنہ خوش تھیں کہ چلو شکر اس نے سسرالیوں کو تو قبول کر لیا۔۔

وہاں سے جاذب کی کار آئی تھی دلاور بھی آیا تھا۔۔

وانیہ نے فرزانہ کو اپنے ساتھ لیا اور بڑے آرام سے چلتی بنی۔۔

سب سے گھٹیا پارلر کا انتخاب کیا جہاں وہ کبھی جانا پسند نہیں کرتی تھی۔۔

سنیں مجھے مہندی لگوانی ہے لکن انتہائی فضول ڈیزائین لگانا۔۔

وہ بڑے آرام سے وہاں بیٹھی کہہ رہی تھی۔۔

پارلر والی لڑکی نے اسے سر سے پیر تک گھورا۔۔

جی اچھا۔۔۔

وہ مہندی لگانے لگی۔۔

بس بس ٹھیک ہے اتنا۔۔

لڑکی نے چند بیل بوٹے بنائے تو

کچھ دیر بعد وہ بولی۔۔

لیکن باجی ابھی تو شروع کیا ہے۔۔۔۔

لڑکی حیرت سے کہنے لگی۔۔

کوئی بات نہیں بہت اچھی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مسکرائی۔۔

اور ہاں میک اپ بھی ایسا کرنا کہ چڑیل لگوں۔۔

وہ ڈھیٹ پن سے مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔

لڑکی کو اس کی ذہنی حالت پہ شبہ ہوا۔۔

بلکل آپ فکر ہی نہ کریں ولائتی چڑیل بناؤں گی۔۔

وہ اسے خوش کرتے ہوئے کام پہ لگ گئی۔۔۔

ہمم گڈ۔۔

اب وہ چیئر پہ ایزی ہو کے بیٹھی تھی۔۔

آدھے گھنٹے بعد لڑکی نے آنکھیں کھولنے کو کہا۔۔

لیکن وانیہ کو افسوس ہونے لگا اس نے اسے برا میک اپ تو کیا تھا لیکن وہ پھر بھی بری نہیں لگ رہی تھی۔۔

لڑکی نے خوب کوشش کی لیکن بندے اس کے کان میں نہیں جا رہے تھے۔۔

چلو رہنے دو یہ تو میری ساس ہی پہنائے گی اب سب کے سامنے۔۔

باجی دوپٹہ تو سیٹ کر دوں۔۔

وہ اسے اٹھتا ہوا دیکھ کہ بولی۔۔

رہنے دو میں ایسے ہی جاؤں گی۔۔

اسکی پیمنٹ کرنے کے بعد باقی پیسے جو اس کی ساس نے بھیجوائے تھے

وہ فرزانہ کو دینے لگی۔۔

یہ کیوں؟

وہ حیرت سے بولی۔۔

تمہاری عیدی ایڈوانس۔۔۔

اللہ۔۔۔۔

وہ خوشی سے شرماتے ہوئے بولی

بہت بہت شکریہ باجی لیکن یہ تو بہت زیادے (زیادہ) نہیں ہیں؟

کوئی نہیں اب تمہاری باجی امیر ہو گئی ہے۔۔

وہ باہر چلی آئی۔۔

بھاری دوپٹہ گلے میں بمشکل لٹکائے۔۔۔

وہ سب لوگ بینکوئٹ میں پہنچ چکے تھے

اور وانیہ کو وہیں آنے کا کہا تھا۔۔

اسنے اپنے بیگ سے چوئینگم نکالی وہ منہ میں ڈال لی۔۔

وہاں پہنچتے ہی وہ ٹک ٹک کرتی مزے سے خود ہی چلی آئی گم چباتی ہوئی۔۔۔۔

وشہ اور نشاء مہوش سب اس کور سیو کرنے کو لپکیں لیکن وہ سب کو نو لفٹ کراتی خود ہی جانے لگی۔۔

اے رکو رکو میرا ابھی دوپٹہ سیٹ نہیں ہوا۔۔

کیمرا مین آگے آیا تو اسکو ہاتھ سے روکا۔۔

اور بھی کچھ لوگ اپنے فون سے اسکی ویڈیو بنانے لگے تھے سب کو ہاتھ سے روک دیا۔

شازمہ دلہن کو اندر لے جا کر اسکا دوپٹہ سیٹ کر دو۔۔

آئی جان نے اس کا ماتھا چوما اور ایک لڑکی کو آواز دی۔۔

حیرت کی بات تھی آئی جان اس کہ ہر حرکت کو اسکی ادا سمجھ کہ اس کی بلائیں لے رہی تھیں

آخر کو انکی اپنی پسند تھی۔

جی آئی جان وہ لڑکی جو شاید ملازمہ تھی بھاگتی ہوئی آئی۔۔

وانیہ کے پیچھے شرمندہ سی مہوش وشہ اور نشاء بھی جانے لگیں۔۔

جب کہ مومنہ بس دور سے تماشا دیکھ رہی تھیں۔۔

اس لڑکی نے بڑے پیار سے اسکا دوپٹہ سیٹ کیا اور اس کو بندے بھی پہنا دیے۔۔

اب اسے دولہے کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔۔

دیکھ رہی ہو کیسے آتے ساتھ ہی سب کو روکنے لگی میرا دوپٹہ سیٹ نہیں ہے۔۔

مہوش اسکی نقل اتار کے وشہ سے کہنے لگی۔۔

ہاں اور دیکھیں زرا کیسے ببل گم چبائے جا رہی ہے کیا دلہنوں کو اچھا لگتا ہے۔۔؟

وشہ بھی جل کے بولی۔۔

اور دیکھو ابھی تک چباتی جا رہی ہے جاؤ بیٹا نکلواؤ اس کے منہ سے۔۔

مہوش کو اسکا گم چبانا بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔۔

گرین کلر کے پشواز اور پاجمہ اور بھاری گولڈن دوپٹہ پہنے وہ بہت حسین دکھ رہی تھی

۔۔

جاذب وائٹ شلوار قمیض میں بلیک ویسٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا دونوں کی چاند سورج کی جوتی لگ رہی تھی۔۔

لیکن دونوں ہی ایک آگ میں جل رہے تھے

جاذب سب کے سامنے ہنس بول رہا تھا۔۔

آخر اس نے وانیہ علی کو سبق جو سکھا دیا تھا۔۔۔

۔۔

اب یہ لڑکی بلاوجہ کسی کی اتنی انسلٹ کرتے ہوئے سو بار سوچے گی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا تو

وانی نے جھٹ سے منہ پھیر لیا۔۔

وشہ نے بمشکل اس کے منہ سے گم نکلوایا۔۔۔۔

یہ کیا بھینسوں کی طرح جگالی کر رہی ہو۔۔

اس کے کان میں میں بولی اور ٹشو اس کے منہ کے آگے کیا۔۔

نکالو اس میں۔۔

بڑی منتوں کہ بعد نکالا۔۔

اب پلیز اچھے سے مسکرا دو لوگ دیکھ رہے ہیں

وڈیو بن رہی ہے۔۔

کیمرامین انکی پکچر لینے قریب آیا تو اچانک سے وانی نے جاذب کا بازو پکڑ لیا اور اس کے شانوں پہ سر رکھ کہ وکٹری کا نشان بنانے لگی۔۔

جاذب اس حملے کے لیے بلکل تیار نہ تھا۔۔

اسے سخت سبکی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا

یہ کیا عجیب اوٹ پٹانگ حرکتیں کر رہی ہیں آپ؟

جاذب نے وانیہ کو خود سے ہٹانا چاہا۔۔

کیوں بیوی ہوں میں آپ کی۔۔۔

وہ اٹھلا کہ بولی۔۔

ابھی تک بازو پکڑ رکھا تھا۔۔

پوز ایسے دیے رہی ہے جیسے کہ سنیپ چیٹ پہ سیلفی لے رہی ہو۔۔

وشہ اور نشاء جلی بھنی اسکے تماشے دیکھ رہی تھیں۔۔

کیا کروں میں اس لڑکی کا ناک کٹوا دی سارے میں۔۔۔

مہوش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کھینچ کہ ایک تھپڑ رسید کر تیں اس کو۔۔

وہ تو شکر تھا کہ اسکی ساس اور ماں مہمانوں میں بزی تھیں ورنہ مومنہ تو پکا بے ہوش ہو جاتیں۔۔

اسکی حرکات دیکھ کہ۔۔

وشہ نے اس کے ساتھ لگ کہ پکچر بنوایں اور کان میں کئی قسمیں دے ڈالیں کہ سیدھی طرح بیٹھو پلیز اچھی دلہنوں کی طرح۔۔

تو وہ بھی مسکراتی اس کے کان میں بولی

کیوں وشہ تمہارے یہاں تو دلہنیں چپکی ہوئی ہوتی ہیں دولہا سے۔۔۔

میری ماں تم پاکستان میں ہو یورپ میں نہیں۔۔۔

جاذب اپنے لب بھینچے بیٹھا تھا۔۔

تمہیں تو میں سبق سکھا کہ رہونگا وانیہ علی۔۔

بس دیکھتی جاؤ۔۔۔

جاذب سوچے جارہا تھا لیکن آئی جان ان کے قریب آرہی تھیں۔

اب وانی بڑے ادب ولحاظ سے اپنی ساس کے قریب بیٹھی ان سے میٹھی میٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا بھاری دوپٹہ

ایک ادا سے پکڑ کے آئی جان کے کان میں کچھ بولی تھی۔۔

آئی جان مسکرانے لگیں۔۔

کچھ دیر بعد جب سب لوگ واپس جانے لگے تو جاذب کی فیملی اور وانی کی فیملی رہ گئی۔۔

مومنہ اپنی بیٹی کو لینے اسٹیج

کی طرف بڑھنے لگیں تو وانیہ کھڑی ہو گئی

جاذب بھی کھڑا ہو گیا۔۔

لیکن وانیہ نے پھر سے جاذب کا بازو پکڑا اور بڑے آرام سے اپنا فیصلہ سنایا۔۔

میں اپنے ہسبنڈ کے ساتھ جاؤں گی۔۔

کیا۔۔؟

سب منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

جاذب بھی حیران تھا۔۔

کچھ دن پہلے انہوں نے مجھے سرپرائز دیا تھا۔۔

آج میرا سرپرائز ہے ان کے لیے کہ آج ہی رخصتی بھی ہو گی

کیوں آئی جان؟

وہ مسکرا کے آئی جان کو دیکھنے لگی۔۔

جی ہاں یہ ہم ساس بہو کا سرپرائز تھا جاذب کے لیے

وہ جاذب کا ماتھا چومنے لگیں۔۔

آئی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟

ابھی میں اس بلا کو جھیلنے کے لیے ریڈی نہیں ہوں۔۔۔

جاذب ان سے کہے جارہا تھا لیکن آئی جان اپنی دھن میں تھیں خوشی ان کے چہرے سے ٹپک رہی تھی۔۔

لیکن لڑکی والوں کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

سب اب تک حیرت سے دیکھے جارہے تھے۔۔

نجانے کیسے وانی نے اپنی ساس کو شیشے میں اتارا تھا کہ وہ مومنہ کو بھی نہ بتا سکیں۔۔۔

ورنہ وانی کا سرپرائز جو ختم ہو جاتا۔۔

ایک سرپرائز جاذب اور مومنہ نے دیا تھا وانی کو۔۔

اب ایک سرپرائز وانی اور آئی جان نے دیا تھا سب کو حساب برابر۔۔

لیکن ابھی تو بہت سے حساب باقی تھے۔۔

جو وانی کو جاذب سے لینے تھے۔۔

وہ مسکراتی جاذب کو دیکھنے لگی۔۔

چلیں ڈیئر ہسبنڈ۔۔؟

واصف علی اور مومنہ بیگم آئی جان کی منت سماجت کے آگے مجبور ہو چکے تھے۔

ورنہ کس کا دل کرتا ہے اپنی اکلوتی بیٹی کو یوں اچانک سے وداع کرنے کا۔۔

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں بہن وانیہ کو اپنی بیٹی بنا کے رکھوں گی۔

کسی قسم کی شکایت نہیں ہو گی اسے اور جب دونوں راضی ہیں تو نیک کام میں دیر کیسی۔

وہ مومنہ کے ہاتھ تھامے بولے جا رہی تھیں۔۔

جبکہ مومنہ بیگم بس اپنے آنسو پونچھنے میں بزی تھیں۔

آپا۔۔۔

میرا تو دل ڈوب رہا ہے۔۔

وہ بمشکل بول سکیں تھیں۔۔

ارے کچھ نہیں ہو گا ایک سال بعد بھی آپ کو ایسا ہی لگے گا۔۔

وہ انہیں سمجھانے لگیں۔۔

آج میری بات رکھ لیں دیکھیں وہ دونوں کتنے خوش لگ رہے ہیں۔۔۔

وہ ان کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولیں

جہان ابھی تک وانی جاذب کا بازو پکڑے فوٹو شوٹ کروا رہی تھی۔۔۔

مومنہ بیگم مسکرانے لگیں۔۔

اللہ جانے لڑکی کے دل میں کیا ہے کل تک تو جان دینے کی باتیں کیے جا رہی تھی۔۔

انہوں نے دل میں سوچا۔۔۔۔

اللہ نظر بد سے بچائے آمین۔۔

وہ بھیگے لہجے میں بولیں۔۔

ثمہ آمین۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی جان نے بھی انکا ساتھ دیا۔۔۔۔

اچھا اب خوش دلی سے رخصت کریں بچی کو۔۔

وہ ان کا ہاتھ تھام کر دولہا دلہن کی طرف جانے لگیں۔۔

جاذب کی عجیب حالت ہو رہی تھی۔۔

کہاں تو وہ خوش تھا کہ وانیہ سے حساب برابر کر لیا تھا اور کہاں وانیہ نے یہ نیا کھاتا کھول لیا تھا۔۔

وانیہ سے گلے ملتے ہوئے امی ابو رو پڑے تھے۔۔

وانی رونا نہیں چاہتی تھی لیکن اس نے جو اپنے آنسوؤں پہ بندھ باندھے ہوئے تھے سب ٹوٹ چکے تھے۔۔

اب وہ سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔

چاہے جتنی بھی ناراض تھی لیکن اس کی جان تھی اپنے ماں باپ میں۔۔۔۔

ماں باپ کا گھر چھوڑنا آسان نہیں تھا۔۔

جذبات میں آکر اس نے فیصلہ تو کر لیا تھا لیکن اسے خود بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

سب گھر والوں سے مل کر وہ واپس پلٹی۔۔

جہاں جاذب اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔

اس کے ماتھے پہ کئی بل تھے ہونٹ سختی سے آپس میں پیوست تھے۔۔

چاچو یہ اچھی رہی لو سٹوری میری تھی اور آپ دونوں ولن بن بیچ میں آ گئے۔۔

اور شاہ زین اس کے کان میں کہے جا رہا تھا

بیٹا میں خود پریشان ہوں اچھی خاصی زندگی گزر رہی تھی کہ تمہیں عشق کے شوق

چڑھا۔۔

یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے تجھ سے تو میں بدلا لے کے رہو نگا۔۔

وہ دانت کچکچا کہ بولا۔۔

واہ جی واہ۔۔

اب غصّہ بھی مجھی پہ ہونے لگے ہیں۔۔

وہ شانے اچکاتے ہوئے بولا۔۔

خود تو اپنی دلہن کے جا رہے ہیں اور مجھے اس دلاور کو جھیلنا پڑے گا۔۔

وہ منہ بسورتے ہوئے وہاں سے جانے لگا۔۔

جاذب پہلے سخت کوفت زدہ تھا اوپر سے شاہ زین کے تانے۔۔۔۔

ایک تو دلہن چیونٹی کی رفتار سے آ رہی تھی۔۔

جاذب جلدی سے کار میں بیٹھ گیا۔۔

دولہا میاں پیچھے بیٹھیں دلہن کے ساتھ۔۔

کبھی دولہا بھی خود ڈرائیو کرتا ہے۔۔؟

مہوش پھپھو ہنسے ہوئے اس کے قریب آئی تھی۔۔

کوئی بات نہیں میری دلہن میرے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے گی۔۔

جاذب نے خود کو سنبھال لیا تھا

اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔

اوہو اچھا جی وہ سب ہنسنے لگیں۔۔

وانیہ نے اچانک فرنٹ ڈور کھولا اور بیٹھ گئی

وہ بھی دوبارہ سے اپنی جون میں واپس آچکی تھی۔۔

وانیہ کے بیٹھتے ہی جاذب نے کار سٹارٹ کر دی۔۔۔

اور زن سے اڑانے لگا۔۔

دونوں کی نظریں ونڈ سکرین پر تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے گولا گنڈا کھانا ہے۔۔

وانیہ بولی تو جاذب نے اس کی طرف دیکھا۔۔

کیا کھانا ہے؟؟

اسے لگا کچھ غلط سنا ہے۔۔۔۔

گولا گنڈا۔۔۔

وہ بڑے پر سکون انداز میں بولی۔۔۔۔

اور یہ اس وقت کہاں سے ملے گا؟

شاید آپ بھول رہی ہیں کہ ایک تو رمضان المبارک ہے دوسرا لاک ڈاؤن ہے۔۔۔

مل جاتا ہے کسی بھی کونے کھدرے میں ڈھونڈنا پڑے گا۔۔

اوہو تو آپ کا مطلب ہے کہ اتنے بڑے شہر میں مجھے گولے گنڈے کی تلاش کرنی ہو گی۔۔

وہ

استہزائیہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔۔

ٹھیک ہے تو میں آئی جان سے کہہ دونگی کہ آپ کے بیٹے نے میری اتنی سی خواہش بھی پوری نہیں کی۔۔

وہ مزے سے انگلی سے آدھے انچ کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔

جاذب جل ہی گیا اس کی ءاتنی سی خواہش,؛پہ۔۔

نجانے کتنی دیر تک متوقع جگھوں پر گھومنے کے بعد ایک جگہ مل ہی گیا گولا گنڈا والا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے آپ کہاں جا رہی ہیں میڈم؟؟

کار میں ہی کھا لینا۔۔

اب وہ اترنے لگی تو جاذب نے جھٹ سے اس کا شانہ پکڑ کے روکا۔۔

میں تو باہر ہی کھاؤں گی یہاں کیا خاک مزہ آئے گا۔۔

وہ جلدی سے اپنا بھاری دوپٹہ سمنبھالتی ہوئی اتری۔۔

کیا مصیبت ہے یار کہاں پھنس گیا ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جھنجھلاتا ہوا اترا۔

اب وہ

میڈم مزے سے چیئر پہ بیٹھی بھاری ویڈنگ ڈریس میں گولا گنڈا چوس رہی تھی۔۔

اکا دکا لوگ آتے جاتے اس منظر سے محظوظ ہو رہے تھے۔۔

جاذب کار کی پشت سے ٹیک لگائے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

پاگل۔۔۔۔۔

مومنہ کب سے چھکوں پھکوں روے جا رہی تھیں۔۔

دادی نے اپنے رونے کا کوٹا پورا کر لیا تھا اب سر لپیٹ کہ سو گئی تھیں۔

یہ کیا ہو گیا واصف۔۔؟

کیسے رہوں گی میں اپنی بچی کے بغیر۔۔

وہ ٹشو سے آنسو صاف کرتی ہوئی بولیں۔۔

ارے یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔

اللہ ہماری بچی کو شاد و آباد رکھے۔۔

ایک نہ ایک دن تو اسے رخصت ہونا ہی تھا۔

واصف صاحب بھی دل گرفتگی سے انہیں سمجھانے لگے۔۔

لیکن اس طرح اچانک تو نہیں سوچا تھا میں نے۔۔

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔۔۔

ثاقب نے ان کے گلے میں اپنی بانہیں ڈال کر کہا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔

وہ خفگی سے بولیں۔۔

مطلب آپ خوب سمجھتی ہیں والدہ۔۔۔

پہلے اس بچاری کی زبردست منگنی اور نکاح کروادیا۔۔

اب جب وہ اپنی مرضی سے رخصت ہوئی ہے تو آپ کیوں یہ گنگا بہائے جا رہی ہیں؟

وہ دل خراش انداز میں بولا۔۔

تیرا مطلب ہے کہ میں اپنی بچی کی دشمن ہوں۔۔؟

وہ اسے پرے کرتی ہوئی کہنے لگیں۔۔

استغفراللہ۔۔۔۔۔

ثاقب کانوں کو ہاتھ لگاتا وہاں سے جانے لگا۔۔

گولا گنڈا کی حسرت پوری ہو گئی ہو تو اب چلیں؟؟

جاذب اپنی کلائی میں بندھی گھڑی پہ بار بار نظر ڈال رہا تھا۔۔

کیوں آپ کو کوئی قلعہ فتح کرنا ہے یا کسی محاذ پہ جانا ہے۔۔؟؟

وہ جل کہ بولی۔۔۔۔

لیکن اپنی جگہ سے ہلی نہیں۔۔

نہیں فی الحال تو یہ محاذ سر کرنا ہے مجھے۔۔۔۔

وہ قریب آیا اور بظاہر انتہائی احترام سے اسکا ہاتھ تھام کہ اٹھایا۔۔

اور کھینچتا ہوا کار تک لے آیا۔۔۔

لیکن انداز ایسا تھا کہ کیسے اپنی محبوبہ کو پیار سے پکڑے جا رہا ہو۔۔

لبوں پہ مسکان تھی۔۔

اب وہ جلدی سے اپنے گھر کی طرف رواں دواں تھے۔۔

کہیں پھر سے کوئی الٹی سیدھی فرمائش نہ کر دے۔۔۔

لیکن جیسے ہی وہ اپنے گھر کی طرف پہنچنے لگے تو سمندر کو دیکھ کے وہ مچل اٹھی۔۔۔

مجھے سمندر میں جانا ہے۔۔۔

جاذب کا ماتھا ٹھنکا۔۔۔

خدا کا خوف کرو لڑکی کی اب اس حلیے میں تم سمندر میں جاؤ گئی؟؟

وہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور دل ہی دل میں شاہ زین کو نادر القابات سے نوازا جا رہا تھا

جس کے عشق کی وجہ سے یہ بلا اس کے گلے پڑی تھی۔۔۔

وانی نے خوب شور مچایا کیا لیکن اس بار جاذب نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔۔

شرافت سے گھر چلو۔۔۔

سمندر قریب ہے ہمارے گھر سے جتنی چاہے ڈبکیاں مار لیا کرنا دن میں۔۔۔۔

اس نے گھر کے سامنے کار روکی وہاں پہ کب سے وہ لوگ دولہا دلہن کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے چاچو میں تو سمجھا کہ سیدھا ہنی مون پر نکل گئے شاید۔۔

شاہ زین ہنستا ہوا گلے لگا۔۔

بیٹا تجھ سے تو میں نے بڑے حساب لینے ہیں۔۔۔

وہ لمبے ڈگ بھرتا اندر جانے لگا۔۔۔

ارے دلہن کو تو لے جاؤ۔۔۔

آئی جان نے پیچھے سے آواز دی۔۔

آجائے گی خودی۔۔۔

ہنو نہہ ڈرامہ کوئین۔۔۔

وہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تھا۔۔

جب کہ دلہن کے ساتھ رسمیں کی جارہی تھیں۔۔

آئی جان نے شاہ زین کو بھیجا کہ شرافت سے اپنے چاچے کو لے آو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

وہ اس کے پیچھے آیا اور کان پکڑ کے بولا۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں اور چلیں آپ کو

آئی جان بلا رہی ہیں۔۔

مجھے نہیں جانا وہ آگے بڑھنے لگا۔۔

پلیز چا ضد نہ کریں۔۔

وہ کوئی رسم کریں کی مرر میں آپ کو دلہن کو دیکھنا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ڈھٹائی سے بولا۔۔

اور کتنا دیکھوں میں اسکو۔۔۔؟

وہ غصے سے دانت پیس کے بولا۔۔

بس اب تو ساری عمر ہی دیکھنا ہے۔۔

ناچار اسے اس کے ساتھ جانا پڑا۔۔

یہ اچھی مصیبت ہے

وہ وہاں گولے گنڈے نوش فرماتی رہیں اور اب شرم

یاد۔آئی ہے کہ مر رمیں دیکھے گی۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا جانے لگا۔۔۔

آرسی کی رسم کے لیے جب دونوں پہ دوپٹہ ڈالا گیا تو۔۔

جل بھن کہ جاذب نے اسی طرف دیکھا تو

وانی نے اسے زبان دکھائی۔۔۔

جاذب نے بھی آنکھیں دکھائیں۔۔

دونوں نے ہنونہہ کر کے رخ پھیرا۔۔

بمشکل رسموں سے فارغ ہو کر دونوں کو کمرے میں لے جایا گیا۔۔۔

جاذب پھولوں سے سجے کمرے کو دیکھ کہ سب سمجھ گیا کہ یہ پلاننگ پہلے سے ہو چکی
تھی ساس بہو میں۔۔۔۔۔

وہ آتے ہی واش روم میں چلا گیا۔۔

باہر نکلا تو وہ محترمہ بیڈ پہ کچھ اس طرح سے لیٹی ہوئی تھی کہ اس کے لیے کوئی جگہ نہ بچی تھی۔۔

جاذب اسے دیکھ کہ رہ گیا۔۔

کس آفت کی پڑیا سے پالا پڑا ہے میرا۔۔۔۔

وہ مزے سے اپنے فون میں بزی تھی جاذب کو فل اگنور کیا ہوا تھا۔۔

محترمہ۔۔۔

اس نے پکارا۔۔

آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔۔؟

وہ اپنا فون سائیڈ پہ رکھ کہ سکون سے بولی۔۔

انداز جلانے والا تھا۔۔

نہیں میں تو دیواروں سے بات کر رہا تھا۔۔

جاذب نے جلے کٹے انداز میں کہا اور اپنا ویسٹ کوٹ اتارنے لگا۔۔

اواچھا میں سمجھی مجھے پکارا وہ پھر سے فون اٹھانے لگی۔۔

بات سنو۔۔

میں بلکل بھی مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔

جلدی سے دلہنوں کی طرح بیٹھ جاؤ تا کہ میں تمہیں منہ دکھائی دے سکوں۔۔

کیا مطلب؟

وہ چونکی۔۔۔

دل اچانک دھک دھک کرنے لگا تھا۔۔۔

جاذب جو کہ آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔۔

آئینے میں اسی کو دیکھے جا رہا تھا

اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑتے دیکھ کہ اسے سکون ملا۔۔

وانی اب سیدھی ہو کہ بیٹھی اس کی پشت کو گھورے جا رہی تھی۔۔

ہم اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔

وہ دل ہی دل میں ہنسا۔۔

کیوں آپ کو نہیں معلوم کہ یہ حجلہ عروسی ہے۔۔۔

وہ کیا ہوتا ہے۔۔؟

وانی ہکلائی۔۔۔۔

اس نے یہ لفظ پہلی بار سنا تھا۔۔۔

اس کا گلا سوکھنے لگا تھا

وہ جھٹ سے بیڈ سے اتری تھی۔۔

جاذب معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا قریب آنے لگا تھا۔۔

وانی وہاں سے دوسری سائیڈ پہ ہو گئی۔۔۔

دیکھیں میرے قریب مت آئیں۔۔۔۔

اسکی ساری ہٹ دھرمی دھری کی دھری رہ گئی تھی۔۔۔

جاذب مسکراتا ہوا پھر سے قریب آنے لگا۔۔۔

کیوں اب کیا ہوا۔۔۔۔

وہ آگے آتا جا رہا تھا۔۔

وانی کے قدم پیچھے ہوتے جا رہے تھے

اس وقت تو بڑی چپک رہی تھیں سب کے سامنے۔۔۔

جاذب پلیز دیکھیں۔۔۔

وہ آگے کچھ نہ کہہ پائی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Urdu Reviews

دوپٹہ اسے پیروں کے نیچے آ گیا تھا۔۔۔

دوپٹے میں الجھ کہ وہ گرنے ہی والی تھی کہ جاذب نے اسے تھام لیا۔۔

اب وہ اس کے بازوؤں میں تھی۔۔

وہ اب بھی دہشت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ایک بات کہوں؟

وانی کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھیں۔۔

وہ بس دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

تم ہو بہت حسین۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

اچانک وانی نے اسے دھکا دیا اور بھاگتی ہوئی واش روم میں گھس گئی۔۔

جاذب اس کی اس حرکت پہ دل کھول کہ ہنسا۔۔

شاہ زین نے جاتے جاتے اچھی ٹپ دی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے۔۔۔

اب وہ مزے سے بستر پہ دراز ہو گیا۔۔۔

لائٹ آف کر لی تھی۔۔۔

اب یہ بلی۔۔

کبھی میاؤں نہیں کرے گی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں موند کہ لیٹ گیا تھا۔۔۔

اسے سخت نیند آ رہی تھی

پاگل لڑکی نے آج تگنی کا ناچ نچا دیا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کمرے میں اس کے خراٹے گونجنے لگے۔۔۔

وانی کب سے واش روم سے اٹیچ ڈرسنگ روم میں کے کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اسکا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔

جب اسے خراٹوں کی آواز آئی تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔

ایک تو بھاری جوڑا چبھ رہا تھا۔۔

اس نے وارڈروب کھولا۔۔

وہاں پہ اس کا کوئی بھی ڈریس نہیں تھا۔۔

اس نے کافی کپڑے الٹ پلٹ کر کے دیکھے۔۔۔

ایک ہلکی پھلکی ٹی شرٹ اٹھائی اور ایک ایک ٹراؤزر اٹھایا۔۔

جو اس سے تھے تو کافی لمبے لیکن اس بھاری جوڑے سے تو جان چھڑانی تھی۔۔

اس نے چینج کیا اور آہستہ سے دروازا کھول کہ دیکھا۔۔

وہاں وہ بے حس انسان گھوڑے بیچ کے سو رہا تھا۔۔

کمرے میں آکر ٹھنڈک کا احساس ہوا۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے اس کے قریب گئی یہ تسلی کرنے کہ بعد کہ وہ واقعی سو رہا ہے۔۔

وہ بھی بیڈ کے دوسرے کونے میں لیٹ گئی۔۔۔

نیند کس کمبخت کو آنی تھی۔۔۔۔

بس اپنی کمر سیدھی کرنے لیٹی تھی۔۔۔

کمرا بہت شاندار تھا۔۔

نیم اندھیرے میں وہ جائزہ لینے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سحری کا وقت ہو گیا

اب وہ باہر کیسے جاتی اس حلیے میں۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک جاذب نے اسکی طرف کروٹ لی۔۔

ہائے۔۔۔

وہ جھٹکا کھا کہ ہٹی۔۔۔

جاذب نے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اور مسکرادیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

ابھی اس نے وانی کا حلیہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کیونکہ اس نے اب کمبل اوڑھا ہوا تھا

کمرا کافی ٹھنڈا تھا۔۔

جاذب اٹھا اور واش روم سے فریش ہو کر باہر آیا۔۔

وانی جلدی سے سوتی بن گئی تھی۔۔

میڈم روزہ نہیں رکھنا؟

وہ اسکا پیر ہلاتا بولا۔۔

اسنے کمبل سے آنکھیں باہر نکال کے اسے دیکھا۔۔

مم میرے کپڑے کہاں ہیں؟

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔

جاذب کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔

لیکن جلد ہی اسنے خود کو سنبھال لیا۔۔۔

دشمن سے ہارنا نہیں ہے جاذب خان۔۔۔

اس نے دل ہی دل میں خود کو کوسا اور اسکا کمبل کھینچا۔۔۔۔

اپنے نخرے اپنی ساس کو دکھانا۔۔۔

وہ یہ کہہ کہ پلٹا اور جب وانی مجبوراً اٹھی

تو اسکا حلیہ دیکھ کہ۔۔

جاذب کے منہ سے ہنسی کا فوارہ چھوٹا۔۔۔

جاذب کی ہنسی پہ وانی کو تو پتنگے لگ گئے۔۔۔

اس میں اتنا کھی کھی کھو کھو کرنے والی کونسی بات ہے۔۔

وہ منہ پھلائے بولی۔۔

جاذب نے بمشکل اپنی ہنسی کو بریک لگایا۔۔

خود پہن کے دیکھتے وہ کیل کانٹوں سے لیس ڈریس۔۔۔

وہ اسے اشتعال دلانے کے انداز میں گویا ہوئی۔۔

ایک تو میرا کوئی ڈریس نہیں رکھا کمرے میں اوپر سے مذاق اڑانے میں پیش پیش

ہیں۔۔

وہ لمبے ٹراؤزر کو لہنگے کی طرح اوپر کرتی باہر جانے لگی۔۔

اے اے سنو کہاں جا رہی ہو بیوقوف لڑکی۔۔

جاذب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔

کیوں سحری کرنی ہے مجھے۔۔۔

وہ نروٹھے پن سے کہتی ہوئی ہاتھ چھڑانے لگی۔۔

خبردار تم اس حلیے میں باہر نہیں جا سکتیں۔۔۔

جاذب سنجیدہ تھا۔۔۔۔

وہ اسے سامنے آگیا تھا اور گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

پیشانی پہ نجانے کتنے بل آچکے تھے۔۔

تم یہاں بیٹھو میں میں آئی جان سے کہتا ہوں تمہاری سحری کمرے میں بجھوا دیں گی۔۔

اور اگر انہوں نے تمہارے لیے کوئی شاپنگ کر رکھی ہے تو وہ بھی شازمہ تم تک پہنچا دیگی۔۔

بڑا شوق تھا ساس بہو کو ایمر جنسی میں رخصتی کا۔۔

وہ جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑ کے جانے لگا

اور خود کو شوق نہیں تھا ایمر جنسی نکاح کا۔۔۔

وہ پیچھے سے بولی جاذب ان سنی کرتا نکل گیا۔۔

وانی پیر پٹخ کہ رہ گئی۔۔۔

اب وہ بیڈ لیٹ گئی تھی پھر سے۔۔

پھولوں کی لڑھیاں دیوار پہ سجی ہوئیں تھیں۔۔

ڈریسنگ ٹیبل بیڈ سائیڈ ٹیبل ہر جگہ رنگ برنگی پھولوں کے گل دستے بنے پڑے تھے۔۔

سامنے ایک تصویر لگی ہوئی تھی جس میں جاذب شاید انیس بیس سال کا ہو گا۔۔

وہ دل کھول کہ ہنس رہا تھا تصویر میں

اور بہت ہی کیوٹ لگ رہا تھا۔۔

اب تو ہنسی آتی نہیں جناب کہ چہرے پر وہ سر جھٹک کے دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔

وہاں کچھ پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔۔۔

اتنے میں دروازا بجا

وانی نے جلدی سے اپنے اوپر کمبل ڈالا اور اندر آنے کی اجازت دی۔۔

وہ حسب توقع شازمہ ہی تھی۔۔

کھلکھلاتی ہوئی اسے سلام کرنے لگی۔۔۔

اور کچھ شاپنگ بیگز اس کے ہاتھ میں تھے۔۔

بیبی جی یہ آئی جان نے دیے ہیں وہ یہاں رکھوانا بھول گئی تھیں۔۔

اور ان کا کہنا ہے کہ آپ جلدی سے چینج کر لیں اور آجائیں نیچے۔۔

لڑکی کی خوشی دیدنی تھی۔۔

شاید ہر لڑکی دلہن کو دیکھ کہ خوش ہوتی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔

وانی نے بھی مسکرا کے اسے واپسی کا راستہ دکھایا

ورنہ وہ تو شاید فرصت سے آئی تھی کہ لے کر ہی جانا ہے۔۔

وانی سحری کر کہ نماز پڑھ کے گھوڑے بیچ کے سو گئی۔۔۔

جب کہ جاذب کافی دیر تک تلاوت کرتا رہا اور پھر آفس جانے کی تیاری کرنی تھی

آج اسکی اہم میٹنگ تھی۔۔

اور آئی جان نے یہ جن اسکی جان کو چمٹا دیا تھا۔۔

وہ کمرے میں واپس آیا تو اسے سوتا دیکھ کہ سوچنے لگا۔۔

وشہ کے لیے ایک بہت اچھا رشتہ آیا ہوا تھا

اسکی مما کے بار بار فون آرہے تھے

کہ اگر ثاقب نہیں کرنا چاہتا تو وہاں بات چلائیں۔۔

ارے نہیں عائشہ کیا بات کر رہی ہو بھلا ثاقب کیوں منع کرے گا۔۔

وہ وضاحتیں دینے لگیں۔۔

ادھر عائشہ کچھ ناراض لگ رہی تھیں۔۔

وشہ کو بھی کہہ دیا تھا کہ لڑکے کی پکچر وغیرہ دیکھ لو اچھا ہے۔۔

لیکن وشہ کے دل میں توثاقب کی تصویر بن چکی تھی۔۔

وہ بہت پریشان تھی۔۔

عید کے بعد اس کو واپس چلے جانا تھا۔۔

لیکن وہ اس طرح کیسے چلی جاتی

آخر کار نشاء سے بات کرنے کا سوچا۔۔

وہ لڑکا تو الو کا پٹھا ہے وشی۔۔۔

نشاء حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

خبردار الو کا پٹھا ہو گا تمہارا منگیتر۔۔

وشہ تیش میں آگئی۔۔

جی نہیں وہ تو شہزادہ ہے۔۔

ہنونہہ بڑا آیا۔۔۔

وشہ اسکی نقل اتارتے بولی۔۔۔

اور ثاقب میں کیا برائی ہے؟

وہ کمر پہ ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔۔

اچھائی کیا ہے؟

نشاء نے بھی ہاتھ نچا کہ سوال کیا۔۔

وہ بہت ہی نیک لڑکا ہے۔۔

تمہارے اس شاہ زین کی طرح لڑکیوں کا پیچھا نہیں کرتا۔۔

برستی بارش میں اپنی بہن کو لینے اتنی دور بائیک پہ جاتا ہے۔۔

آج تک اس نے آنکھ اٹھا کہ دیکھا ہے ہماری طرف؟؟

وہ ہاتھ نچاتے ہوئے اس کی اچھائیاں گنوانے لگی۔۔

اچھا محترمہ میں ہاری تمہاری مرضی ہے جہاں چاہے شادی کرو میں کون ہوتی ہوں روکنے والی۔۔

نشاء نے ہاتھ جوڑ کے س سے جان چھڑائی۔۔

اور خود بیڈ پہ لیٹتے ہوئے اسے وارننگ دی کہ آئندہ شاہ زین کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوں گی۔۔

اوہو تمہارے تو تیور ہی بدل گئے ہیں جب سے اس لڑکے سے منگنی کیا ہو گئی۔۔

وشہ اس پہ چڑھ دوڑی۔۔

تیور تو تمہارے بھی بدل گئے ہیں میری جان۔۔

نشاء ہنستی ہوئی لیٹ گئی۔۔

آئی جان اپنی بہو کو دیکھنے کے لیے بیچین تھیں اور وہ محترمہ سحری کے بعد اٹھی ہی نہ تھی۔۔

اوہو شازمہ چار بجنے والے ہیں کہاوانیہ اٹھیں گی نہیں؟

وہ ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھیں۔۔

آئی جان دلہن بھابی نے رات کو آرام ہی نہ کیا ہو گا تبھی سو رہی ہیں۔۔

وہ افطاری کے لیے فروٹ کاٹ رہی تھی۔۔

سارے کام اسی کو کرنے ہوتے تھے۔۔

اور آج تو وانیہ کہ گھر والوں نے بھی آنا تھا۔۔

نہیں شازمہ تم جاؤ اور اسے اٹھاؤ ویسے بھی ظہر بھی قضا ہونے والی ہے۔۔۔

اس کے گھر والے آتے ہوں گے۔۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ جاذب اور شاہ زین بھی آ گئے۔۔

جاذب اپنی دھن میں اپنے بیڈ روم میں آیا اور لائٹ آن کر لی۔۔

کہ اچانک اسکی نظر بیڈ پہ پڑی۔۔۔

یا اللہ۔۔

وہ اپنی انگلیاں ماتھے پہ مسلنے لگا۔۔۔

اس بلا کو تو میں بھول ہی گیا تھا۔۔

اب وہ اسی کی طرف دیکھے جا رہا تھا جو آڑھی ترچھی سو رہی تھی۔۔

وہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔

جاذب نے اس کے سر سے کمبل ہٹھایا تو وہاں پہ اس کے پیر دکھائی دیے۔۔

ہیں۔۔

پہلے تو وہ حیرت سے دیکھنے لگا پھر پیروں کو ہلکے سے جھٹکا دیا تو

پائینتی کہ طرف سے اس نے اپنا سر نکالا کمبل سے۔۔

کیا ہے؟

وہ مندی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

چار بج چکے ہیں آپ کیا افطار کے وقت اٹھیں گی؟

کون؟؟؟

وہ اب بھی بار بار زور زور سے آنکھیں میچ کے کھول رہی تھی۔۔

میں آپ کا ہسبنڈ۔۔۔

وہ بھی شرارت سے بولا۔۔

سمجھ چکا تھا کہ جیسے وہ بھول گیا تھا یہ بھی بھول گئی ہے کہ اس وقت کہاں ہے۔۔

اب زور سے آنکھیں کھول لیں تھیں وانی نے۔۔

جاذب مسکراتے ہوئے لیٹنے لگا تو وہ آٹھ کہ بیٹھ گئی۔۔

کافی دیر تک وہ جاذب کو گھورتی رہی۔۔

اس کا دماغ شاید اب تک سویا ہوا تھا۔

جاذب نے آنکھیں موند لین تھیں۔۔

اس وقت وہ ہلکی سی نیپ لینے کا عادی تھا۔۔

وانی اب سمبھل چکی تھی

وہ وضو کر کے واپس آئی تو لائٹ آف کر کے باہر چلی گئی۔۔

جاذب نے آنکھوں پہ بازو رکھا ہوا تھا۔۔

لائٹ آف ہوئی تو اس نے بازو ہٹا کے دیکھا وہ جا رہی تھی۔۔

واہ یہ تو خالص بیویوں والی عادت تھی۔۔۔

وہ مسکرایا۔۔

اور سکون سے سو گیا۔۔

افطاری پہ وانی کے سب گھر والے آئے ہوے تھے۔۔

مومنہ اسکا ہاتھ تھامے بیٹھیں تھیں۔۔

وانی کو آئی جان کے حکم پہ تیار ہونا پڑا تھا

وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

جاذب اس کے سامنے بیٹھا اس سے نظریں نہ ہٹا پا رہا تھا۔۔

وانی اس سے نظریں چرا رہی تھی۔۔

لیکن وہ بھی ڈھیٹ تھا۔۔

آج سے پہلے اسے کبھی اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا وانی کو۔۔

لیکن اب وہ اس کی منکوحہ تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا حق تھا

شاہ زین کی نگاہیں نشاء پہ ٹکی تھیں۔۔

وہ وشہ کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔

کافی دیر تک سب وہیں بیٹھے رہے۔۔

بیٹا کیا اب بھی مجھ سے ناراض ہو؟

واپسی کے وقت مومنہ نے وانیہ کو لپٹا کہ پوچھا۔۔

نہیں امی میں کسی سے ناراض نہیں ہوں اور میں بہت خوش ہوں آپ فکر نہ کریں۔

وہ انکا ہاتھ چومتے ہوئے بولی۔۔۔

بیٹی کا دل بھی کیا خوب ہوتا ہے

ماں کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کہ وہ سب بھول چکی تھی۔۔

اور ماں کو مطمئن کرنے لگ گئی۔۔

وشہ نے دیکھا ثاقب بالکنی میں بیٹھا تھا اپنے فون میں بزی۔۔

وہ دبے پاؤں وہاں گئی

سنیں ثاقب۔۔۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

وہ اس کی پشت پہ کھڑی تھی مگر ثاقب نے جب کافی دیر تک جواب نہ دیا تو اس کے آگے آگئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے کانوں میں ہینڈز فری لگے ہوئے تھے۔۔

وشہ نے بھنا کر اس کے کان سے ہیڈ فون نکالا۔۔

کیا ہے؟

وہ اس افتاد پہ اچھلا۔۔

سارا دن کانوں میں یہ لگا کہ رکھتے ہیں آپ کے کان درد نہیں کرتے؟

وہ منہ بنا کہ پوچھنے لگی۔۔

میرے کان لوگوں کا لیکچر سن کے درد کرتے ہیں تبھی تو یہ لگا کہ رکھتا ہوں تاکہ دنیا والوں کی لعن طعن میرے معصوم کانوں تک نہ پہنچے۔۔

وہ اس کے ہاتھ سے ہیڈ فون چھین کہ بولا۔۔

ثاقب مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

وہ جھلا کہ بولی۔۔

مجھ سے کیا بات کرنی ہے آپ نے وہ حیرت سے دیکھنے لگا۔۔

آپ مجھے تم کہا کریں۔۔

وشہ مسکرا کے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

اچھا وہ بھی مسکرایا

ہاں تو تم نے کیا بات کرنی ہے۔۔

اب وہ ریلیکس ہو کر بیٹھا اسی کو دیکھنے لگا۔

وہ آپ نے مجھ سے شادی سے انکار کیوں کر دیا؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وشہ نے سر جھکا کہ پوچھا۔۔

ثاقب کا منہ کھلا۔۔۔

اففف ایک تو یہ امی بھی نہ۔۔

وہ دل ہی دل میں سخت جھنجھلا کہ بولا

آپ کو پتا ہے ثاقب ؟..

نہیں۔۔۔

ثاقب جو منہ کھولے اسی کو دیکھ رہا تھا

جلدی سے بولا۔۔

وشہ کو غصّہ تو آرہا تھا لیکن کیا کرتی یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

وہ میرے لیے ایک امیر لڑکے کا رشتہ آیا ہے۔۔

اور مما وہاں پہ بات پکی کرنا چاہتی ہیں۔

وہ مسکین سی شکل بنا کہ بولی۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے مبروک۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

دل ہی دل میں خوش ہوا چلو جان چھوٹی۔۔

لیکن میں خوش نہیں ہوں ثاقب وہ لڑکا اچھا نہیں ہے۔۔

وہ اپنی طرف سے بولی۔۔

اب تک تو دیکھا بھی نہیں تھا اس نے اس لڑکے کو۔۔

تو کیا ہوا وشہ اس کے پاس بنگلہ ہوگا گاڑی ہوگی۔۔۔

تم خوش رہو گی وہاں۔۔

میرے پاس کیا ہے ایک کھٹارا سی بائیک۔۔

وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا۔۔

لیکن مجھے تو بائیک پہ گھومنا پسند ہے۔۔

وہ جوش میں اس کے تھوڑا قریب آئی تو ثاقب کچھ پیچھے ہوا۔۔

تو تم ایسا کرو میری بائیک رکھ لو۔۔۔

وہ اس کو عجیب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

یہ لڑکی کا دماغ تو نہیں چل گیا۔۔

مجھے تمہارے ساتھ گھومنا پنسد ہے ڈفر۔۔

اب کی بار وشہ سے برداشت نہ ہوا اور اسکا فون چھینا اس کے ہاتھ سے

کیونکہ اس کا سارا دھیان فون میں تھا۔۔

جہاں اس کے نکھٹو دوست اس کو گیم میں آنے کے لیے بار بار کال کیے جا رہے تھے۔

ارے میرا فون دو بھئی۔۔

وہ اپنے فون کی طرف دیکھ رہا تھا

وشہ پھر سے اس کے پاس بیٹھ گئی

سنو ثاقب اگر تم نے انکار کیا تو مجھے اس شرابی کبابی سے شادی کرنا پڑ جائے گی۔۔

وہ اس التجایا انداز میں بولی۔۔۔

مصنوعی آنسو بھی صاف کرنے لگی۔۔

لیکن اگر میں نے اقرار کیا تو مجھے تم سے شادی کرنا پڑ جائے گی۔۔

وہ کرسی پہ دبکا بیٹھا تھا

جیسے وہ اسے کھا جائے گی۔

کیا کیا کمی ہے مجھ میں؟

وشہ کھڑی ہو کہ چلائی۔

کمی تم میں نہیں ہے وشہ مجھ میں ہے۔۔

وہ کچھ سنجیدہ ہوا۔

اگر تم مجھ سے شادی کرو گی تو تمہیں اس گھر میں رہنا پڑے گا چھوٹا سا کمرا ہو گا۔

پرانی بائیک ہو گی۔۔

مجھے منظور ہے بس مجھے آپ کا ساتھ چاہیے۔۔

وہ خوشی سے اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔

لیکن وشہ میرے ساتھ رہ کر تمہیں امی دادی اور ابو کی ڈانٹ ڈپٹ بھی برداشت کرنی پڑے گی۔۔

وہ اسے ڈرانے کی کوشش کرنے لگا۔۔

کچھ نہیں ہوگا وہ بھلا مجھے کیوں ڈانٹیں گے۔۔

وہ اس کی عقل پہ ماتم کرنے لگی۔۔۔

ظاہر ہے مجھے روز ڈانٹ پڑتی ہے تو تمہیں بھی پڑے گی کیونکہ تم میری بیوی جو ہو گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اب کی بار مسکرایا تھا۔۔

آپ کو قبول ہے نہ یہ رشتہ۔۔؟

وشہ امید سے پوچھنے لگی۔۔

امم تم اتنا انسسٹ کر رہی ہو تو قبول کرنا ہی پڑے گا۔۔

وہ سوچ کہ بولا۔۔

کیا سچ ؟؟

وشہ خوشی سے چلائی

سچ۔۔۔

وہ ہنسا۔۔

اسکی ہنسی میں وشہ کی ہنسی بھی شامل تھی۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔

وانی اپنے بیڈروم سے اٹیچ ٹیرس میں کھڑی سمندر کو دیکھے جارہی تھی۔۔

آج اسکی رخصتی کو چار دن ہو چکے تھے۔۔

وہ تب تک ٹیرس میں ہی بیٹھی رہتی تھی جب تک جاذب سو نہیں جاتا تھا۔۔

سمندر کی لہریں ایک شور سا کرتی ہوئی آتی تھیں اور کچھ پل خاموشی ہوتی۔۔

اسے شروع سے ہی سمندر سے عشق تھا۔۔

اب وہ جتنی دیر تک یہ نظارہ دیکھتی رہتی تھی اس کا دل نہیں بھرتا تھا۔۔

لیکن آج وہ اداس سی تھی

کیسے گزرے گی یہ زندگی؟

وہ جان کہ بھی انجان بنی بیٹھی تھی

لیکن اب اسے احساس ہو گیا تھا کہ زندگی مذاق نہیں جو غصے میں آکر کچھ بھی کر لو تو وہ

پھر سے ٹھیک ہو جائے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاذب کا رویہ بھی عجیب تھا

اگر اس نے مجھے پسند کیا تھا تو اظہار کیوں نہیں کرتا۔۔۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ پیچھے سے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔

وانی نے مڑ کے دیکھا تو جاذب اسی کی طرف آرہا تھا۔۔

جاذب نے اس کے قریب آکر اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

کب تک مجھ سے اس طرح کتراتی رہو گی

وانیہ؟

وہ پر سوچ لہجے میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

وانیہ نے اپنا رخ موڑ لیا۔۔۔

میں مانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ نہ انصافی کی ہے

اب وہ سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا۔۔

لیکن تم نے بھی کچھ اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔

وہ پھر سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔

وانی خاموشی سے سر جھکا کر کھڑی تھی۔۔

وانیہ۔۔۔!

اس نے پکارہ۔۔

تم آرام کرو میں باہر چلا جاتا ہوں۔۔

اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا اور سارا الزام بھی خود پہ ہی لونگا۔۔

بس مجھے بتا دینا کل تک میں پیپرز بنوا لونگا۔۔۔

وہ اچانک پلٹا اور تیزی سے ٹیرس عبور کرتا ہوا کمرے میں گیا اور کمرے کا دروازا کھول کہ باہر نکل گیا۔۔

اور وانیہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔

آئی جان آپ نے ٹھیک نہیں کیا میرے ساتھ۔

شام کا وقت تھا افطاری میں ایک گھنٹا رہتا تھا آئی جان اس وقت لان میں آ کر بیٹھا کرتی تھیں۔۔

اتنے بڑے گھر میں بھی ان کا دم گھٹتا تھا

ان کا بچپن اور جوانی گاؤں کی کھلی فضا میں گزرا تھا۔۔

بچوں کی خاطر یہاں کئی سالوں سے تھیں اور سب برداشت کیا۔۔۔

لیکن اب تک ان کو چین نہیں آتا تھا خاص طور پر شام کے وقت ان کا دل بہت اداس ہوتا تھا۔۔

اور جب شاہ زین اور جاذب واپس آتے تب ان کی جان میں جان آتی تھی۔۔

آج پھر شاہ زین نے وہی پٹارہ کھول رکھا تھا۔۔

بیٹا تیری سسرال کا دور دور تک آنے کا کوئی امکان نہیں۔۔

وہ آئینگے تبھی تیری شادی ہو گی نہ۔۔

وہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھیں۔۔۔

لیکن وہ اب بھی منہ بسورے بچوں کی طرح بیٹھا تھا۔۔

لیکن آپ نے اپنے بیٹے کی تو بڑی جلدی کر دی۔۔

اوہو پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔۔۔

کتنی بار بتایا ہے کہ اس کے والدین اس کے ساتھ تھے تو کر دیا رخصت اب تری بنو کو

ایسے ہی تو اٹھا کہ نہیں جا سکتی نہ۔۔۔

ابھی وہ واپس جائے گی وہاں سے سردیوں میں واپس آئے گی وہ کیا اپنا جنوری یاد سمبر

میں۔۔

آئی جان کو مہنوں کے نام یاد نہیں رہتے تھے۔۔

کیا۔۔۔

آئی یہ ظلم ہے میں تب تک انتظار نہیں کر سکتا۔۔

اب وہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔

اتنے میں جاذب بھی آگیا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا کرسی پہ بیٹھا اور آئی جان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

اسے کیا ہوا؟

بس بیٹا اس کو شادی کرنی ہے۔۔۔

آئی جان اپنی ہنسی دباتی ہوئی بتانے لگیں۔۔

جاذب بھی ہنسنے لگا

یار کیا جلدی ہے تمہیں شادی کی۔۔

وہ اسے چڑاتا ہوا بولا۔۔۔

آپ کو بھی جلدی تھی نہ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

آپ کی ہو گی نا۔۔۔

اب میری ہونے دیں

وہ خفگی سے رخ موڑ کر کہنے لگا۔۔

بیٹا مجھ سے تو تم ایسے خار کھائے بیٹھے ہو جیسے میں اپنی نہیں تمہاری میگتر کو بیاہ کہ لا یا ہوں۔۔

جاذب اس کی پیٹھ پہ ہاتھ مارا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اڑا لیں میرا مذاق۔۔۔

وہ اب بھی خفا تھا۔۔

اتنے میں وانیہ بھی آنے لگی۔۔

آئی جان آج کیا افطاری لان میں کرنے کا ارادہ ہے۔۔

وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

آئی جان نے وانیہ کا ہاتھ پکڑ کر چوما۔۔

نہیں میری گڑیا افطاری تو اندر کریں گے۔۔۔

یہاں پہ تو میں کچھ دیر کو بیٹھ جاتی ہوں جب اکیلی ہوتی ہوں۔۔

اب تم آگئی ہو تو ہم ساس بہو یہاں بیٹھا کریں گی۔۔

وہ بہت خوش لگ رہی تھیں وانیہ کو دیکھ کر۔۔

وانیہ نے بھی مسکرا کہ اثبات میں سر ہلایا۔۔

جاذب تیکھی نظروں سے دیکھنے لگا وانیہ کو۔۔

آئی جان آپ کو ہم اچھے نہیں لگتے کیا جو دوسروں کو دیکھ کہ خوش ہو رہی ہیں۔۔

جاذب طنزیہ لہجے میں بولا۔۔

وانیہ نے اس کا تلخ لہجہ محسوس کر لیا تھا لیکن انجان بنی بیٹھی رہی۔۔

اچھا تو اب چلیں آئی جان افطاری میں بہت کم وقت بچا ہے۔۔

وہ جاذب کو جلانے کی خاطر آئی جان کے گلے میں باہیں ڈال کر بولی۔۔

اچھا اچھا چلتے ہیں۔۔

آئی جان مسکراتی اٹھیں۔۔

بیٹا تم نے تو میرا گھر خوشیوں سے بھر دیا ہے۔۔

ورنہ یہاں تو بس خاموشی کا راج تھا۔۔

وہ دونوں ساس بہو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے

اندر جانے لگیں۔۔

وانیہ نے مڑ کہ دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

وانی نے جاذب کو چڑانے کے لیے فرضی کالر جھاڑا۔۔

اور دل جلانے والی مسکراہٹ سے اندر چلی گئی۔۔

جاذب کو تپ چڑھ گئی۔۔۔

شاہ زین کو دیکھ کہ بولا

مت کرنا مت کرنا۔۔ابھی بھی وقت ہے۔۔۔

وہ اٹھنے لگا تو شاہ زین بھی اٹھا۔۔

ہاں خود تو کر لی اب مجھے کرنے نہیں

دینگے آپ۔۔

جاذب دانت چبا کے بولا

ارے تیرے بھلے کے لیے کہہ رہا سچ پوچھو یہ بیویاں جان عذاب کر دیتی ہیں۔۔

وہ اس طرف اشارہ کر کے بولا جہاں وانی گئی تھی۔۔

شاہ زین ہنسنے لگا۔۔۔

////////////////////////////////////

قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔۔

ثاقب نے مومنہ کے کان میں سرگوشی کی

مومنہ اسکی طرف حیرت سے دیکھنے لگیں۔۔

کیا؟؟

آپ کی بھانجی۔۔۔

وہ ایک ادا سے بولا۔۔

واقعی۔۔؟

ان کی خوشی دیدنی تھی۔۔

ماں صدقے۔۔

وہ اسکی بلائیں لے نے لگیں اور اسے گلے سے لگالیا۔۔

میں ابھی عائشہ کو بتاتی ہوں۔۔

انہوں نے جلدی سے فون اٹھالیا۔۔

رہنے دیں امی یہ کام آپ کی بھانجی پہلے ہی کر چکی ہے

وہ ان کے ہاتھ سے فون لے کر بولا۔۔

مومنہ حیران ہوئیں۔۔

وشہ کو کیسے پتا؟

میں نے بتایا۔۔

اصل میں اسی نے کہا کہ وہ اس امیر شرابی کبابی لڑکے سے شادی کرنا نہیں چاہتی تو مجبوراً اُسے بچانے کے لیے مجھے یہ قربانی دینی پڑی۔۔

وہ مسکین سی صورت بنا کہ بتانے لگا۔۔

پہلے تو مومنہ کچھ سمجھ نہ پائیں کہ کونسا شرابی کبابی؟

لیکن پیچھے سے آتی وشہ نے اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کہ ان کو چپ رہنے کا اشارہ دیا تو وہ سب سمجھ گئیں۔۔

اچھا بیٹا ہوں ٹھیک کیا تم نے وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوے وشہ کو ویلڈن کا اشارہ کر کے ہنسنے لگیں۔۔

بس اب میں اپنے بیٹے کی رسم کرنے والی ہوں۔۔

وہ جوش سے بولیں۔۔

امی اتنی جلدی بھی کیا ہے رمضان المبارک میں کون کرتا ہے منگنیاں اور شادیاں۔۔

وہ عاجز آ کے بولا۔۔

تو بیٹا تیری ہونے والی تو واپس چلی جائے گی پھر کیا ہم انگلینڈ جائیں گے اسکورنگ

پہنانے۔۔؟

وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

میں ابھی وانیہ کو بتاتی ہوں۔۔

وہ اس کے ہاتھ سے فون چھین کے اپنے کمرے کی طرف جانے لگیں۔۔

ہائے اللہ جی ان عورتوں کو بس خبریں پھیلانے کا شوق ہوتا ہے۔۔۔

وہ آسمان کی طرف دیکھ کہ بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

////////////////////////////////////

وانی کو پتا چلا تو وہ اسی وقت دلاور کے ساتھ چلی آئی تھی۔۔

ویسے تو میں بہت خوش ہوں ثاقب تمہارے لیے۔۔

لیکن مجھے وشہ کا افسوس ہو رہا ہے۔۔

وہ ہنسنے لگی

اس نے تم میں کیا دیکھا ویسے۔۔؟

وہ اسے چڑاتے ہوئے کہنے لگی تھی۔۔

اور تم میں کیا نظر آیا جاذب بھائی کو؟

وہ بھی بدلا چکانے لگا۔۔

کتنے دنوں بعد وہ ہنس بول رہی تھی ثاقب بھی اس کے ساتھ بیٹھا رہا

جب ساتھ رہتی تھی تو زہر لگتی تھی اور جب رخصت ہو گئی تو اسے لگا تھا کہ جسے اس کی جان تھی وہ۔۔

بھائی بہن کی محبت بھی تو ایسی ہی ہوتی ہے بچپن سے ساتھ رہتے ہیں لڑائی جھگڑا ہنسنا بولنا خوشی غم سب ساتھ میں ہوتا ہے۔۔

تم خوش تو ہو نا وانیہ؟

ثاقب نے اچانک پوچھا۔۔

وانی بیدلی سے مسکرائی۔۔

پتا نہیں

ثاقب اس کی بات پہ سیدھا ہو کہ بیٹھا۔۔

کیا مطلب؟

مجھے سب سچ بتاؤ۔۔

وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔

بظاہر تو سب ٹھیک ہے وہ لوگ بہت اچھے ہیں۔۔

مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خاموش ہو گئی

لیکن کیا؟

جاذب کو شاید میں پسند نہیں۔۔

یا پھر مجھے وہ پسند نہیں۔۔

اس نے بات بدلی۔۔

یا پھر۔۔۔۔

وہ آگے سوچ نہیں پارہی تھی

جاذب نے کچھ غلط کہا؟

ثاقب سختی سے پوچھنے لگا۔۔

دیکھو وانی تم ڈرو مت۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔وہ امیر ہونگے تو اپنے لیے ہم بھی کوئی گرے پڑے نہیں ہیں۔۔

وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے کہنے لگا۔۔

نہیں ثاقب جاذب نے تو آج تک مجھے کبھی کچھ غلط نہیں کہا۔۔

وہ اچانک روپڑی۔۔

بلکہ میں نے انہیں بہت تنگ کیا ہے۔۔

وہ آنسو پونچھتی ہوئی بتانے لگی۔۔

اس نے ثاقب کو پہلے دن سے من و عن سب بتاڈالا۔۔

وانیہ تم نے یہ کیا کر دیا؟

جب اس بندے کا کوئی قصور ہی نہیں تو کیوں اسے سزا دے رہی ہو۔۔

وہ حیران تھا

جب میں نے اسے منع کیا تھا کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتی تو کیوں اس نے نکاح کیا؟

وہ شکایی انداز میں بولی۔۔

لیکن تم نے منع کس طرح کیا تھا وہ بھی تو دیکھو۔۔

کسی شریف عزتدار انسان کی اس کے آفس میں سب کے سامنے اتنی انسلٹ کی۔۔

وانی وہ اچھے انسان ہیں اگر تم ان سے آرام سے ریکوسٹ کرتی تو شاید وہ اس رشتے سے انکار کر دیتے۔۔

وانی سر جھکائے بیٹھی تھی

میں نے سوچا میں اتنا براری ایکٹ کروں گی تو وہ کبھی بھی مجھ سے شادی نہیں کرے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ثاقب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

وہ بہت اچھے ہیں مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ جو انسان اپنی بیوی کو با آسانی تکلیف پہنچا سکتا ہے لیکن وہ ایسا کچھ نہیں کرتا

بلکہ وہ تمہاری ہر بات برداشت کرلیتا ہے

اگر وہ تمہیں ناپسند کرتے تو تمہاری ہر الٹی سیدھی بات نہ مانتے۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔

وانی جو اپنے پیر کا ناخن کب سے کھرچ رہی تھی اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔

سچ کہہ رہے ہو؟

ہاں بابا۔۔

وہ اس کے بال بگاڑ کہ بولا تو اسنے بھی اس کے بال مٹھی میں جکڑ لیے۔۔

ارے یار مت کرو دو تین بال بچے ہیں سر پہ۔۔

وہ چلایا۔۔

//

وانی دو دن سے میکے میں ہی تھی۔۔

لیکن اسے بلکل مزا نہیں آرہا تھا رہ رہ کہ جاذب کا خیال آتا تھا۔۔

وہ بہت بے چین تھی جاذب نے ایک کال تک نہ کی تھی۔۔

آج مجبور ہو کر اپنی آنا کو پس پشت ڈال کر اس نے اسے کال کر ڈالی۔۔

السلام علیکم۔۔۔

اسکی فریش آواز سنائی دی۔۔

وعلیکم السلام۔۔

وہ دھیرے سے بولی۔۔

جی حکم کریں آج کیسے اس ناچیز کو یاد کر لیا جناب نے۔۔؟

وہ شکایتی انداز تھا کہ طنز وہ سمجھ نہ پائی۔۔

مجھے لینے آئیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے جلدی سے کہا۔۔

کیوں دل بھر گیا میکے سے؟

آپ لینے آ رہے ہیں یا میں آئی جان سے شکایت لگاؤں؟

وہ تیز لہجے میں بولی۔۔

آہا شکایات تو آپ روز ہی کرتی رہتی ہیں میری۔۔

کبھی تعریف بھی کر دیا کریں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آہ بھر کے بولا۔۔

آپ آ رہے ہیں یا نہیں۔۔؟

وہ اسے دھمکانے لگی۔۔

امم سوچتا ہوں۔۔۔

اس نے کہا تو وانی نے غصے سے کال ڈسکنکٹ کر دی۔۔

کوئی اس بندے کو میری فکر نہیں میں ہی پاگل ہوئی جا رہی ہوں۔۔

وہ فون پٹخ کہ بولی۔۔

فون بجنے لگا۔۔

اسی کی کال تھی وانی نے کاٹ دی۔۔

اب کی بار میسج ٹون بجا۔۔

نیچے آؤ۔۔

ہیں۔۔۔؟

وہ حیرت سے میسج پڑھ رہی تھی۔

آپ کہاں ہیں؟

آپ کی بلڈنگ کے نیچے کھڑا ہو جلدی آجاؤ ورنہ میں چلا۔۔

اچھا آتی ہوں۔۔

اس کے ہاتھ پیر پھول گئے جلدی میں بس فون ہی اٹھا کہ نیچے بھاگی۔۔

ارے ارے وانی سنو تو۔۔

امی آوزیں دیتی رہ گئیں۔۔

امی بعد میں جاذب میرا ویٹ کر رہے ہیں۔۔

وہ جاتے جاتے تیز آواز میں ان کو سمجھاتی نکل گئی۔۔

مومنہ نے شکر ادا کیا کہ لڑکی کو شوہر سے لگاؤ تو ہوا۔۔

وہ نیچے آئی تو وہ دشمن جاں کار سے اتر رہا تھا۔۔

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔۔

آپ آ گئے جاذب۔۔۔

اور پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ بولی۔۔

نہیں اب تک تو نہیں آیا یہ میرا بوتھ کھڑا ہے۔۔

وہ جل کہ بولا۔۔

وانی کی ہنسی غائب ہو گئی۔۔

اب بیٹھنا ہے کہ نہیں۔۔؟

وہ اسکے سامنے ہاتھ ہلاتا ہوا بولا۔۔

وہ جھٹ سے بیٹھ گئی۔۔

لیکن جاذب آپ اتنی جلدی کیسے آ گئے۔۔

میں تمہیں ہی لینے آرہا تھا کہ راستے میں تمھیں یاد آگئی میری۔۔

وہ کار سٹارٹ کرتا سنجیدگی سے بولا۔۔

سن گلاسز لگائے وہ ونڈ سکرین پہ نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔

وانی اسے دیکھے جارہی تھی۔۔

جاذب محسوس کر سکتا تھا اس کی نظریں۔۔

کبھی کوئی ہینڈسم لڑکا نہیں دیکھا کیا؟

وہ اسے چڑانے کو بولا نظریں اب بھی سامنے تھیں۔۔

اوہو لڑکا۔۔؟

مسٹر جاذب خان آپ لڑکے کی عمر کراس کر چکے ہیں۔۔

وہ بھی اسے تپانے کو بولی۔۔

اور رخ موڑ لیا

ارے یہ افواہ کس دشمن نے اڑائی ہے بھئی ؟

میں آج بھی لڑکا ہی ہوں۔۔

وہ شوخی سے بولا۔۔

ویسے تم بلا خوف خطر دیکھ سکتی ہو کوئی مسلۂ نہیں ہے۔۔

میرے جملہ حقوق تمہارے نام ہو چکے ہیں۔۔

ہنو نہہ مجھے کیا ضرورت ہے ایک اکھڑ انسان کو دیکھنے کی

۔

وہ تو میں دیکھ رہی تھی کہ قلمیں سفید ہو رہی ہیں آپ کی۔۔

وانی نے تاک کہ نشانہ مارا۔۔

اللہ اللہ کرو لڑکی اپنی آنکھیں چیک کروالو۔۔۔

قلمیں سفید ہوں میرے دشمنوں کی۔۔

وہ ٹرن موڑتا ہوا بولا۔۔۔

ہاں اور آپ کی دشمن تو میں ہی ہوں۔۔

وانی نے جواب دیا تو وہ ہنسنے لگا۔۔

ایک تو جتنا بھی کر لوں یہ بندہ میرا موڈ خراب کر کے چھوڑتا ہے۔۔

باقی راستہ دونوں خاموش تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

گھر پہنچے تو وہاں آئی جان ان کی منتظر تھیں۔۔

ارے آؤ میری بچی دیکھو یہ تمہارے لیے عید کا ڈریس منگولیا ہے میں نے۔۔

وہ اسے جلدی سے سب سامان دکھانا چاہتی تھیں۔۔

آئی جان آپ گئیں تھیں شاپنگ کرنے؟

آپ کو نہیں جانا چاہے تھا معلوم ہے نہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔۔

ارے میں نہیں گئی تھی بیٹا۔۔

پر پسند میں نے خود کیے ہیں۔۔۔۔

وہ بولیں۔۔

جی ہاں

آن لائن شاپنگ کی ہے انہوں نے۔۔

جاذب بھی بیٹھ گیا۔۔

لیکن آئی جان آپ نے تو بتایا تھا کہ آپ کو انٹرنیٹ یوز کرنا نہیں آتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

جی نہیں انہوں نے مجھے گھمایا پورے مال میں اور میں خوار ہوتا رہا ویڈیو کال پہ ان کو

ایک ایک شاپ وزٹ کراتے ہوئے۔۔۔۔

کتنا مشکل ہے لیڈیز کی شاپنگ کرنا۔۔۔

وہ اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا۔۔

وانی نے ایک نظر جاذب کو دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

جاذب کے لبوں پہ ہلکی مسکان تھی۔۔

ایسا لگتا تھا کہ وہ اس کے واپس آنے سے بہت خوش ہے۔۔

آئی جان کپڑے وغیرہ دکھا رہی تھیں لیکن وانی کا دھیان جاذب کی طرف تھا۔۔

میں نے مہندی لگانے والی کو بھی گھر پہ بلا لیا ہے میری بہو کو اچھی سی مہندی لگا دیے۔۔

اور اپنی چھوٹی بہو کا کوئی خیال نہیں۔۔

شاہ زین بھی آگیا تھا۔۔

ارے اس کی عیدی بھی تیار رکھی ہے میں نے۔۔

اور بس نشاء کی والدہ کو بھی پیغام بھجوادیا ہے کہ جلد از جلد آنے کی کریں

میرا لڑکا ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔۔

وہ بولیں تو سب کا قہقہہ نکلا۔۔

//////////////////////////////////

وانی رات کو آئی جان سے ہو کر اپنے بیڈروم میں آئی تو سائڈ ٹیبل پہ کچھ پیپر رکھے

تھے۔۔

وانی کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔

وہ وہیں سن سی کھڑی تھی۔۔۔۔

جاذب واش روم سے نکلا تو اسے دروازے کے درمیان میں پریشان کھڑا دیکھا۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا اس کے قریب آگیا۔۔

کیا ہوا وانیہ۔۔تم ایسے کیوں کھڑی ہو؟

وانی کے لمبے بال کھلے ہوئے تھے لائٹ پرپل لان کے سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

جاذب اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

وانی اب بھی سائڈ ٹیبل کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

جاذب نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو وہ سمجھ گیا کہ وہ کیوں پریشاں ہے۔۔

وانیہ؟؟

اس نے پھر پکارا۔۔

وانی نے اب کہ بار جاذب کی طرف دیکھا۔۔

اس کے ماتھے پہ پسینا آگیا۔۔

وہ وہ کیا ہے؟

وانی نے انگلی سے اشارہ کیا پیپرز کی طرف۔۔

وہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔۔۔۔

جاذب اسکی آنکھوں میں دیکھ کہ بولا۔۔۔

مجھے کوئی تحفہ نہیں چاہے وہ سر اور ہاتھ جھٹک کہ بیڈ کے کنارے پہ بیٹھ گئی۔۔

جاذب بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔

لیکن تمہاری ہی تو خواہش تھی وانیہ؟

جاذب نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

کیا سمجھتے ہیں آپ مجھ سے اتنی آسانی سے جان چھڑا لینگے آپ؟

وہ اچانک اس کا ہاتھ جھٹک کہ بولی۔۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔

جاذب نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا

تم نے ہی تو کہا تھا کہ

۔۔

وانی نے اس کی بات کاٹی۔۔

جی نہیں۔۔۔

میں کہیں نہیں جانے والی اسی گھر میں رہ کہ آپ کے سینے پہ۔۔

وہ کچھ سوچنے لگی

وہ کیا کہتے ہیں۔۔

پھر اسکے سینے پہ انگلی رکھ کہ بولی۔۔

ہاں مونگ دلوں گی۔۔

کیوں میرا اسینا ہے ہی ملا ہے تمہیں۔۔

جاذب کا موڈ آف ہو چکا تھا۔۔

کتنے پیار سے وہ اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔

اب وہ آٹھ کہ جانے لگا تو وانی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے زور سے اسے بٹھایا۔۔

بات سنیں میری۔۔

جاذب حیرت سے دیکھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

اتنی طاقت کہاں سے آگئی تم میں؟

اتنے زور سے ہاتھ کھینچا تھا

یہ طاقت مجھے میرے اللہ نے دی ہے سمجھے آپ۔۔۔

وانی زور زور سے سانسیں لے رہی تھی

چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔

اچھا بابا مجھے اب سونے دو تم تو گھوڑے بیچ کر سو جاتی ہو مجھے کام پہ جانا ہوتا ہے

جاذب اس کی قربت سے دور جانا چاہتا تھا۔۔

اور وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔

میری طرف دیکھیں۔۔۔

وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کر کے بولی۔۔

کیا کہہ رہے تھے کہ پیپرز بنوالونگا؟

سب سمجھتی ہوں میں تم امیر زادوں کی عیاشیاں۔۔۔

استغفار۔۔۔

کون سی عیاشی دیکھ لی میری تم نے؟

جاذب اب اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔

ہی ہی ہی وہ اس کے مسکرانے پہ اس کی نقل اتارتے ہوئے اٹھنے لگی۔

اب کی بار جاذب نے اسے اٹھنے نہ دیا۔۔

کہاں جارہی ہو بات پوری کرو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاذب اسے بالوں کی لٹوں کو اس کے چہرے سے ہٹانے لگا۔۔

وانی شرم سے سرخ ہو گئی تھی۔۔

اس کا دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ آواز کانوں تک محسوس ہو رہی تھی۔۔

یہ تمہارے بالوں کا رنگ ہے نہ براؤن؟

وہ اس کی لٹ کو ہاتھ میں لے کر سوچتے ہوئے کہنے لگا۔۔

وانی شرم سے سر جھکائے چپ بیٹھی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

میں بھی کہوں آج دہی بڑوں میں براؤن کلر کا بال کیسے پڑا تھا۔۔۔؟

شازمہ کے تو جیٹ بلیک ہیں۔۔

وانی گہری سانس چھوڑی سارے رومینس کا بیڑا غرق کر دیا۔۔

کیوں آپ کو بہت پتا ہے شازمہ کے بالوں کا؟

وہ جل کے بولی۔۔

ہاں کیوں کہ اکثر کھانے میں اس کے بال دکھ جاتے ہیں۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

اب تو وانی سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

وہ اسے دھکا دے کہ وہاں سے اٹھی اور ٹیرس میں چلی گئی۔۔

لیکن تم فکر مت کرو تمہارے بال میں نوڈلز سمجھ کے کھالوں گا۔۔

وہ زور سے بولا تاکہ وہ رک جائے لکن وہ نہ رکی تھی۔۔

/////////////////////////////////

آج چاند دیکھنا تھا سب لوگ اپنی چھتوں پہ چاند دیکھنے نکلے ہوئے تھے شاہ زین نشاء کے ساتھ سمندر کنارے بیٹھا تھا

انہوں نے افطاری بھی وہیں لائی تھی اور ساتھ میں چاند دیکھنے کا ارادہ تھا۔۔

ثاقب اور وشہ بھی ان کے ساتھ تھے۔۔

یار یہاں کا بھروسہ نہیں کہ چاند نظر آئے گا بھی کہ نہیں۔۔

شاہ زین بولا۔۔

چاند تو آج ہی نظر آئے گا اب اکتیس روزے تو ہونے سے رہے۔۔

ثاقب کہنے لگا تلاش جاری تھی۔۔

میرا مطلب تھا کہ عید کا چاند مجھے تو کبھی نظر آتا ہی نہیں لوگ دیکھ لیتے ہیں اور میں جتنی بھی کوشش کر لوں نظر نہیں آتا۔۔

وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔۔

ہاں یہ مسلئہ تو میرے ساتھ بھی ہوتا ہے نشاء بھلا کیسے اس کی ہاں میں ہاں نہ ملاتی۔۔

وشہ نے ثاقب کی طرف دیکھا

اور آپ کو نظر آتا ہے؟

ہاں مجھے تو عید سے پہلے ہی نظر آ گیا تھا اپنا چاند۔۔

وہ اسکی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتا بولا تو اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔

//////////////////////////

وانیہ مہندی لگوا چکی تھی آئی جان کی فرمائش پہ۔۔

اوراب ٹیرس پہ کھڑی تھی۔۔

چاند کی تلاش میں۔۔

جاذب اس کے پیچھے آیا تھا۔۔

اس کے ہاتھ میں وہی پیپرز تھے۔۔

یہ کیا ہے؟

وہ گھبرائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تحفہ۔۔

مجھے نہیں چاہیے۔۔

وہ روہانسی ہو کہ بولی۔۔

پر کیوں؟

وہ اسے وارفتگی سے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔

جاذب مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے ساری زندگی۔۔۔

میں آپ کو بلکل تنگ نہیں کرونگی۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی اظہار کرنے لگی۔۔

جاذب کے چہرے پہ خوشی عیاں تھی

توکس نے کہا میری جان کہ میں تمہیں خود سے الگ کر رہا ہوں۔۔

میں تو چاہتا ہوں تم صبح شام میری نظروں کے سامنے رہو۔۔

وہ اسے شانوں سے تھام کے بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

ہاتھوں میں تو مہندی کا راج تھا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں جاذب؟

وہ بھیگے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔

سو فیصد سچ۔۔۔

اس نے وانی کے ماتھے پہ اپنے پیار کی مہر ثبت کی۔۔

تو یہ پیپرز؟

وانی کا ذہن ابھی تک اسی میں الجھا ہوا تھا۔۔

جاذب نے لفافے سے ایک کاغذ نکال کہ اسے دکھایا۔۔

وہ اسکا اپائنمنٹ لیٹر تھا۔۔

کیا واقعی۔۔۔

وہ خوشی سے چلائی۔۔

ہاں وہ جو تم نے فورٹی رولز آف لو پڑھنے کا جھوٹ بولا تھا نہ اسی دن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ جاب تمہیں ہی ملے گی۔۔

لیکن پھر یہ ہماری شادی والا پھڈا بیچ میں آگیا۔۔

ورنہ آج تم سر سر کہتی میری ہاں میں ہاں ملاتی۔۔

لیکن آج مجھے بیگم بیگم کر کے تمہاری ہاں میں ہاں ملانی ہے ورنہ تم تو کچھ بھی کر سکتی ہو۔۔۔

وہ اس کے گال چھو کہ بولا۔۔

وانی نے شرما کے رخ پھیرا۔۔

چاند دیکھیں۔۔

وہ آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔۔

جاذب نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔۔

میں کیوں دیکھوں۔۔

وہ آسمان کا چاند ہے تو میرا چاند ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں آسودگی سے مسکرا دیے۔۔۔

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین